

کشتِ اخلاص

۱۴۴۲ھ

(نعتیہ دیوان)

احسن چمپارنی

نام : محمد ہدایت اللہ

عرفیت : احسنؔ چمپارنی

تخلص : احسنؔ

لقب : احسن الشعرا

والدین : جناب عبدالغفور علی/ خیر النساء

ولادت : یکم دسمبر ۱۹۶۹ء

جائے ولادت : ساکن مجھریا، تھانہ کیسریا
ضلع مشرقی چمپارن، بہار۔ ۸۴۵۴۲۴

تعلیم : فاضل شمسی فارسی، اردو عربی مدرسہ اسلامیہ شمس الہدیٰ پٹنہ

عصری تعلیم : ایم۔اے (تاریخ) پٹنہ یونی ورسٹی

ادبی خدمات : نعتیہ دیوان ''کِشتِ اِخلاص'' ۱۴۴۲ھ/ ۲۰۲۱ء

مشغلہ : درس و تدریس

منصب : ہیڈ ماسٹر اپ گریڈیڈ ہائی اسکول کنڈوا اردو، بلاک کیسریا، ضلع مشرقی چمپارن (بہار)

موجودہ پتہ : اگروا گوپال پور، وارڈ نمبر ۳۲، موتیہاری
ضلع مشرقی چمپارن، بہار۔ پن کوڈ: 845401
Agarwa Goplapur Ward No. 32,
Motihari, East Champaran (Bihar)
Pin Code: 845401

موبائل نمبر : 9661722105, 8789953850

پیش کش : ڈاکٹر منصور فریدی

کشتِ اِخلاص

۱۴۴۲ھ

(نعتیہ دِیوان)

احسن چمپارنی

ناشر
کریٹیو اسٹار پبلیکیشنز
نئی دہلی

KISHT-E-IKHLAS

(Nātiya Deewān)

Ahsan Champarni

ISBN: 978-93-90860-17-3

نام کتاب	:	کشتِ اخلاص (نعتیہ دیوان)
شاعر	:	احسنؔ چمپارنی
تزئین وتذہیب	:	فضیلت اثرؔ
سن اشاعت	:	2021/1442
صفحات	:	452
تعداد	:	500
قیمت	:	Rs. 500/-
کمپوزنگ	:	منصور رضا، گیا09931721944
زیر اہتمام	:	ادارہ بزم حسان، گیا
پتہ	:	اگروا گوپال پور، وارڈ نمبر ۳۲، موتیہاری، ضلع مشرقی چمپارن، بہار
موبائل نمبر	:	9661722105, 8789953850
ناشر	:	کریٹیو اسٹار پبلی کیشنز، نئی دہلی

Published by

CREATIVE STAR PUBLICATIONS

Printers, Publishers & Distributors

F-11, Usman Complex, Jogabai Extn, Jamia Nagar, New Delhi-110025

Mob: 8851148278 ,9958380431, Ph: 011-26980431

Email: creativestar1122@gmail.com

انتساب

- اُن سفیرانِ نعت کے نام جن کے دم قدم سے دلوں میں عشقِ رسول کی حرارت باقی ہے
- والدین کریمین کی شفقتوں کے نام جن کی پرورش کے نتیجے میں علم و ادب، شعروسخن خصوصاً ادراکِ نعتِ رسولِ اکرم ملا۔ خداوند کریم اپنے حبیب لبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے والدین کا سایہ میرے سر پر مزید دراز فرمائے آمین۔

احسنؔ چمپارنی

۲۷؍رمضان المبارک ۱۴۴۲ھ

۱۰؍مئی ۲۰۲۱ء بروز پیر

فہرست

اِظہارِ تشکُر

خداوند کریم کا شکر گزار ہوں کہ اس نے احسنِ تقویم کے زمرے میں رکھا اور پھر کرم بالائے کرم کہ اپنے محبوب کی اُمت میں پیدا فرمایا۔ مقام مشکل ہے کہ میں کس کا شکریہ ادا کروں اور کس کا نہیں۔ جبکہ تمام احباب نے کسی نہ کسی طور میری زندگی کو اہم بنانے میں کچھ نہ کچھ کردار ضرور ادا کیا ہے۔ جن کا حق صرف شکریے کے لفظ سے نہیں ادا ہو سکتا۔ بزم حسّان اور اس کے سرپرست جد الشعرا مفتی سید امجد ربانی مصباحی جبل پوری کی شفقتوں سے میں صاحبِ دیوان ہوا ان کا شکر گزار ہوں۔ نیز عطائے آل رسول ،ادیب ربانی، سلطان الشعرا علامہ ڈاکٹر منصور فریدی صاحب کو بھول پانا میرے لیے قدرے مشکل ہے۔ آج کشتِ اخلاص کا وجود صرف اور صرف ان کی لگاتار محنت اور مہمیز کا نتیجہ ہے۔

میرے خسر آنجہانی عبدالحمید صاحب مرحوم کلیانپور، مشرقی چمپارن اردو کے ادیب لبیب تھے ان کا سایۂ شفقت ہمیشہ رہا، مدرسہ اسلامیہ دریاپور، مشرقی چمپارن کے سابق صدر مدرس اور استاد مولانا عبدالحکیم سالک صاحب نے علم العروض کا درس دیا، بہار اسٹیٹ مدرسہ ایجوکیشن بورڈ کے سابق سکریٹری اور ادارۂ تحقیقات عربی و فارسی پٹنہ کے سابق ڈائریکٹر پروفیسر علی حیدر نیرؔ مرحوم نے میرے ابتدائی کلاموں کو پڑھ کر حوصلہ افزائی فرمائی تھی جس کے نتیجے میں میں شعر و شاعری کا دامن آج تک تھامے رہا۔ ان بزرگوں کا میں احترام کرتا ہوں اور شکر گذار ہوں۔

نصف بہتر صبیحہ بانو، بچّے محمد مصباح اللہ عرشی، صدف حمیرا، محمد مفتاح اللہ فردوسی کو بھول جانا غیر اخلاقی عمل ہوگا کہ ان کے حصّے کا بھی وقت اس ادبی سفر میں کچھ نہ کچھ ضرور لگا ہے۔ خدا انھیں سلامت رکھے۔ آمین۔

حروف ساز جناب منصور رضا کا ممنون ہوں کہ آپ نے بڑی عرق ریزی سے مسودے کو اشاعت کے قابل بنایا۔

احسنؔ چمپارنی

تقریظ

ڈاکٹر منصور فریدی۔ گیا

انسان اپنی تخلیق کا مقصد سمجھتے سمجھتے زندگی تمام کر دیتا ہے۔ کامیابی کی طلب اور نمایاں رہنے کی دھن میں کب دنیائے رنگ و بو کی آغوش میں سو جاتا ہے پتا بھی نہیں چلتا۔ ہمارے معاشرے میں بعض ایسے افراد زندگی بسر کرتے ہیں جو شعور و ادراک کے باوجود خواہشِ نفس کی تکمیل میں گم ہو جاتے ہیں۔ جو اپنی کامیابی کا راز دنیاوی چمک دمک کا حصہ بننا سمجھتے ہیں۔ بلاشبہ ایسے اشخاص کے لیے اپنی کوتاہ فہمی کا علاج کرانا مناسب ہی نہیں بلکہ اشد ضروری ہے۔ کامیابی اور ظفریابی درحقیقت اسوۂ سرکار کی پیروی اور عشق رسالت سے حد درجہ وابستگی کا نام ہے۔ ایسا کیوں نہ ہو جبکہ اصل الاصول بندگی اس تاج ور کی ہے۔ یقیناً اس راز سے پردہ اٹھتے ہی جلوہ سامانیاں شروع ہو جاتی ہیں۔

فیضانِ نعت سے فیض یافتہ عشاق جس منزل پر فائز ہوتے ہیں اس کا اظہار ان کی شاعری سے خوب خوب ہوتا ہے۔ سعدی و بوصیری ہوں یا جامی و خسرو ہر ایک نے نعتِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے گلشنِ عشق کی آبیاری کا سامان بنایا ہے۔

بلاشبہ نعت رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم اپنے عشاق کے لیے عشق کا بہترین وسیلۂ اظہار ہے۔ سلسلہ تواریخ نعت و روایات کے ناشرین کی ایک طویل فہرست

ہے۔ان افراد کا ذکر اوقات مدیدہ اوراق کثیرہ کا متقاضی ہے ہم اپنی اس مختصر سی تحریر میں گنڈک ندی کے دامن ساحل میں بسے ایک چھوٹے گاؤں مجھریا، تھانہ کیسریا، مشرقی چمپارن بہار سے تعلق رکھنے والے معزز شاعر محمد ہدایت اللہ احسن چمپارنی کی نعتیہ شاعری کے جمالیاتی پہلو پر چند سطور مزین کرنے کی کوشش کریں گے۔

احسن کا شعری سفر تین دہائیوں پر مشتمل ہے مگر لطف کی بات یہ ہے کہ انھوں نے گمنامی میں اپنی زندگی بسر کی۔شاید یہی وجہ ہے کہ انھیں ارباب ادب کی محفل میں اپنے فن کی جولانیاں بکھیرنے کا موقع نہ مل سکا یا پھر سب کچھ موجود ہونے کے باوجود انھوں نے خود کو فقیر بوریا نشیں بننا پسند کیا اور جب انھیں نعت کی باقاعدہ بزموں کا پاکیزہ ماحول ملا تو اپنے ہنر سے اربابِ ذوق کو متاثر کرنے میں یکلخت دیر نہ کی۔ورنہ شعر گوئی کا فن آسان نہیں ہے۔یہ وہبی ہے کسبی نہیں ہے۔کسبی نہ ہونے کی وجہ سے آسان بھی نہیں ہے۔خدا جسے چاہے یہ توفیق عطا فرمائے۔درحقیقت اس کا وجود ابتدائے آفرینش سے ہی انسان میں ہوتا ہے۔فروغ واظہار کے مواقع کی تلاش ہوتی ہے۔اور موقع فراہم ہوتے ہی فن کار اپنے فن کے ساتھ اس ڈگر پر چل نکلتا ہے۔

موصوف کی شخصیت کچھ یوں نمایاں ہے کہ آپ استاد ہیں اور عربی، فارسی، اردو تاریخ میں ایم۔اے بھی۔ساتھ ہی ساتھ زبان کے واقف کار بھی۔گھر کا ماحول بھی ادبی رہا ہے۔خصوصا ان کی شریک حیات اردو زبان وادب کی ایسی طالب علم رہی ہیں جنھیں اردو ناول کے مطالعے کا اس قدر شوق رہا ہے کہ میری دانست میں کوئی ایسا ناول نہیں جو دستیاب ہو اور انھوں نے نہیں پڑھا ہو۔میں گذشتہ چند برسوں سے ان کو جانتا ہوں اور حسنِ اتفاق یہ ہے کہ اس درمیان کوئی ایسا ہفتہ نہیں گزرا جس میں احسن صاحب نے چار یا پانچ نعتیں نہ کہیں ہوں۔مشق ومزاولت اور جہد مسلسل کا نتیجہ ہے کہ آپ بہت جلد

صاحبِ دیوان شاعر ہو گئے۔ جس کا واضح ثبوت نعتیہ دیوان بنام گشت اخلاص ”مطالعاتی میز پر جلوہ فگن ہے۔ اس دیوان میں جتنے کلام شامل ہیں اس سے کہیں زیادہ کلام ابھی بیاض کی زینت ہیں۔ ان شاء اللہ بہت جلد اس کی اشاعت کا بھی مرحلہ طے ہوگا۔

ان کے کلام کے جمالیاتی پہلو پر نظر ڈالنے سے قبل ان کے اس زمرے کے اشعار بھی اپنی نگاہوں میں رکھے جائیں اور اسلوبیات کی سطح پر اگر چہ ان کی انفرادیت قائم ہے یا نہیں یہ فیصلہ قارئین کے صواب دید پر چھوڑتا ہوں لیکن تا ہنوز ان کی اپنی فکری صلابت کے حامل اشعار ان کی تخلیقی ذہانت کے واضح اعلانیہ اور اشاریہ ہیں۔

لاکھ مجرم ہیں خطا کار سیہ کار ہیں ہم
چاہے جو بھی ہیں غلام شہِ ابرار ہیں ہم

آواز مری ان کے در و بام کو پہنچی
میں حرف ثنا جب بھی دلِ گریاں سے نکالا

میں بہت غمگین تھا، بے آسرا تھا، حشر میں
لطف ان کا مجھ کو سوئے باغ رضواں لے چلا

سمٹ گیا وہیں جم غفیر لمحوں میں
جہاں پہ سید کونین کا خطاب ہوا

اپنے اخلاق سے جیتی ہے لڑائی ہم نے
دیجیے داد ہمیں داد کے حقدار ہیں ہم

میری آنکھوں کی بصارت ہے ابھی تک سالم
جب سے خاکِ درِ سرکار لگا کر آیا

مدینے والے کا جب نام یاد آتا ہے
یقین مانو مرے زخم بھرنے لگتے ہیں

جب سامنے وہ گنبد خضریٰ ہے آپ کے
اپنی پناہ گاہ بنانے میں دیر کیوں

مرے رسول کا در مرجع خلائق ہے
وہیں نہاتی ہے جسمِ تصورات کی روح

ان کی شاعری میں ایسے بے شمار الفاظ مل جاتے ہیں جو عام بول چال کی زبان میں استعمال ہوتے ہیں۔ احسنؔ اردو کے دشوار ترین الفاظ اور پیچیدہ تعبیرات سے شعری رعب دکھانے کی کوشش کبھی نہیں کرتے بلکہ فکری جامہ کے لیے الفاظ کو صرف ذریعۂ اظہار بناتے ہیں۔ انھی الفاظ سے آپ وہ بات نہیں کہہ سکتے ہیں جو احسنؔ، احسن طریقے سے کہہ جاتے ہیں۔ آپ کے یہاں فکری گہرائی، بلند خیالی، ایجاز و اختصار جیسے اہم نکات بدرجہ اتم موجود ہیں۔ یقیناً ان جواہر کے حصول میں ایک زمانہ لگ جاتا ہے اسی لیے اکثر اساتذہ اور دانشوروں کی زبان سے یہ سننے کو ملتا آیا ہے کہ جب فن کار بوڑھا ہوتا ہے تب اس کا فن جوان ہوتا ہے۔ باون برس کے بعد فن کتنا پختہ ہو سکتا ہے آپ اس کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔ فنی پختگی کے نمونے کے طور پر ان کے یہ اشعار خالی از لطف نہیں۔

حشر کے دن یہ گنہگار کہیں گے احسنؔ
جام کوثر کا لیے ساقیِ کوثر آیا

وہ بھی نور والا ، یہ بھی نور والا
خدا کا ہے مکہ مدینہ تمہارا

رب نے بلایا عرشِ بریں پر حضور کو
محبوبِ کردگار کا رتبہ ہے بے نظیر

وہی ہے آدمی جو رکھے آدمی کا خیال
سلوک تم بھی رکھو ہم سے آدمی کی طرح

دستِ دعا اٹھا کے خدا کے حضور میں
اپنے لیے مدینے میں اک آشیانہ مانگ

کام پورا ہوگیا اپنا چلو اچھا ہوا
ہوگیا ہم پر کرم ان کا چلو اچھا ہوا

ندرت خیال سے بھی ان کا امتیاز قائم ہوتا ہے اور اپنے مفاہیم کے لیے الفاظ کا بہترین انتخاب ہوتا ہے ہر طور سے انھوں نے اپنی شناخت قائم رکھنے میں محنت وممارست سے کام لیا ہے۔ بلاشبہ اسلوب ایسا ڈھانچہ ہے جس سے شاعر کی شخصیت کا اندازہ ہوتا ہے کلام سے سلاست، روانی، برجستگی، بلاغت اور متانت سب مترشح ہیں۔ صنعت شاعری کا خوبصورت تلازمہ کاری احسن صاحب کا مخصوص وطیرہ ہے۔ نیز احسنؔ کے شعری ہیولے کی تیاری میں الفاظ کی سادگی کے ساتھ ساتھ فکر کا بانکپن بھی موجود ہے۔

معلوم کرے کوئی فاروق کے گھر جا کر
دل کیسے پگھلتا ہے اک آن میں پتھر کا

لگتا ہے آپ دنیا میں آئے ابھی ابھی
تشریف لائے جب کہ زمانہ گزر گیا

دو جہاں میں کامرانی کے لیے
نقشِ پائے مصطفیٰ ہے لازمی

حضور آپ کے حسن و جمال کا کوئی
کرے مقابلہ کیسے بناوٹی سج دھج

پیدا ہزار شام ہے زلفِ حبیب سے
اوران کے روئے پاک سے پیدا ہزار صبح

عظمت درِ رسول کی ہم سے نہ پوچھیے
ٹھہرا ہوا ہے جا کے وہاں کن فکاں کا رُخ

مذکورہ اشعار میں پنہاں خیالات کی گہرائی اور شاعر کا حسن بیان ہمیں یہ کہنے پر مجبور کرتا ہے کہ شاعر اپنے موضوع کا حق ادا کر رہا ہے۔ عہدِ حاضر میں نعت گو شعرا کی اکثریت کے باوجود اکثر پر نعت کے رموز و اسرار نہیں کھل سکے۔ اور ان کے ذریعے فن نعت گوئی کے آداب ملحوظ رکھنے کی کوشش بھی نہیں ہو سکی۔ اردو کے جن شعرا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوی زندگی کا اپنی شاعری میں احاطہ کیا ہے اور جنھوں نے اپنے ادراک کی روشنی میں نعتِ رسول کی محفل سجائی ہے ان میں احسنؔ چمپارنی کا نام بھی قابل ذکر ہے۔ ان کے اشعار کے مطالعے سے جہاں فنی گرفت کا اندازہ ہوتا ہے وہیں نعت کہنے کا سلیقہ بھی نمایاں ہے۔ اپنے ممدوح کی تعریف کے لیے مناسب ترین الفاظ کا انتخاب شاعر کی اہم ذمہ داری ہوتی ہے اور اسی سے شاعر کا شعور مترشح بھی ہوتا ہے۔ خدا کا شکر ہے انھوں نے یہاں بھی آدابِ رسالت کا مکمل خیال رکھا ہے۔ شاعر کا سب سے بڑا وصف یہ ہے کہ نعت رسول لکھتے ہوئے ایک پل کے لیے بھی ان کے قلم

میں لغزش نہ آنے پائے نیز قاری کے فکر وخیال کی دنیا روشن کر دے۔ عشق رسول کے جذبۂ صادق سے بہرہ مند نعت کے شاعر کے لیے سعادت کی بات یہی ہے کہ شاعرانہ تخئیل پیش کرتے وقت قرآن وسنت اور احکامِ شریعت کی مکمل پابندی اور احترام کے ساتھ شعر کہے۔ سیرت کے باب میں انھی پہلوؤں کو موضوعِ شعر بنائے جن سے شاعر بحسن وخوبی واقف ہو۔ ورنہ ایمان خطرے میں پڑ سکتا ہے۔ اس نکتے کو نہایت فنکاری کے ساتھ اپنی تخلیقات کا حصہ بنانے میں احسنؔ کامیاب ہیں۔ شاعرانہ تخئیل اور معنی آفرینی سے ان کا نعتیہ دیوان پُر ہے۔ انسانی شعبۂ حیات کے نمائندہ پہلوؤں پر ان کی گہری نظر رہی ہے۔ اس لیے انھوں نے تمنائی، اصلاحی، پیغاماتی نیز جذباتِ عشق کی لہروں میں لے جانے والے سینکڑوں اشعار کہہ کر پل صراط سے خود کو بآسانی نکال لیا ہے۔ میری دعا ہے خدا اس نعتیہ دیوان کو مقبول خاص وعام بنائے اور نجات اخروی کا سامان بھی۔

حمد

ساری زمیں بنائی سب آسماں بنایا
قدرت سے اپنی رب نے سارا جہاں بنایا

میرا خدا وہی ہے تیرا خدا وہی ہے
سب کا خدا وہی ہے جس نے جہاں بنایا

قرآن میں ہے لفظِ ''الحمد'' سے یہ ثابت
''حمد وثنا اسی کی جس نے جہاں بنایا''

پیدا ہوئے ہیں ہم سب امت میں مصطفی کی
رب نے ہماری خاطر باغِ جناں بنایا

ترشی صفت بنایا رب نے کسی کسی کو
لیکن کسی کسی کو شیریں زباں بنایا

ہر چیز میں ہے احسنؔ کاریگری خدا کی
کچھ مصلحت ہے سب میں کب رائیگاں بنایا

مُناجات

ہر مصیبت میں تجھے ہم نے پکارا مولا
بن ترے کون بھلا ہوگا ہمارا مولا

کیوں نہ چمکے مری قسمت کا ستارا مولا
ساتھ ہو جب تری رحمت کا سہارا مولا

موج دریا میں تلاطم بھی ہے طغیانی بھی
"دے مری ڈوبتی کشتی کو کنارا مولا"

کردے کردے تو ذرا اس کی سگائی کردے
دل کا ارماں مرے اب بھی ہے کنوارا مولا

رزق ناپاک سے تاعمر بہت دور رہوں
پاک روزی پہ ہی میرا ہو گزارا مولا

اتنی توفیق مجھے دے کہ مدینے جا کر
سبز گنبد کا کروں میں بھی نظارا مولا

احسنؔ خستہ پہ اب خاص کرم فرما دے
ہے یہ بندہ بھی بڑا درد کا مارا مولا

الف

تاریکیِ شب، شامِ غریباں سے نکالا
آقا نے ہمیں بھی غمِ دوراں سے نکالا

آواز مری ان کے در و بام کو پہنچی
میں حرفِ ثنا جب دلِ گریاں سے نکالا

چن چن کے رکھا ذرّہٗ بیزار کو پہلے
''پھر صبح نے سر ان کے گریباں سے نکالا''

سرکارِ مدینہ پہ عمر ہو گئے شیدا
جب رب نے انھیں ظلمتِ کفراں سے نکالا

بے حال جو تھے حشر کی گرمی سے بہت ہم
آقا نے ہمیں حالِ پریشاں سے نکالا

لے چلا ہر سمت اپنے ساتھ ہاں ہاں لے چلا
ان کی زلفوں سے گھٹائیں ابرِ باراں لے چلا

دارِ فانی سے چلا کیا خوب ساماں لے چلا
عاشقِ سرکار اپنے ساتھ ایماں لے چلا

میں بہت غمگین تھا، بے آسرا تھا، حشر میں
لطف ان کا مجھ کو سوئے باغ رضواں لے چلا

بھیک لینے کی ضرورت پیش آئی جب کبھی
''ذرہ ذرہ ان کے در سے مہرِ تاباں لے چلا''

مل گیا احسنؔ کو اِذن حاضری سرکار سے
کوئی اس کو سوئے طیبہ پا بجولاں لے چلا

حضور آپ کی آمد سے انقلاب ہوا
بتوں کا چہرہ بھی واللہ بے نقاب ہوا

سلوک جس کا حضور آپ سے خراب ہوا
ڈگر ڈگر پہ وہی موردِ عتاب ہوا

نبی کے پاس جو پیغام لے کے آتا تھا
وہی فرشتہ شب اسریٰ ہم رکاب ہوا

سمٹ گیا وہیں جمِ غفیر لمحوں میں
جہاں پہ سیدِ کونین کا خطاب ہوا

بتا رہا ہے یہ تاریخ کا ہر اک صفحہ
"جمالِ یار سے شرمندہ ماہتاب ہوا"

جنابِ سیدِ ابرار کے وسیلے سے
ہمارا حرف سخن جلد مستجاب ہوا

شمار اس کا ہوا پارساؤں میں احسنؔ
ہر اک گناہ سے جس کا بھی اجتناب ہوا

نعتِ مصطفی پڑھ کے تو بھی خوش بیاں ہو جا
سب کے دل میں رچ بس جا اور حرز جاں ہو جا

یاد سب کریں تجھ کو ایسی داستاں ہو جا
"مل کے خاکِ طیبہ میں رشکِ کہکشاں ہو جا"

معجزہ دکھا دے تو سب کو مشت بھر مٹی
لا الہ الاللہ پڑھ کے کلمہ خواں ہو جا

سرزمین طیبہ سے جب صبا خبر لائے
سوئے طیبہ جانے کو تو رواں دواں ہو جا

جب کبھی ملے تجھ کو کارِ خیر کا موقع
ہر غریب کی خاطر مثل سائباں ہو جا

تیرے دینِ وحدت پر پھر نہ کوئی آنچ آئے
یارب اپنے بندوں پر اتنا مہرباں ہو جا

ایسا موقع مجھے اللہ عنایت کرتا
میں بھی سرکار کے روضے کی زیارت کرتا

جاگ ہی جاتا نصیبہ مرا ان شاء اللہ
کاش میں مسجدِ نبوی میں عبادت کرتا

رخنہ انداز کہاں دین میں ہوتا کوئی
اپنے ایمان کی مومن جو حفاظت کرتا

طوقِ لعنت میں گرفتار نہ ہوتا ہرگز
گر ابوجہل نہ توہین رسالت کرتا

ہر نفس ہوتی ترے گھر میں بھی رحمت احسنؔ
جب تو قرآن مقدس کی تلاوت کرتا

سرکار کا ہے گنبد و مینار نرالا
کونین میں ہے روضۂ سرکار نرالا

عادات و خصائل کہ ہوں اخلاق و شمائل
سرکارِ دو عالم کا ہے کردار نرالا

دیتے ہیں شب و روز فرشتے بھی سلامی
ہے سید ابرار کا دربار نرالا

قرآن کی آیات یہ دیتی ہیں گواہی
ہے سیدِ ابرار کا شہکار نرالا

آنگن میں ترے آگئے جب سیدِ ابرار
کیوں ہو نہ ترا سعدیہ گھر بار نرالا

احسنؔ جو ثناخوانِ محمد ہیں جہاں میں
رہتا ہے سدا ان کا بھی معیار نرالا

گلشنِ ہستی میں جب دین کا رہبر آیا
لوحِ محفوظ سے قرآن اتر کر آیا

میری آنکھوں کی بصارت ہے ابھی تک سالم
جب سے خاکِ درِ سرکار لگا کر آیا

میں غلامِ شہِ ابرار ہوا ہوں جب سے
آب زم زم کا ہے پیالہ مرے گھر پر آیا

ہیچ ہے رونقِ دنیا بھی زمانے والو!
جب سے آنکھوں میں مری طیبہ کا منظر آیا

حشر کے دن یہ گنہگار کہیں گے احسنؔ
جام کوثر کا لیے ساقیِ کوثر آیا

خدا پڑھ رہا ہے قصیدہ تمھارا
کہاں پا سکا کوئی رتبہ تمھارا

وہ بھی نور والا یہ بھی نور والا
خدا کا ہے مکّہ، مدینہ تمھارا

جہاں دیکھیے جلوہ سامانیاں ہیں
عقیدت کا ہے شہر آقا تمھارا

تھا سایہ فگن سر پہ بادل کا ٹکڑا
بچا کر رکھا رب نے سایہ تمھارا

تمھاری حقیقت خدا جانتا ہے
سرِ عرش پہنچا کفِ پا تمھارا

بیاں وصف کیسے کرے آج احسنؔ
زمیں سے فلک تک ہے شہرہ تمھارا

میری قسمت کا ستارا جو درخشاں ہوگا
طیبہ جاؤں گا تو پورا مرا ارماں ہوگا

جب کریں گے مرے سرکار شفاعت میری
ہر کوئی دیکھ کے انگشت بدنداں ہوگا

میں گنہگار سہی لاکھ سیہ کار سہی
آپ کردیں جو کرم مجھ پہ تو احساں ہوگا

سر پہ اک تاج سرِ حشر ہے اس کے ہی لیے
جس کا فرزند یہاں حافظِ قرآں ہوگا

آپ کے لطف و کرم پر تو یقیں ہے سب کو
امتی حشر میں پھر کیسے ہراساں ہوگا

دین و ایماں کو بچائے ہوئے رکھنا احسنؔ
ورنہ محشر میں سرِ عام پشیماں ہوگا

سوئے مدینہ جاؤں مرا جی ہے چاہتا
تقدیر آزماؤں مرا جی ہے چاہتا

طیبہ نگر کو جاؤں مرا جی ہے چاہتا
پھر لوٹ کے نہ آؤں مرا جی ہے چاہتا

آجائے جب بلاوا نبی کے دیار سے
آنکھوں کے بل میں جاؤں مرا جی ہے چاہتا

کوچہ بہ کوچہ لوگ مجھے ڈھونڈتے پھریں
طیبہ میں بھول جاؤں مرا جی ہے چاہتا

سرکار دو جہاں کی میں چوکھٹ کے سامنے
جنت سدھار جاؤں مرا جی ہے چاہتا

دریائے رحمت آپ کا جب جوش پر رہے
غوطہ ذرا لگاؤں مرا جی ہے چاہتا

میں ہوں مریضِ عشق مجھے طیبہ لے چلو
زخم اپنا سب دکھاؤں مرا جی ہے چاہتا

بے کلی دور ہوئی دل کو قرار آ ہی گیا
دیکھو دیکھو وہ شہِ دیں کا دیار آ ہی گیا

منتظر جس کے رہے شام و سحر اہل نظر
گلشن ہستی میں وہ عالی تبار آ ہی گیا

میں نے خاکِ درِ سرکار لگائی جونہی
میرے چہرے پہ بلاشبہہ نکھار آ ہی گیا

حشر کے دن یہ پکاریں گے خطاکار سبھی
آج سرکار کو ہم سب پہ ہے پیار آ ہی گیا

پہلے تھیں خامیاں احسنؔ مرے فن میں بھی بہت
نعت لکھنے سے بہت جلد سدھار آ ہی گیا

ساتھ لے کے میں جس دم غیر مندمل جاتا
اپنا چاک دامن بھی ان کے در پہ سل جاتا

لو لگائے رہنا تو اے صبا قرینے سے
کوئی بھی نہیں ان کے در سے منفعل جاتا

فرط شوق بڑھتا ہے چشم تر میں اب اپنی
خاک طیبہ کا سرمہ کاش مجھ کو مل جاتا

کاش ہم پہنچ جاتے مصطفی کی چوکھٹ پر
آرزوے دل کا پھر غنچہ غنچہ کھل جاتا

روز و شب درودوں کا ورد ہے وہاں جاری
ان کے شہر میں احسنؔ کون ہے مخل جاتا

نکہت و نور میں ڈوبا ہوا روضہ دیکھا
کتنا خوش بخت ہے وہ جس نے مدینہ دیکھا

چار سو بکھرا ہوا نور کا ہالہ دیکھا
محفلِ نعت میں مدحت کا اجالا دیکھا

جس نے روضہ شہِ لولاک لما کا دیکھا
اس نے فردوس بریں جیتے جی گویا دیکھا

نور و نکہت کی ہر اک سمت شعاعیں پھوٹیں
خیر مقدم تیرا دنیا میں انوکھا دیکھا

گود میں لے کے انھیں دائی حلیمہ بولیں
آمنہ بی ترے جایا سا نہ جایا دیکھا

ساری دنیا میں کہیں اور نہیں دیکھا ہے
شہر طیبہ میں جو خوشبو کا بسیرا دیکھا

چاند دیکھا کبھی جابر نے، کبھی آقا کو
کہہ اٹھے حسنِ محمد کو دوبالا دیکھا

جب کبھی دیکھا جہاں دیکھا علی کو سب نے
عشقِ سرکار مدینہ میں ہی ڈوبا دیکھا

ابن حیدر نے جو کربل میں کیا ہے سجدہ
زیرِ خنجر کہیں ایسا نہیں سجدہ دیکھا

کون سمجھے بھلا سرکار کی عظمت احسنؔ
بعد رب کے ہی انھیں برتر و بالا دیکھا

تاریک دل کو نور کا اک سلسلہ ملا
تشریف آپ لائے تو رب کا پتہ ملا

آقائے دو جہاں کا جسے نقش پا ملا
خلدِ بریں کا سیدھا اسے راستہ ملا

قرآن میں لکھا ہے، حدیثوں میں ذکر ہے
جس کو حضور مل گئے وہ رب سے جا ملا

جس نے بھی دل سے کلمۂ توحید پڑھ لیا
اس کے لیے بہشت کا دروازہ وا ملا

دستِ دعا اٹھالیا جس نے خلوص سے
بے شک اس آدمی کو طلب سے سوا ملا

ہم جونہی ان کے دامنِ رحمت میں آ گئے
ہر موڑ پر خدا کی قسم حوصلہ ملا

گمنامیوں میں رہ کے بھی احسن کو دیکھیے
توصیفِ مصطفی کا حسیں مشغلہ ملا

وہ خدا کے ہیں اور خدا ان کا
کتنا اعلیٰ ہے مرتبہ ان کا

نام نامی ہے مصطفی ان کا
بعد رب کے ہے مرتبہ ان کا

سر نہ جانے کہاں پہ تھا ان کا
عرش پر جس گھڑی تھا پا ان کا

حق تعالی کا ذکر جب کیجے
کیجیے خوب تذکرہ ان کا

جسم اطہر کے سارے اعضا سے
معجزہ ہے جدا جدا ان کا

وجہِ کون و مکاں ہے ذات ان کی
کون ہم پایہ ہو بھلا ان کو

با وضو ہو کے یا خدا ہم بھی
''ذکر کرتے ہیں جا بجا ان کا''

ابر رحمت جہاں برستا ہے
گھر وہاں ہے خدا کا یا ان کا

پڑھ کے قرآن پاک میں دیکھو
راہ رب کی ہے، راستہ ان کا

ان کے شایان شان کیا کہیے
وصف کرتا ہے خود خدا ان کا

مصطفی نے جنھیں بشارت دی
خلد میں داخلہ ہوا ان کا

مجھ پہ احسان ان کے ہیں اتنے
کر نہ پاؤں گا حق ادا ان کا

اس کی قسمت سنور گئی بے شک
ہو گیا جو بھی شیفتہ ان کا

پیش گوئی ہے میرے آقا کی
ہو رہا ہے سبھی کہا ان کا

مجھ سے پوچھا کسی نے تو ہے کون
میں نے خود کو بتا دیا ان کا

سن کے ابلیس دور تک بھاگا
میں نے جب نام لے لیا ان کا

یا خدا دل کی یہ تمنا ہے
سبز گنبد ہمیں دکھا ان کا

روزِ محشر کی دھوپ میں یارب
ایک میں بھی ہوں بے نوا ان کا

ان کے خلقِ عظیم کو احسنؔ
جس نے اپنایا ہو گیا ان کا

کیا وصف کرے کوئی اس کے رخ انور کا
جس ذاتِ مقدس کے سایہ نہیں پیکر کا

یسین ہے طٰہ ہے احمد ہے محمد ہے
ہر نام مبارک ہے اس ہادی اکبر کا

تخلیق ہوئے عالم جس ذات کے صدقے میں
محبوب اسے کہتے ہیں داور محشر کا

جس میں مرے آقا کی خود ذات گرامی ہے
کوئی بھی نہیں ثانی اس روضۂ اطہر کا

محشر میں خدا آبِ کوثر ہمیں پینا ہے
کیوں چھوڑیں بھلا دامن ہم ساقیٔ کوثر کا

معلوم کرے کوئی فاروق کے گھر جا کر
دل کیسے پگھلتا ہے اک آن میں پتھر کا

احسنؔ میں قسم کھا کر کہتا ہوں یہی پیہم
ہے رشکِ قمر آقا ہر ذرہ ترے در کا

درود پاک لب پر باطہارت ہو تو کیا کہنا
یونہی دنیائے فانی سے فراغت ہو تو کیا کہنا

سراپا میرے دل کی ایسی حالت ہو تو کیا کہنا
''تصور میں رخِ پاکِ رسالت ہو تو کیا کہنا''

اگر پوری ہمارے دل کی حسرت ہو تو کیا کہنا
درِ شاہ مدینہ کی زیارت ہو تو کیا کہنا

خدائے پاک ذکرِ مصطفی سے راضی ہوتا ہے
شبانہ روز ان کی خوب مدحت ہو تو کیا کہنا

مرے ہاتھوں میں دے دیں جام کوثر ساقیِ کوثر
سرِ محشر عنایت پر عنایت ہو تو کیا کہنا

عمل پیرا رہو جی جان سے قرآن و سنت پر
حقیقت میں اگر تم اہل سنت ہو تو کیا کہنا

بسر ہو زندگی احسنؔ کی یارب نعت گوئی میں
ہمیشہ بس یہی سامانِ راحت ہو تو کیا کہنا

سوئے مدینہ جب کوئی فرد بشر گیا
دل میں درِ رسول کا نقشہ اتر گیا

جل جائیں بال و پر نہ تجلی سے اس لیے
سدرہ پہ جا کے بلبلِ سدرہ ٹھہر گیا

لگتا ہے آپ دنیا میں آئے ابھی ابھی
تشریف لائے جب کہ زمانہ گزر گیا

سوئے مدینہ لے کے مرا حال دل تمام
''قاصد گیا، نسیم گئی، نامہ بر گیا''

کرتا نہیں جو شاہ مدینہ کی اتباع
شیرازہ اس بشر کا یقینا بکھر گیا

اس کی تمام مشکلیں آسان ہوگئیں
جو بھی درِ رسول پہ با چشم تر گیا

احسنؔ کسی کو سوئے حرم جاتے دیکھ کر
واللہ میرا دامنِ امید بھر گیا

محبوب کردگار کے خلقِ عظیم کا
میں ذکر کر رہا ہوں رسولِ کریم کا

مہمان بن کے آپ نے ربِّ کریم کا
رتبہ بلند کر دیا عرشِ عظیم کا

سارے جہاں میں کوچہ بہ کوچہ گلی گلی
''ہے گل فشاں چراغ تمھارے حریم کا''

ہے دیکھنا تو جا کے مدینے میں دیکھیے
منظر وہاں سہانا ہے موجِ نسیم کا

ایمان کہہ رہا ہے ہمارا بصد خلوص
شہرہ ہے چار سو ترے لطفِ عمیم کا

دل سے ہمیشہ آپ ذرا پڑھ کے دیکھیے
قرآن ہے چراغ رہِ مستقیم کا

ابلیس اپنے کبر سے احسنؔ تمام عمر
از خود شکار ہوگیا نارِ جحیم کا

ہمارے دل کی تمنا ہے باوفا ہو جا
خدا کا ہو جا اور اس کے حبیب کا ہو جا

تجھے دوا کی ضرورت نہ پیش آئے کبھی
نبی کے عشق میں اس طرح مبتلا ہو جا

زبان حال سے ورد درود کر پہلے
برائے نعت نبی جس گھڑی کھڑا ہو جا

رضا خدا کی ہے شامل رضائے آقا میں
''رہا وہ ہو کے جو سرکار نے کہا ہو جا''

عدوئے دیں کو جہاں بھی تو دیکھ لے احسنؔ
بصد خلوص وہاں پر توحق نما ہو جا

شہرِ طیبہ کے نایاب لمحات کا
ذکر ہو ابرِ رحمت کی برسات کا

کتنا اچھا یہ موقع ہے خدمات کا
روزہ داروں کی خاطر مدارات کا

ایک کے بدلے ستر ملیں نیکیاں
اس سے بہتر نہیں ماہ خیرات کا

ہے ضروری کہ لیتے رہیں جائزہ
بے کسوں اور یتیموں کے حالات کا

کردیا حق تعالی نے شیطان کو
ماہ رمضاں میں قیدی حوالات کا

خود بخود آئے گا ہر دعا میں اثر
خاتمہ ہو اگر فسق و بدعات کا

احسنؔ خستہ ہے ایک بندہ مگر
کچھ پتہ ہی نہیں اس کو اوقات کا

کام پورا ہو گیا اپنا چلو اچھا ہوا
ہو گیا ہم پر کرم ان کا چلو اچھا ہوا

مظہر نور خدا آیا چلو اچھا ہوا
چاند بھی ہے اس سے شرمایا چلو اچھا ہوا

اے حلیمہ تیرے گھر آیا چلو اچھا ہوا
آمنہ کا یہ جگر پارہ چلو اچھا ہوا

مصطفی جس کے لیے ہر دم دعا کرتے رہے
وہ عمر ایمان لے آیا چلو اچھا ہوا

اب ہمیں مغموم ہونے کی ضرورت ہی نہیں
کھل گیا رحمت کا دروازہ چلو اچھا ہوا

رحمت للعالمیں آئے جہاں میں شان سے
ہر سو پلٹی کفر کی کایا چلو اچھا ہوا

چھیڑیے ذکر روئے انور کا
اور پھر ان کی زلف عنبر کا

سارے عالم میں ہے نہیں کوئی
سرور دو جہاں کے ٹکر کا

کلمۂ لا الہ پڑھنے کو
منہ کھلا اپنے آپ پتھر کا

وہ جو رہتا ہے سبز گنبد پر
کیا مقدر ہے اس کبوتر کا

یا خدا رکھ پناہ میں ہم کو
قہر ٹوٹا ہے باد صرصر کا

کر دیا رب نے آن واحد میں
خاتمہ ابرہہ کے لشکر کا

حشر کا دن ہے جام کی خاطر
منتظر میں ہوں اپنے نمبر کا

جیسا مرے حضور نے چاہا بنا لیا
کنکر کو اک اشارے میں گویا بنا لیا

اللہ کے رسول نے خلقِ عظیم سے
جس پر نگاہ کی اسے اپنا بنا لیا

آقائے نامدار مرے دل میں بس گیے
جب میں نے اپنے دل کو مدینہ بنا لیا

اس سے زیادہ اور خوشی کی ہو بات کیا
"تم نے کرم کیا مجھے اپنا بنا لیا"

مڑ مڑ کے دیکھتی رہی بادِ صبا مجھے
جب ان کے در کا میں نے ارادہ بنا لیا

ناراض ہم سے کیوں نہ ہو پروردگار جب
غیروں کے جیسا ہم نے بھی حلیہ بنا لیا

رہنے لگا ہے آج وہ دنیا سے ماورا
احسنؔ نے اپنے آپ کو ایسا بنا لیا

احسان ہر کسی کو ہے حاصل حضور کا
کونین میں نہیں متبادل حضور کا

اللہ کا جہاں پہ بھی ذکرِ عظیم ہے
ذکرِ جمیل ہے وہاں شامل حضور کا

اسریٰ کی شب جہاں جہاں پڑتے تھے پائے ناز
کرتی تھیں انتظار منازل حضور کا

قسمت پہ اپنی کیوں نہ بھلا ناز ہم کریں
جب صدقہ ہو گیا ہمیں حاصل حضور کا

جس دن سے نعتِ پاک رقم کر رہا ہوں میں
تب سے یہ دل ہے طائرِ بسمل حضور کا

گالی بھی سن کے آپ نے اف تک نہیں کیا
کیا مزاج تھا متحمل حضور کا

احسنؔ وہی تو رہتے ہیں دنیا سے ماورا
قلبوں میں جن کے عشق ہے داخل حضور کا

چمکتا دمکتا جھلکتا رہے گا
حسیں حشر تک ان کا کوچہ رہے گا

لبوں پر درودوں کی ڈالی سجا کر
حفاظت میں ہر وقت بندہ رہے گا

غلام نبی کا ، غلام نبی کا
مخالف ہمیشہ زمانہ رہے گا

سبق اہل ایماں اخوت کا پڑھ کر
رہیں مل کے سب کتنا اچھا رہے گا

اگر مصطفی سے وفا تم کروگے
خدا کا ہمیشہ سہارا رہے گا

جہاں بھی ہو اسلام کا بول بالا
کرم اس جگہ پر خدا کا رہے گا

مرض میں اگر ورد صل علی ہو
یقینا مرض میں افاقہ رہے گا

نمازوں میں تکبیر وکلمہ اذاں میں
رہے گا یونہی نام ان کا رہے گا

جوانوں کا سردار جنت میں احسنؔ
ہمارے نبی کا نواسہ رہے گا

اپنی بگڑی ہوئی قسمت کا ستارا چوما
شاہ بطحا کا حلیمہ نے جو ماتھا چوما

حکم صادر ہوا کیسے ہے جگانا ان کو
پھر تو جبریل نے سرکار کا تلوا چوما

عید کے دن مرے سرکار نے اک بچے کو
خوب شفقت بھرے انداز میں چاٹا چوما

جب بھی قرآن مقدس کو اٹھایا میں نے
اپنے سینے سے لگا کر ہی سراپا چوما

ساری دنیا کے جھمیلوں سے ہوا بے پروا
''میں نے جب آپ کی دہلیز کو آقا چوما''

نعت سرکار رقم کرنے سے پہلے احسنؔ
تو نے اپنی وفاداری کا خامہ چوما

ب

چاند سورج اور یہ ارض و سما تیرے سبب
ہیں یقیناً رات دن صبح و مسا تیرے سبب

ساری دنیا کا وجود آقا ہوا تیرے سبب
"ہر طرف جشنِ بہاراں ہے شہا تیرے سبب"

تو شہِ لولاک ہے توصیف تیری کیا کریں
دونوں عالم کا ہے سارا سلسلہ تیرے سبب

بالیقیں سب تیرے صدقے گمرہی سے بچ گئے
مومنوں کو سیدھا رستہ مل گیا تیرے سبب

رب ملا پھر دینِ وحدت مل گیا جب تو ملا
خلد کا رستہ بلا شک وا ہوا تیرے سبب

ہم گنہگاروں کی احسنؔ حشر کے میدان میں
ہے رہائی اے حبیبِ کبریا تیرے سبب

ابن عبداللہ جب آئے جناب
ہوگیا برپا جہاں میں انقلاب

کہہ رہی تھیں آمنہ بی فخر سے
دہر میں ہے لعل میرا لاجواب

سرور عالم شہ کونین کا
چہرۂ انور ہے رشکِ ماہتاب

دیکھیے پڑھ کر کلام پاک میں
زندگانی کا مکمل ہے نصاب

سامنے خوشبو کے ان کی کچھ نہیں
یاسمین و مشک و عنبر کیا گلاب

جب فلک پر مصطفی جانے لگے
ہوگئے روح الامیں بھی ہم رکاب

یا خدا احسنؔ کو طیبہ بھیج دے
ہجر میں اب بڑھ رہا ہے اضطراب

جا رہے ہیں اہل ایماں شاہ والا کے قریب
لے چلو مجھ کو بھی یا روان کے روضہ کے قریب

دور اگرچہ ہیں ہزاروں میل پھر بھی دیکھیے
دل ہے اپنا روضۂ یسین وطٰہٰ کے قریب

میں چلا ہوں سوئے طیبہ موت آجائے اگر
''دفن کر دینا مجھے سرکار بطحا کے قریب''

سرور عالم نے دیکھا اسرا کی شب چار سو
قدسیوں کی بھیڑ ہے عرشِ معلیٰ کے قریب

دیکھنے والے مجھے سب دیکھتے رہ جائیں گے
جب نچھاور جاں کروں گا اپنے آقا کے قریب

دامے درمے قدمے سخنے باہمی امداد میں
بھائی چارا کا نمونہ تھا صحابہ کے قریب

بخت خفتہ ہو گیا بیداران کا سر بسر
جب گئیں دائی حلیمہ میرے آقا کے قریب

حاکم و محکوم ہوں یا ہوں یہاں شاہ و گدا
ایک دن ہے جانا سب کو حق تعالیٰ کے قریب

رات دن ارمان میرے دل کا احسنؔ ہے یہی
کاش میں بھی گھر بناتا شہر طیبہ کے قریب

آپ کی صورت عجیب اور آپ کی سیرت عجیب
آپ کو حاصل ہے رب سے انفرادیت عجیب

کیوں نہ آخر کار میرے دل میں ہو فرحت عجیب
مدحتِ سرکار کی جب مل گئی دولت عجیب

مرغِ بسمل کی طرح میں ہو گیا لت پت عجیب
''دردِ فرقت کو ملی ہے یاد سے لذت عجیب''

آپ نے یارب ھب لی امتی جس دم کہا
آپ کی کمزور امت کو ملی راحت عجیب

حشر کے دن ہر زباں پر بس یہی ہو گی صدا
سرورِ کونین کا ہے دامنِ رحمت عجیب

کب تک اذنِ حاضری کے ہم رہیں اب منتظر
ہجر کے غم سے ہماری ہو گئی حالت عجیب

جس نے دیکھا ہے اسے احسنؔ وہ کہتا ہے یہی
اللہ اللہ روضۂ سرکار کی ہے چھت عجیب

ہونا ہے جس کو دامنِ رحمت سے فیضیاب
ہو جائے وہ نبی کی محبت سے فیضیاب

دیکھا ہے جس نے حالتِ ایماں میں آپ کو
ہے آپ کی وہ صورت وسیرت سے فیضیاب

اسریٰ کی رات ہوگئے اقصیٰ میں سب نبی
سرکارِ دو جہاں کی امامت سے فیضیاب

سب اہلِ صفہ کو مرے آقا نے کر دیا
قرآں پڑھا کے دین کی دولت سے فیضیاب

لکھ لکھ کے نعتِ پاک کے اشعار دوستو
ہم ہو گیے ہیں حسنِ عقیدت سے فیضیاب

ختمِ رسل کی پشتِ مبارک پہ دیکھ کر
کتنے ہوئے ہیں مہرِ نبوت سے فیضیاب

اس کو کسی کی چشمِ عنایت سے کیا غرض
جو ہے نبی کی چشمِ عنایت سے فیضیاب

بادِ صبا پیام یہ لائی ہے واہ خوب
ہر آرزو ہماری بر آئی ہے واہ خوب

اسریٰ کی شب حضور کو بلوا کے عرش پر
جنت کی سیر رب نے کرائی ہے واہ خوب

اب در بدر بھٹکنے سے کچھ فائدہ نہیں
''دربارِ مصطفیٰ کی گدائی ہے واہ خوب''

حمد و ثنا کی بزم میں کہتے ہیں سب ہمیں
تم نے ثنا کی دھوم مچائی ہے واہ خوب

احسنؔ ہمارے قلب و جگر میں سدا بہار
عشقِ نبی نے آگ لگائی ہے واہ خوب

جب شگفتہ ہوئے ثنا کے گلاب
بن گئے نعت مصطفی کے گلاب
جب کھلے صحنِ آمنہ کے گلاب
مسکرائے وہ کھلکھلا کے گلاب

آمنہ بی کے مدعا کے گلاب
ہیں وہ اللہ کی رضا کے گلاب
مصطفی اپنی والدہ کے گلاب
پھر بنے صحنِ سعدیہ کے گلاب
مضمحل ہو گئے خطا کے گلاب
کب کھلیں گے مری دعا کے گلاب
آمد مصطفی ہوئی جس دم
کھل گئے سارے گلکدہ کے گلاب

آپ کی بات ہے خدا کی بات
آپ کے بول ہیں حرا کے گلاب
سارے عالم میں مسکراتے ہیں
نورِ حق یعنی مصطفی کے گلاب

شہرِ طیبہ کی ساری گلیوں میں
کھل گئے آپ کی ضیا کے گلاب
یہ نماز و زکوۃ و حج ،روزہ
ہیں محمد کے نقشِ پا کے گلاب

داخلِ دین ہو گئے جو عمر
ہنس پڑے آپ کی دعا کے گلاب
آپ نے ہی سبھی لگائے ہیں
باغِ جنت سے گویا لا کے گلاب

میرے دل کی کلی چٹکنے لگی
کھل رہے ہیں یہ عندیہ کے گلاب
خوشبو آتی ہے جب مدینے سے
سونگھ لیتے ہیں ہم ہوا کے گلاب

گالیاں سن کے بھی مرے آقا
پیش کرتے رہے دعا کے گلاب
زندگانی سنوارنے کے لئے
بوئے عالم بقا کے گلاب

بزم حسان میں ادب کے ساتھ
نعت لکھتے رہو کھلا کے گلاب
کاش طیبہ کو جاتا *احسن* بھی
اور کھلتے وہیں قضا کے گلاب

پ

سارے نبیوں کے رہنما ہیں آپ
ہم غریبوں کے آسرا ہیں آپ

ساری خلقت کی ابتدا ہیں آپ
ہر بلندی کی انتہا ہیں آپ

سارے بندوں میں مجتبیٰ ہیں آپ
رب یہ کہتا ہے مصطفی ہیں آپ

آپ کا کون ہوگا ہم پایہ
مجتبیٰ اور مصطفی ہیں آپ

موجِ دریا کا ڈر نہیں ہے مجھے
میری کشتی کے ناخدا ہیں آپ

لامکاں بھی ہے آپ کی منزل
کس کو معلوم ہے کہ کیا ہیں آپ

رب ہب لی کے غم میں ہر لمحہ
کتنا غم خوار مصطفی ہیں آپ

دل سے ہر ایک شخص کہتا ہے
ساری اُمّت کا مدعا ہیں آپ

کوئی ملتی نہیں مثال ان کی
خلق میں سب سے ماورا ہیں آپ

رب نے جتنے رسول بھیجے ہیں
''سب رسولوں کے مقتدی ہیں آپ''

اب کوئی دوسرا نہیں اس میں
میرے دل میں بسے سدا ہیں آپ

آپ آئے تو رب ملا ہم کو
رب کو پانے کا واسطہ ہیں آپ

کہہ رہے ہیں سبھی ہمیں احسؔن
عشق احمد میں مبتلا ہیں آپ

اللہ اللہ، سبحان اللہ ایک عجب پیکر میں دھوپ
شاہِ بطحا کی آمد سے پھیل گئی گھر گھر میں دھوپ

دونوں عالم کی خلقت ہے نور نبی کے صدقے میں
''طلعت ان کی وہ سورج ہے جس کی زمانے بھر میں دھوپ''

جا کے دیکھو شہرِ طیبہ جس میں ہے آقا کا روضہ
دائیں بائیں آگے پیچھے روضے کے بام و در میں دھوپ

اپنی نورانی چادر میں ہم کو چھپا لیں گے آقا
میدان محشر میں جس دم ہو گی کڑے تیور میں دھوپ

ہر دم میرے آقا کا دربار کھلا ہی رہتا ہے
احسنؔ جب بھی چاہے سورج مانگ تو لے گا گھر میں دھوپ

ہر کسی سے افضل و اعلیٰ ہیں آپ
دو جہاں کے مالک و مولیٰ ہیں آپ

رب ہی بہتر جانتا ہے کیا ہیں آپ
ہم کو بس معلوم ہے آقا ہیں آپ

گویا اپنی مرضی سے پیدا ہوئے
جیسا ہونا چاہئے ویسا ہیں آپ

آپ جیسا کون ہوگا دہر میں
آپ خود میں آپ ہی جیسا ہیں آپ

رب نے فرمایا ہے جو قرآن میں
یعنی وہ یٰس اور طٰہٰ ہیں آپ

آپ عبداللہ کے لخت جگر
آمنہ بی بی کے مہ پارہ ہیں آپ

آسماں پر جو چمکتا چاند ہے
حسن میں اس سے بھی دو بالا ہیں آپ

آپ کی الفت سے دل خالی نہیں
اب دل احسنؔ میں ہر لمحہ ہیں آپ

ت

شاہِ کونین شہِ ارض و سما کی صورت
خوب ہے سرورِ لولاک لما کی صورت

شاہِ لولاک شہہ جود و سخا کی صورت
''ہم کو محبوب ہے محبوب خدا کی صورت''

کتنے پردوں میں نہاں تھی یہ خدا ہی جانے
مصطفی شاہِ زمن ماہِ لقا کی صورت

کہہ رہی ہے یہی واللیل کی آیت بیشک
زلف سرکار سراپا ہے گھٹا کی صورت

جس میں شامل ہو درودوں کا وظیفہ واللہ
اس سے بہتر نہیں مقبول دعا کی صورت

ذرّے ذرّے میں وہاں رب نے شفا رکھی ہے
خاک طیبہ ہے بلاشبہہ دوا کی صورت

جا کے دیکھو تو وہ منزل گہہِ قرآں احسنؔ
کتنی پر کیف ہے وہ غار حرا کی صورت

جس دن ہو شہِ جود و سخاوت سے ملاقات
سو بار کروں ان کی عنایت سے ملاقات

میں خوب نہاؤں گا مدینے کی گلی میں
جب ہوگی مری بارشِ رحمت سے ملاقات

خوش ہوگی بہت سید ابرار کی امت
''جب ہوگی سرِ حشر شفاعت سے ملاقات''

میں فرطِ مسرت سے تو پھولے نہ سماؤں
ہو جائے اگر آپ کی قسمت سے ملاقات

دو روز یہاں دنیا میں رہنے کے لیے لوگ
بے کار ہی کرتے ہیں رعونت سے ملاقات

فرمانِ خدا کا ہوا جس روز سے منکر
شیطاں کی ہوئی قعرِ مذلت سے ملاقات

اخلاص اگر تیری دعا میں رہے مضبوط
احسنؔ ہو بہت جلد اجابت سے ملاقات

وجود سیدِ ابرار باعث برکت
سراپا ہیں مرے سرکار باعثِ برکت

دمادم عرش معلیٰ سے آرہی ہے صدا
ہے ان کا ذرۂ پیزار باعث برکت

ہے جن کا اسم گرامی محمدِ عربی
وہی ہیں احمدِ مختار باعثِ برکت

ثنائے سرورِ عالم جہاں بھی ہوتی ہے
وہاں کے ہیں سبھی گھر بار باعث برکت

شعاعیں پھیل گئیں شش جہات میں احسنؔ
ہے ان کے نور کی بوچھار باعث برکت

محبوب کبریا کے دربار کی زیارت
اے کاش میں بھی کرتا سرکار کی زیارت

ارمان بس یہی ہے اک بار میں بھی کرلوں
آقائے نامدار و مختار کی زیارت

ہوگی نہ کیوں شفاعت اس کی بروز محشر
جس نے بھی کی جہاں میں سرکار کی زیارت

آنکھیں ملاتا میں بھی شمس و قمر سے ہر دم
ہوتی اگر مجھے بھی پیزار کی زیارت

شہر نبی میں احسنؔ لیل و نہار ہر دم
کرتے ہیں لوگ شاہِ ابرار کی زیارت

ٹ

وصف احمد میں بے گماں کروٹ
لے رہی ہے مری زباں کروٹ

عرش پر پل میں آپ جب پہنچے
رہ گئی لے کے کہکشاں کروٹ

آپ کے صدقے آج دنیا میں
لے رہے ہیں یہ انس و جاں کروٹ

وجہِ تخلیق دو جہاں ہیں جو
''وہ اگر لیں تو لے جہاں کروٹ''

ان کی آمد پہ لے رہی تھیں سبھی
اہل طیبہ کی بچیاں کروٹ

آپ کے عشق کا مرض ہو جسے
کیسے لے گا وہ خوں چکاں کروٹ

دین و ایماں بچا کے رکھ احسنؔ
موت لیتی ہے ناگہاں کروٹ

تصور میں جس کے بسی ان کی چوکھٹ
مقدر بناتی رہی ان کی چوکھٹ

ملائک بھی ہیں اس پہ ہر لمحہ واری
نہ جانے ہے کتنی بھلی ان کی چوکھٹ

یہ شمس و قمر دیکھ کر کہہ رہے ہیں
جہاں میں ہے سب سے بڑی ان کی چوکھٹ

دکھا دے کسی دن مجھے بھی الٰہی
محمد کا کوچہ، گلی، ان کی چوکھٹ

جہاں سبز گنبد مجلی ہے ان کا
وہیں ہے وہیں نقرئی ان کی چوکھٹ

جسے دیکھنے کی تمنا ہے سب کو
جہاں میں ہے بس ایک ہی ان کی چوکھٹ

ٹ

وصف احمد میں بے گماں کروٹ
لے رہی ہے مری زباں کروٹ

عرش پر پل میں آپ جب پہنچے
رہ گئی لے کے کہکشاں کروٹ

آپ کے صدقے آج دنیا میں
لے رہے ہیں یہ انس وجاں کروٹ

وجہِ تخلیق دو جہاں ہیں جو
''وہ اگر لیں تو لے جہاں کروٹ''

ان کی آمد پہ لے رہی تھیں سبھی
اہل طیبہ کی بچیاں کروٹ

آپ کے عشق کا مرض ہو جسے
کیسے لے گا وہ خوں چکاں کروٹ

دین وایماں بچا کے رکھ احسنؔ
موت لیتی ہے ناگہاں کروٹ

تصور میں جس کے بسی ان کی چوکھٹ
مقدر بناتی رہی ان کی چوکھٹ

ملائک بھی ہیں اس پہ ہر لمحہ واری
نہ جانے ہے کتنی بھلی ان کی چوکھٹ

یہ شمس و قمر دیکھ کر کہہ رہے ہیں
جہاں میں ہے سب سے بڑی ان کی چوکھٹ

دکھا دے کسی دن مجھے بھی الہی
محمد کا کوچہ، گلی، ان کی چوکھٹ

جہاں سبز گنبد مجلی ہے ان کا
وہیں ہے وہیں نقرئی ان کی چوکھٹ

جسے دیکھنے کی تمنا ہے سب کو
جہاں میں ہے بس ایک ہی ان کی چوکھٹ

وہ دیکھو کہ جس طرح تھی اب سے پہلے
اسی طرح ہے آج بھی ان کی چوکھٹ

صبا مجھ کو لے چل درِ مصطفیٰ پر
مجھے یاد آنے لگی ان کی چوکھٹ

مصیبت اگر سامنے ہو تو دل میں
بسا لے گھڑی دو گھڑی ان کی چوکھٹ

غمِ ہجرِ احمد ستانے لگا جب
مجھے یاد آنے لگی ان کی چوکھٹ

سدا آس احسنؔ لگائے ہوئے رہ
اگر ہے تجھے دیکھنی ان کی چوکھٹ

ث

ذکر خدائے دو جہاں صبح و مسا مرا اثاث
نعت حبیب کبریا لکھنا ہے بے بہا اثاث

مدح رسول پاک سے دل کو سکون مل گیا
دکھڑا سنانے کے لیے اب ہو گیا مرا اثاث

سارے جہاں کے سیم و زر رہنے دو یار اک طرف
"عشق نبی، اثاث ہے، یہ جو نہیں، تو کیا اثاث"

سب میں درودِ پاک کا رتبہ بہت بلند ہے
ربِ غفور نے ہمیں جو بھی کیا عطا اثاث

حسن عمل کے ساتھ ساتھ اپنی گزار و زندگی
رہتا نہیں جہان میں کوئی بھی دیرپا اثاث

احسنؔ بے نوا کی جو حاضری ہو حضور میں
خاکِ درِ رسول کا کیوں نہ ملے بھلا اثاث

ایک دن برسے گی خود بارشِ رحمت بے لوث
ہم اگر کرتے ہیں سرکار کی مدحت بے لوث

اپنے ماں باپ سے اولاد سے بڑھ کر ہر دم
''کیجیے رحمتِ عالم سے محبت بے لوث''

دہر میں سرورِ دیں، شاہ زمن جب آئے
ہوگئی دینِ براہیمی کی خدمت بے لوث

اس لیے ہم بھی ہیں امید لگائے پیہم
آپ کرتے ہیں عنایت پہ عنایت بے لوث

جس سے بھی پوچھیے فوراً وہ یہی کہتا ہے
نعتِ سرکارِ مدینہ میں ہے لذت بے لوث

تجھ کو ڈرنے کی ضرورت ہی نہیں ہے احسنؔ
حشر میں ہوگی شہِ دیں کی شفاعت بے لوث

ج

اللہ اللہ سرورِ کونین کے جیسا مزاج
دونوں عالم میں کسی نے بھی نہیں پایا مزاج

جب کہیں ملتا نہیں ہے قلب کو میرے سکوں
نعت گوئی سے میں کرتا ہوں تر و تازہ مزاج

انتقام اپنا کسی سے بھی نہ لیتے تھے حضور
آپ کو رب نے بنایا تھا بہت ٹھنڈا مزاج

پڑھ کے دیکھو تو سہی قرآن کی تم آیتیں
دو جہاں میں آپ جیسا کون ہے سادہ مزاج

آپ محبوب خدا ہیں فخر موجودات ہیں
کیسے سمجھیں آپ کا پھر بلبلِ سدرہ مزاج

مصطفی کے تلوے پر پیشانی کب سہلائی جائے
بلبلِ سدرہ نے پہلے آپ کا سمجھا مزاج

ہو نہیں سکتا زمانے میں کہیں اس کا جواب
ہے الگ ہی مذہبِ اسلام کا اپنا مزاج

کیجیے اے شافعِ محشر نگاہِ التفات
حشر کے میدان میں احسنؔ ہے آشفتہ مزاج

مل گئی تاریک دل کو خواب کی تعبیر آج
''ذکر پاکِ مصطفیٰ سے جاگ اٹھی تقدیر آج''

رب نے فرمایا ہے جن کو رحمۃ اللعالمین
لکھ رہا ہوں میں انھیں کے نام کی تفسیر آج

نقش پائے مصطفیٰ ہے ہر جگہ سایہ فگن
ہے انھیں کے نور سے پھیلی ہوئی تنویر آج

ہم نے اپنا دین و ایماں رکھ دیا ہے طاق پر
ہوگیا ناراض ہم سے کاتبِ تقدیر آج

اے حلیمہ دائی بے شک آمنہ کے لعل سے
خواب تیرا ہوگیا شرمندۂ تعبیر آج

ہم بھی جانا چاہتے ہیں در پہ ان کے سر کے بل
ڈال دے کوئی ہمارے پاؤں میں زنجیر آج

جا کے تو سرکار سے کہہ دینا اے بادِ صبا
دیدِ طیبہ کے لیے احسنؔ بھی ہے دل گیر آج

خدا نے ایسی بنائی محمدی سج دھج
کہاں کہاں پہ نہیں ہے وہ ہاشمی سج دھج

جبینِ شوق پہ آ جائے جس گھڑی سج دھج
تو سر سے پاؤں تک بڑھ جائے مخملی سج دھج

ظہور جیسے ہی دنیا میں ہو گیا تیرا
تمام بگیا ترے حسن سے گئی سج دھج

حضور آپ کے حسن و جمال کا کوئی
کرے مقابلہ کیسے بناوٹی سج دھج

لباسِ فاخرہ اپنی جگہ سہی لیکن
"لباس سادہ کو بھی آپ سے ملی سج دھج"

نگاہِ لطف وعنایت کے واسطے ہر دم
لگاتی آس ہے تم سے تمام ہی سج دھج

نبی کا نقش قدم ہم نے چھوڑ کر احسنؔ
ملا دی خاک میں اپنی رہی سہی سج دھج

کیا! نسیمِ سحر چلی ہے آج
ان کی تشریف آوری ہے آج

ہر سو خوشبو مہک رہی ہے آج
آمد مصطفی ہوئی ہے آج

آپ آئے بہار آئی ہے
دشت وصحرا میں کھلبلی ہے آج

رہبری لے کے آگئے آقا
سہمی سہمی سی گمرہی ہے آج

دیکھیے جا کے شہر طیبہ کی
رشکِ جنت گلی گلی ہے آج

شوق سے لوگ پی رہے ہیں سبھی
جامِ الفت کی مے کشی ہے آج

امت مسلمہ پہ صد افسوس
بر سرِ عام دھاندلی ہے آج

صدق دل سے دعا ضروری ہے
رحمتِ مولا سن رہی ہے آج

ہوگی احسنؔ تری دعا مقبول
انکساری و عاجزی ہے آج

چ

لیا ہے جو مرے آقا نے فیصلہ سچ مچ
وہی تو فیصلہ رب نے بھی لے لیا سچ مچ

جہاں جہاں بھی گئے ابر گھِر گیا سچ مچ
مرے حضور سراپا ہیں معجزہ سچ مچ

نفس نفس میں محمد کی پیروی کیجے
رضا ہے ان کی رضامندیٔ خدا سچ مچ

صبا تو جا کے مرے مصطفی سے کہہ دینا
غم فراق میں ڈوبا ہوں میں سدا سچ مچ

وہ لامکاں جہاں جاتا نہیں ہے کوئی بھی
بذات خود وہاں میرا نبی گیا سچ مچ

ملا ثبوت ابوبکر کی صداقت سے
گئے ہیں عرش معلیٰ پہ مصطفی سچ مچ

اسے بھی بخش دے اپنے حبیب کے صدقے
گناہگار یہ احسنؔ ہے اے خدا سچ مچ

نبی سے عشق ہے دراصل زندگی کا سچ
کلام پاک ہے خلق محمدی کا سچ

بیان کرتے ہیں گویا وجود ہستی میں
جبیں، رخ ولب ورخسار پنکھڑی کا سچ

بلا رہی ہے مدینے کی اب بہار مجھے
نبی کو جاکے بتاؤں گا بے کلی کا سچ

ہزار بار پڑھوں ان پہ میں درود و سلام
شبانہ روز ہو یہ عشق دائمی کا سچ

بتا رہی ہے یہی نعتیہ غزل میری
''حضور جانتے ہیں میری عاشقی کا سچ''

جسے ہے سنتِ سرکارِ دو جہاں کا لحاظ
ملے نہ کیوں اسے پھر لطفِ زندگی کا سچ

تمام اہلِ سخن میں یہ شور ہے احسنؔ
ترے کلام سے ظاہر ہے آج اسی کا سچ

رب سے تو امید لگا کر
حد سے زیادہ عمدہ سوچ

جانے کس دم جھوم کے برسے
ابرِ کرم کی برکھا سوچ

بام فلک بھی دیکھ رہا ہے
پیارے نبی کا رستہ سوچ

''کس درجہ ہے ارفع و اعلیٰ''
''شاہِ امم کا رتبہ سوچ''

کس کے صدقے دھوم مچی ہے
حور و ملک ہیں شاداں آج

جگ مگ جگ مگ عرشِ بریں ہے
کون ہے آنے والا سوچ

ساری دنیا کے سجدوں پر
ایک جو سجدہ بھاری ہے

زیرِ خنجر ابنِ علی کا
کیسا ہے وہ سجدہ سوچ

سارا عالم چھان لے پھر بھی
ایسا کہاں تو پائے گا

بے پایاں ہے شاہِ امم کے
جود و سخا کا دریا سوچ

تن سے من سے شاہِ زمن سے
پہلے محبت لازم ہے

آئے گی تب آپ کے دل میں
مدحت کی پاکیزہ سوچ

پیہم کارِ خیر سے احسنؔ
فکر و عمل تابندہ کر

اپنا ماضی بھول جا پیارے
کان پکڑ آئندہ سوچ

ح

ہے مہرباں بھی کوئی میرے مہرباں کی طرح
جو چھا گیا ہو زمانے میں سائباں کی طرح

مرے حضور کے دربارِ پاک میں قدسی
کھڑے قطار میں رہتے ہیں کہکشاں کی طرح

ابو ہریرہ ، انس اور بلال سے پوچھو
سخاوت آپ کی ہے بحرِ بیکراں کی طرح

رہِ مدینہ میں کانٹے جو مل گئے مجھ کو
انھیں گلے سے لگالوں گا ارمغاں کی طرح

جبینِ شوق جھکے تو سدا جھکی ہی رہے
"ملے نہ در سے ترے سنگِ آستاں کی طرح"

سنا ہے کہتے ہوئے زائرین طیبہ کو
خیال رکھتے ہیں سرکار میہماں کی طرح

رسولِ پاک سرِ عرش جب گئے احسنؔ
خدا سے بات ہوئی کتنی رازداں کی طرح

نبی کا ذکر ہے احسنؔ مری حیات کی روح
یہ نعت گوئی ہے ساری نگارشات کی روح

تمھاری شان میں ہم نعت جو بھی لکھتے ہیں
زمانے کے لیے ہے وہ تاثرات کی روح

مرے رسول کا در مرجعِ خلائق ہے
وہیں نہاتی ہے جسمِ تصوّرات کی روح

نظیر ملتی نہیں دو جہان میں ان کی
''مرے حضور ہیں دراصل کائنات کی روح''

رضا خدا کی رضائے نبی میں شامل ہے
انھیں کی ذات ہے سب کے لیے نجات کی روح

دیارِ سرورِ عالم کا ایک اک ذرّہ
ہے دو جہان کے ہیرے جواہرات کی روح

حضور چشمِ عنایت ہو اپنے احسؔن پر
مچل رہی ہے سدا نیک خواہشات کی روح

محبوبِ کبریا شہِ ابرار کی طرح
ہوگا نہ کوئی احمدِ مختار کی طرح

پتھر شکم پہ باندھ کے سب کو کھلاتے ہیں
کرتے بسر ہیں زندگی نادار کی طرح

انسان کیا فرشتے بھی دیتے ہیں حاضری
دنیا میں ہے کہاں ترے دربار کی طرح

گلزارِ دو جہاں میں کچھ آتے نہیں نظر
سرکار کے رخ و لب و رخسار کی طرح

شق القمر کا معجزہ جس نے دکھا دیا
''دنیا میں ایسا کون ہے سرکار کی طرح''

لیل و نہار یا خدا عشقِ رسول میں
کٹتی ہے میری زندگی بیمار کی طرح

مل جائے کاش طیبہ کی بس ایک بار صبح
میں زندگی میں دیکھ لوں وہ نو بہار صبح

خلد بریں کی صبح سے بھی ہے حسین تر
شہرِ نبی کی نور فزا خوشگوار صبح

پیدا ہزار شام ہے زلف حبیب سے
اور ان کے روئے پاک سے پیدا ہزار صبح

طیبہ کی صبح و شام کا منظر تو دیکھیے
"کیا نور بار شام ہے، کیا جلوہ بار صبح"

ہر زائر مدینہ کو کہتے سنا گیا
ان کے دیارِ ناز کی ہے باوقار صبح

میں گرتے پڑتے آپ کی چوکھٹ پہ آ گیا
اب آپ کے حوالے مری دل فگار صبح

احسنؔ درِ شفیعِ امم کا ہے یہ کمال
ہے شام خوشگوار تو رحمت شعار صبح

خ

شرمندہ کیوں نہ ہوگا بھلا این وآں کا رُخ
رشکِ قمر ہے سرورِ کون ومکاں کا رُخ

رف رف پہ جب سوار ہوئے شاہ بحر و بر
آگے نہ بڑھ سکا شہِ کروبیاں کا رُخ

ممکن نہیں کہ جا سکے کوئی بشر وہاں
سرکار نے کیا ہے مگر لامکاں کا رُخ

عظمت درِ رسول کی ہم سے نہ پوچھیے
ٹھہرا ہوا ہے جا کے وہاں کن فکاں کا رُخ

بوجہل کے نصیب میں ایمان تھا کہاں
پل پل بدل کے رہ گیا شرط و بیاں کا رُخ

مشکل گھڑی میں مومنو امت کے واسطے
آئے گا کام حشر میں شاہِ زماں کا رُخ

احسنؔ یہ پیچ ڈالیں گے ایمان ایک دن
جس طور مسلموں میں ہے وہم و گماں کا رخ

جس طرف ہے خانۂ کعبہ کا رخ
ہے اسی جانب شہِ بطحا کا رخ

دیکھیے تو دیکھتے رہ جائیے
دلنشیں ہے گنبدِ خضری کا رخ

زلف ہے واللیل کی تفسیر اور
والضحی والشمس ہے آقا کا رخ

زندگی میں روز وشب اپنائیے
سیدِ والا کے نقشِ پا کا رخ

ہائے ہائے کتنا ہے وہ بدنصیب
کرلیا جس نے رہِ دنیا کا رخ

کلمۂ طیب لبِ *احسن* پہ ہو
جس گھڑی ہو عالمِ بالا کا رخ

د

بنی ساری دنیا برائے محمد
بھلا کیوں نہ ہوں سب فدائے محمد

کلام الٰہی کے پاروں میں دیکھو
رقم جابجا ہے ثنائے محمد

خوشی سے اچھلنے لگا ایک بچہ
جو سینے سے اپنے لگائے محمد

جہاں کے لیے بن کے رحمت سراپا
علی الصبح تشریف لائے محمد

ابو جہل کے روبرو کنکری سے
بصد شوق کلمہ پڑھائے محمد

بلا شک اسے باغ جنت ملے گا
جو اپنائے گا نقش پائے محمد

مکمل سکوں پا گیا عرش اعظم
ہوا جس گھڑی زیر پائے محمد

مدینے کی گلیوں میں احسنؔ ہمیشہ
لگاتے ہیں چکر گدائے محمد

اللہ کے رسول حبیبِ خدا کے بعد
رکھے گا لاج کون بھلا مصطفٰی کے بعد

رتبہ مرے حضور کا تم پوچھتے ہو کیا
ہر جا انھیں کا نام ہے نامِ خدا کے بعد

حبّ نبی سے ہوتی ہے بیشک دعا قبول
اللہ بھی ہے راضی نبی کی رضا کے بعد

خاکِ درِ رسول مجھے مل گئی اگر
میں آنکھ میں لگایا کروں گا دعا کے بعد

امّت کو بخشوائیں گے آقا بروز حشر
کامل یقین ہے مجھے دستِ دعا کے بعد

مرنے کی آرزو مجھے احسن ہے اس لیے
ہوتی ہے ان کی دید لحد میں قضا کے بعد

تمھیں ہے بھیجنا بھیجو گے تین چار درود
مجھے تو شوق سے پڑھنا ہے بار بار درود

پڑھو رسولِ مکرّم پہ بار بار درود
مٹانے والا ہے ذہنوں کا انتشار درود

خدا اور اس کے فرشتے بھی بھیجتے ہیں سدا
مرے حضور پہ صد بار بیشمار درود

پڑھا کرو مرے آقا پہ مومنو تم بھی
ہزاروں بار سلام اور ہزاروں بار درود

ہزار غم میں بھی اس کو سکون مل جائے
صمیم قلب سے پڑھ لے جو ایک بار درود

جسے نماز میں پڑھنے کا حکم صادر ہے
وہ ہے درود براہیمی شاندار درود

جب جب آئے آپ سب کو محفلِ سیرت کی یاد
تازہ پھر کر لیجیے گا ذاتِ بابرکت کی یاد

ہم نے جب تاریخ کے اوراق الٹے آگئی
احمد مختار کے عہدِ طفولیت کی یاد

لوگ سوئے طیبہ جس دم جانے لگتے ہیں مجھے
تازہ ہو جاتی ہے پھر سے سایۂ رحمت کی یاد

نعت کے اشعار میرے لب پہ جاری ہو گیے
آ گئی شاہِ زمن کی جس گھڑی مدحت کی یاد

الفتِ سرکار دل میں رکھ بسا کر ہر گھڑی
"غم مٹا دیتی ہے سارے نوشۂ جنت کی یاد"

سرورِ کونین کا دربار جو بھی دیکھ لے
بھول جائے گا وہ بیشک گلشنِ جنت کی یاد

چھیڑتا ہے تذکرہ طیبہ کا * احسن * جب کوئی
گنبدِ خضری کی آتی ہے مجھے بہجت کی یاد

ڈ

نعت لکھنے کے لیے مخصوص کوئی خامہ ڈھونڈ
بعد ازاں تو نقرئی قرطاس کا اک صفحہ ڈھونڈ

زندگی جب تک ہے پیارے عاقبت کی فکر کر
کامیابی چاہیے تو دینِ حق کا رستہ ڈھونڈ

بالیقیں مل جائے گی راہِ ہدایت ایک دن
گمرہی کو چھوڑ انساں حق نگر آئینہ ڈھونڈ

حق و باطل صاف صاف آجائے گا تجھ کو نظر
"ہو جو شانِ کبریا کا آئینہ وہ بندہ ڈھونڈ"

وقف رہ ہر دم ثنائے مصطفیٰ کے واسطے
مدحتِ محبوب کا عنوان اک روزانہ ڈھونڈ

ناروا باتوں سے حاصل ہونے والا کچھ نہیں
پڑھ کلامِ پاک ہر دم اور نبی کا اسوہ ڈھونڈ

حشر کے میدان میں اب لگ گئی احسنؔ قطار
جام کوثر بٹ رہا ہے تو کوئی پیمانہ ڈھونڈ

ذ

نعت لکھ لکھ کے محمد کی جو چوما کاغذ
ہم نے چمکا لیا قسمت کا ستارا کاغذ

ہم نے سمجھا تھا جسے سادہ و کورا کاغذ
''نام لکھتے ہی ترا وجد میں آیا کاغذ''

دردِ فرقت میں سرِ دست افاقہ کے لیے
لے گئی بادِ صبا سوئے مدینہ کاغذ

داہنے ہاتھ ملا رب سے مجھے پروانہ
ہو گیا حشر میں سونے پہ سہاگا کاغذ

تری قسمت کا ستارا ابھی چمک جائے گا
ڈھونڈ لائے گا اگر شہرِ نبی کا کاغذ

جس کو دیکھو تو پڑھے بن بھی رہا نہ جائے
نقرہ آمیز ہے قرآن کا سارا کاغذ

میں ہمیشہ ہی رکھا کرتا ہوں احسنؔ ان کی
نعت لکھنے کے لیے جیب میں عمدہ کاغذ

یوں ہی رکھا تھا مرے طاق پہ سادہ کاغذ
اسم احمد جو لکھا فخر سے جھوما کاغذ

نعت لکھنے لگا جس وقت میں، جگنو آیا
خوب چمکا تری قسمت کا ستارا کاغذ

جس پہ نعت شہہ ابرار لکھی ہوتی ہے
ہر نظر میں ہے وہ سونے پہ سہاگا کاغذ

کاش خامہ کو نئی فکر کا عنواں ملتا
''نعت لکھنے کو لیے بیٹھا ہوں کورا کاغذ''

جس پہ مرقوم نہ ہو نام محمد یارو!
کیوں کہا جائے نہ پھر اس کو ابھاگا کاغذ

تسمیہ کہتے ہوئے وصفِ نبی کی خاطر
جیب سے اپنی میں ہولے سے نکالا کاغذ

ہر گھڑی آس لگائے ہوئے رہنا احسؔن
کاش طیبہ سے کوئی لائے پرندہ کاغذ

برائے نعتِ احمد مل گیا اک خوشنما کاغذ
لکھی جب میں نے بسم اللہ روشن ہو گیا کاغذ

عقیدت سے لکھا جب نام احمد میں نے کاغذ پر
نبی کے نام سے روشن ہوا بے انتہا کاغذ

ہماری فکر کا مرغِ تخیل اوج پر ہوتا
مدینے سے اڑا کر کاش لا دیتی صبا کاغذ

درودِ پاک میں نے جس پہ لکھا تھا وہی میرا
چمکتا، جھومتا اور گنگناتا اڑ پڑا کاغذ

رقم ہیں جب تری پیشانی پر آیاتِ قرآنی
تہِ دل سے ادا ہو کیوں نہ تیرا شکریہ کاغذ

سمجھ لو ہو گیا سرکار کا لطف و کرم *احسن*
بروزِ حشر دائیں ہاتھ میں جب مل گیا کاغذ

ر

زباں کو دھل دھلا کر
رقم حمد و ثنا کر

مجھے عشقِ محمد
خدایا تو عطا کر

رہے ایماں سلامت
یہی ہر دم دعا کر

خدا کے نام سے تو
سخن کی ابتدا کر

جہاں ذکر خدا ہو
ثنائے مصطفٰی کر

مجھے شہر مدینہ
صبا لے چل اڑا کر

وہاں سے لوٹنا ہے
نصیب اپنا جگا کر

عمر ایمان لائے
بہن کے پاس جا کر

خدا کے گھر میں جاؤ
وضو پہلے بنا کر

رضائے حق کی خاطر
محمد سے وفا کر

جہاں میں رب نے بھیجا
انھیں رحمت بنا کر

درودِ پاک پڑھ کے
منور دل کیا کر

خدا کا نام لے تو
سویرے جب اٹھا کر

سدا شہرِ نبی میں
بچشمِ نم چلا کر

تو صحبت میں ہمیشہ
بزرگوں کی رہا کر

اگر جاؤں میں طیبہ
نہیں لوٹوں گا جا کر

نہ کر کفرانِ نعمت
خدا کا رزق کھا کر

دوا ہے خاکِ طیبہ
یہ دیکھو آزما کر

خدا سے تو بھی احسنؔ
دعا کر گڑ گڑا کر

سرورِ عالم کا روضہ دیکھ کر
دل مچلتا ہے مدینہ دیکھ کر

سبز گنبد کو مجلّٰی دیکھ کر
جھومتا ہے دل ہمارا دیکھ کر

اللہ اللہ چاند بھی شرما گیا
مصطفیٰ کا روئے زیبا دیکھ کر

باغ جنت کی وہ خواہش کیا کریں
"آ گئے ہیں جو مدینہ دیکھ کر"

عائشہ مادر بنیں، آقا پدر
ایک بچّے کو بلکتا دیکھ کر

جام کوثر مصطفےٰ دیں گے وہاں
حشر میں احسنؔ کو تشنہ دیکھ کر

مکہ میں رب کا خانۂ کعبہ ہے بے نظیر
طیبہ نگر میں آقا کا روضہ ہے بے نظیر

ممکن نہیں ہے وصف رسولِ کریم کا
رب العلی نے ان کو بنایا ہے بے نظیر

رب نے بلایا عرش بریں پر حضور کو
محبوب کردگار کا رتبہ ہے بے نظیر

وہ خانۂ خدا ہے یہ ہے روضۂ رسول
''مکہ ہے بے مثال مدینہ ہے بے نظیر''

سبط نبی نے دین کی خاطر جو ہے کیا
میدان کربلا کا وہ سجدہ ہے بے نظیر

تخلیق کائنات کی ہر ایک چیز پر
احسان مصطفیٰ کا سراپا ہے بے نظیر

فرش زمیں سے عرش بریں تک خدا کے ساتھ
احسنؔ مرے حضور کا چرچا ہے بے نظیر

آپ کی سیرت حضور
قابلِ طاعت حضور

آپ کی عظمت حضور
لے گئی سبقت حضور

آپ کی مدحت حضور
ہے مری عادت حضور

آپ کی توصیف ہے
قیمتی دولت حضور

عرش سے تا فرش ہے
آپ کی شہرت حضور

دو جہاں کے آپ ہیں
حاصلِ خلقت حضور

نعت لکھنے میں بہت
ملتی ہے لذت حضور

کرتا ہوں میں با وضو
نعت کی نیت حضور

پڑھ رہے ہیں سب جسے
ہیں وہی آیت حضور

آپ کی امت کو ہے
ہر جگہ دہشت حضور

در بدر برما میں ہے
آپ کی امت حضور

سب کو ہوگی آپ کی
حشر میں حاجت حضور

ہوگئی بے حال اب
میری کیفیت حضور

میں ہوں تنہا اور پھر
ہے شبِ فرقت حضور

جا بجا ہے رات دن
سر بکف امت حضور

اللہ اللہ آپ کی
موہنی صورت حضور

عاشقی میں آپ کی
بن گئی قسمت حضور

عاشقوں کی جان ہے
آپ کی الفت حضور

نعت بھی ہے آپ کی
دین کی خدمت حضور

حشر میں اب چاہیے
کوثری شربت حضور

ہو کشادہ مجھ پہ بھی
دامنِ رحمت حضور

آپ کا لطف و کرم
لے گیا جنت حضور

جب مدینے کو چلوں
ہو جواں ہمت حضور

حشر کے میدان میں
تم ہو مثل چھت حضور

دور ہو جائے مری
عیب کی سب لت حضور

میں ہوں بسمل کی طرح
خون میں لت پت حضور

آج ہم کیا کیا لکھیں
آپ کی بابت حضور

ہیں شب معراج میں
عرش کی زینت حضور

آپ کے احسان کی
کون دے قیمت حضور

آپ کے در آؤں میں
دل میں ہے حسرت حضور

شہر طیبہ سے مجھے
ہو نہیں فرصت حضور

کاش آجائے مری
فکر میں ندرت حضور

پختہ فن ہو جائے گا
دیجیے مہلت حضور

معجزہ سے آپ کے
سب کو ہے حیرت حضور

آپ کے دربار میں
ہو مری رحلت حضور

ہے جہاں ٹھنڈی ہوا
ہے وہی بھارت حضور

آپ کے دیدار کی
ہے مجھے حاجت حضور

احسنؔ مضطر کی ہے
ہند میں درگت حضور

کفر و ظلمت کو مٹانے آ گئے میرے حضور
سارا عالم جگمگانے آ گئے میرے حضور

بیکس و نادار، مفلس اور ہر مسکین کو
حق بہر صورت دلانے آ گئے میرے حضور

گمرہی میں آج تک ہم بھی پڑے ہوتے مگر
راستہ سیدھا بتانے آ گئے میرے حضور

اے حلیمہ سعدیہ تجھ پر خدا کا فضل ہے
تیری قسمت کو جگانے آ گئے میرے حضور

حشر کے میدان میں ہو امتی بے چین کیوں
جام کوثر کا پلانے آ گئے میرے حضور

سینہ کر کے چاک دل کو دھو دیا جبریل نے
جس گھڑی بکری چرانے آ گئے میرے حضور

الغرض احسنؔ بنا کر رحمت للعالمین
جس گھڑی بھیجا خدا نے آ گئے میرے حضور

پیام آیا خدا کا ہر اک نبی لے کر
حضور آئے مگر سب کی رہبری لے کر

خدا کا حکم بجا لانے کے لیے واللہ
چلا ہے جانبِ مذبح پدر چھری لے کر

نفس نفس میں یہی انتظار کرتا ہوں
کبھی تو آئے صبا اذنِ حاضری لے کر

خدا کے سامنے وہ ہوگا سرخرو اک دن
گیا جو دنیا سے دینِ محمدی لے کر

وفا خلوص محبت کے ساتھ چلنا ہے
"سرِ نیاز میں سودائے بندگی لے کر"

کہیں گے حشر میں عاشق کو ساقیٔ کوثر
ٹھہر ٹھہر کے، مزے لے کے، جام پی لے کر

جہاں سے ملتی ہے خیرات سب کو بن مانگے
وہیں پہ کاسہ چلیں احسنؔ آپ بھی لے کر

محبوب کردگار کا کردار دیکھ کر
ایمان لائے ہیں بہت اغیار دیکھ کر

سدرہ سے آگے بڑھ چلے آقائے دوجہاں
حیرت میں جبرئیل ہیں رفتار دیکھ کر

بدر منیر ہوگیا شرمندہ خود بخود
حسن و جمال آپ کا سرکار دیکھ کر

ساقی ذرا سنبھل کے پلا مجھ کو جامِ عشق
"لرزے ہے موجِ مے تری رفتار دیکھ کر"

سب جی رہے ہیں بس یہی ارماں لیے ہوئے
کاش آتے ہم بھی روضۂ سرکار دیکھ کر

توفیق دے خدا تو میں دیکھوں ہزار بار
جی کیوں بھرے گا در ترا اک بار دیکھ کر

لطف و کرم حضور کریں گے بروز حشر
احسنؔ کو اپنے بے کس و نادار دیکھ کر

ادب ضروری ہے یکسر نبی کے روضے پر
رکھو تم آنکھ جھکا کر نبی کے روضے پر

درود لب پہ سجا کر نبی کے روضے پر
ملک کھڑے ہیں برابر نبی کے روضے پر

چلے ادب سے ابوذر نبی کے روضے پر
بنانے اپنا مقدر نبی کے روضے پر

اگر مدینے ہو جانا تو پھر صبا جانا
مرا پیام بھی لے کر نبی کے روضے پر

کبھی حیات میں جا کر تو دیکھ لے احسنؔ
بہت حسین ہے منظر نبی کے روضے پر

صدقے جاؤں میں ہر اک آن حضور
تجھ پہ قربان مری جان حضور

آپ کی شان ہے کیا شان حضور
آپ نبیوں کے ہیں سلطان حضور

ہم پہ کر دیجیے احسان حضور
ہم تو نادان ہیں نادان ، حضور

آپ کے در کی غلامی کے لیے
بلبلِ سدرہ ہیں دربان حضور

جس کی تمثیل جہاں بھر میں نہیں
ایسا ہے آپ کا ایوان حضور

رو برو سب کے بروز محشر
میں نہ ہو جاؤں پشیمان حضور

منفرد لہجے میں احسنؔ ہر دم
آپ ہی کا ہے ثنا خوان حضور

حبیبِ خدا سے وفا کر وفا کر
شب و روز تو وردِ صلِ علی کر

اے دل جب کبھی تو زباں اپنی وا کر
خدا کا ہی نام اوّل اوّل لیا کر

سجا کر لبوں پر درودوں کی ڈالی
''حبیب خدا کی تو مدح و ثنا کر''

یہی ہے تمنا یہی آرزو ہے
میں رہ جاؤں یارب مدینے میں جا کر

اگر ہے تجھے سچی الفت، محبت
دل و جان عشقِ نبی میں فنا کر

تجھے گر عذاب جہنم سے ڈر ہے
گناہِ کبیرہ سے ہر دم بچا کر

طریقہ تم اپناؤ پیارے نبی کا
ملو ہر کسی سے سدا مسکرا کر

گناہوں کی تم بارگاہ خدا میں
کرو توبہ اشکِ ندامت بہا کر

درِ مصطفی کی زیارت کی خاطر
چلو دیکھتے ہیں نصیب آزما کر

خدا تیرا ہر اک عمل دیکھتا ہے
تو چاہے یہاں پر بھلا کر برا کر

درِ مصطفی پر قدم جس نے رکھا
قدم اس نے رکھا ہے جنت میں جا کر

تمنا تری ساری ہو جائے پوری
بنامِ خدا تو اگر ابتدا کر

نہ کر ناز اپنی عبادت پہ زاہد
بقولِ پیمبر نہ ہرگز ریا کر

یہی ہے تقاضائے وقت آج احسنؔ
شہِ دیں کی سنت کو زندہ کیا کر

ہو گیا اب سارا موسم خوش گوار
دہر میں وہ آگیا جان بہار

میں نے جام عشق احمد پی لیا
چڑھ گیا اب چڑھ گیا مجھ پر خمار

لاکھ فقر و فاقہ گھر میں ہے مگر
ساری امت کے ہیں آقا غم گسار

صبح ہو یا شام، دن ہو رات ہو
پڑھ درود پاک ان پر بے شمار

آیت *لاترفعو!* میں ذکر ہے
چپ رہو سرکار ہیں عالی وقار

گونج اٹھی ادن منی کی صدا
یہ شب اسرا ہے تم سے کیوں ہو عار

ہیں عمر، صدیق و عثمان و علی
مصطفیٰ صل علی کے چار یار

میرے دل کی ہے تمنا بس یہی
شہر طیبہ آؤں جاؤں بار بار

حشر کے میدان میں ہم بھی حضور
آپ کی رحمت کے ہیں امیدوار

مسجدوں میں جب اذاں ہونے لگی
دم دبا کر ہوگیا شیطاں فرار

میرے والدین اور اولاد سب
اے حبیب کبریا تم پر نثار

احسنؔ خستہ پہ ہو چشم کرم
دامن اس کا ہے سراپا داغ دار

فکر میری لے رہی ہے خوب انگڑائی حضور
مہکی مہکی ہے یہ میرے دل کی انگنائی حضور

ابرِ رحمت کی گھٹا چاروں طرف چھائی حضور
زلفِ عنبر آپ نے جس وقت لہرائی حضور

آپ کی آمد سے طیبہ میں بہار آئی حضور
بج رہی ہے ہر گلی کوچے میں شہنائی حضور

میرے دل کے گوشے گوشے نے لی انگڑائی حضور
آپ کی جب یاد آئی خوب یاد آئی حضور

ہجر میں کب تک رہے گی میری پسپائی حضور
ہجر غم ہے اور اس پر میری تنہائی حضور

ہر کسی کے لب پہ آقا آپ ہی کا نام ہے
آپ کے بن کون ہے جانِ تمنائی حضور

آپ کے شیدا زمیں سے آسماں تک ہیں سبھی
ایک احسنؔ ہی نہیں دنیا ہے شیدائی حضور

دنیا ہی میں جنت کا نظارا ہو میسر
اے کاش مجھے کوچۂ طیبہ ہو میسر

کچھ اور نہیں چاہیے واللہ خدارا
سینے کو مرے نقشِ کفِ پا ہو میسر

امید لگائی ہے یہی میں نے خدا سے
سرکار کے در پر مجھے جانا ہو میسر

پھولے نہ سماؤں جو کسی طور مجھے بھی
خاکِ درِ سرکار کا ذرہ ہو میسر

جب سید ابرار گیے سدرہ سے آگے
کیوں بلبلِ سدرہ کو نہ دردا ہو میسر

تا عمر مجھے دولتِ ایماں ہو سلامت
جب نکلے مری جان تو کلمہ ہو میسر

ڑ

مدحتِ سرکار لکھ تو دہر کے افکار چھوڑ
الفتِ شاہِ مدینہ میں ذرا گھر بار چھوڑ

تھام لے دامانِ احمد دامن اغیار چھوڑ
چھیڑ جب ذکرِ نبی تو غیر کے اذکار چھوڑ

اپنی سیرت سے بنا لے غیر کو بھی ماتحت
دین کے سانچے میں ڈھل جا تیغ اور تلوار چھوڑ

نقش پائے مصطفی ہی زندگی ہے واقعی
کامیابی چاہیے تو دنیا برخوردار چھوڑ

تجھ کو دین حق بچانے کی تمنا ہے اگر
اپنی کشتی کو جلا دے اور تو پتوار چھوڑ

زہد و تقوی سے مسلسل ہوتا ہے درجہ بلند
سادگی اپنا لے زاہد، ناروا اذکار چھوڑ

آج کل احسنؔ مجھے سب دے رہے ہیں یہ دعا
نعتِ محبوبِ خدا لکھ کر حسیں شہکار چھوڑ

چھوڑنا ہے تو دنیا ساری چھوڑ
ہاں مگر تو نہ دین داری چھوڑ

اپنے دل کی تو ہوشیاری چھوڑ
"ان کا بن سب جہاں سے یاری چھوڑ"

جو ملا رب سے کر اسی پر صبر
بے سبب اپنی آہ و زاری چھوڑ

سربلندی تری اسی میں ہے
کون کہتا ہے انکساری چھوڑ

ذاتِ واحد کی تو عبادت کر
بت کی پوجا تو اے پجاری چھوڑ

ہر عمل کی تمیز کر پہلے
نوری اپنا لے اور ناری چھوڑ

ہر گھڑی مل کے رہ تو آپس میں
یہ ہماری ہے وہ تمھاری چھوڑ

اپنے باطن کو تو سنوار احسنؔ
اور ظاہر کی حسن کاری چھوڑ

ز

کون جانے مصطفیٰ کی عظمت و رفعت کا راز
ہے کلامِ پاک پورا آپ کی سیرت کا راز

والضحیٰ واللیل طٰہٰ اور کہیں یٰسین میں
جا بجا مخفی ہے آقا آپ کی مدحت کا راز

مصطفیٰ تشریف لائے گلشنِ ہستی میں جب
آشکارا ہو گیا اللہ کی قدرت کا راز

لن ترانی موسیٰ کو فرمایا رب نے طور پر
تجھ کو بلوا کر بتایا عرش پر الفت کا راز

اک معمہ کی طرح ہے یہ جہان رنگ و بو
طالب و مطلوب جانے جلوت و خلوت کا راز

آمنہ کی گود میں جب آ گئے پیارے نبی
سارے عالم پر ہویدا ہو گیا رحمت کا راز

تاجدار انبیا کے بن کوئی چارہ نہیں
حشر میں احسنؔ بتائیں گے انھیں کلفت کا راز

تار تار اب ہو رہا ہے آرزوئے دل کا ساز
سوچتا ہوں کب بجے گا راحتِ منزل کا ساز

موجزن ہے موج دریا اب اسے چارا نہیں
"کاش طیبہ کے مسافر کو ملے ساحل کا ساز"

مطرب رنگیں نوا کی خوش مزاجی دیکھیے
مل گیا ہے شاہِ بطحا کی اسے محفل کا ساز

میں تڑپتا لڑکھڑاتا سوئے طیبہ کو چلوں
کاش مجھ کو دے دے کوئی طائرِ بسمل کا ساز

میرے دل کا تار ہے گو مثلِ تارِ عنکبوت
پھر بھی احسنؔ بج رہا ہے میرے سوزِ دل کا ساز

جو ہے آپ کی استراحت کا مرکز
وہی ہے وہی نور ونکہت کا مرکز

خلوص اور صدق ومؤدت کا مرکز
"مدینہ ہے عشق ومحبت کا مرکز"

درِ مصطفیٰ کو خدا نے بنایا
اخوت، محبت، عقیدت کا مرکز

وہاں سے نہیں کوئی جاتا ہے خالی
ہے دران کا جود وسخاوت کا مرکز

درِ مصطفیٰ کا ہر اک ذرّہ احسنؔ
بلا شبہ ہے خیر و برکت کا مرکز

ژ

ہوتا ہے تو ہوتا رہے مے خانہ سبوتاژ
عشاقِ نبی کا نہیں پیمانہ سبوتاژ

پرکیف فضا شہرِ مدینہ کی فضا ہے
ہے آمدِ سرکار سے ویرانہ سبوتاژ

کیا کیا نہ ستم کفر نے ڈھائے مگر آقا
"اجڑے ترے مے خوار نہ مے خانہ سبوتاژ"

سرکار کے مے خانہ سے اس طرح جڑا ہے
ہوگا نہیں پیمانۂ دیوانہ سبوتاژ

ہر سمت مدینے میں ہے کاشانۂ رحمت
اعدائے محمد کا ہے کاشانہ سبوتاژ

بے کل ہوں بہت حسرتِ دیدارِ نبی میں
اب صبر و سکوں اپنا ہے روزانہ سبوتاژ

احسنؔ مرے سرکار کی عظمت ہے نرالی
احسان و کرم آپ کا ہوگا نہ سبوتاژ

س

آقائے نامدار شہ انبیا کے پاس
کیا کیا بھلا نہیں ہے رسولِ خدا کے پاس

جنت کی آرزو ہے نہ باغِ بہشت کی
لے چل صبا تو مجھ کو شہ دوسرا کے پاس

ایمان جس کے قلب و جگر میں ذرا نہیں
منہ کیا دکھائے گا وہ حبیبِ خدا کے پاس

قرب نبی میں آئے تو کیا کیا نہ مل گیا
کچھ بھی نہیں تھا پہلے علی مرتضی کے پاس

جس جا مرے حضور کا روضہ ہے مومنو!
جانے کا راستہ ہے وہیں سے خدا کے پاس

مجھ کو تو غرق ہونے کا کوئی بھی غم نہیں
سب کچھ سپرد کر دیا ہوں ناخدا کے پاس

احسنؔ میں جب سے لکھنے لگا نعتیہ کلام
دل بس گیا ہے روضۂ بدرالدجیٰ کے پاس

کوئی چارا نہیں اب مجھ سے گنہ گار کے پاس
لے چلو آج مجھے سید ابرار کے پاس

ہے فرشتوں کی سدا بھیڑ درِ اقدس پر
مہکی مہکی ہے فضا گنبد و مینار کے پاس

یاالٰہی یہ بصد شوق دعا ہے میری
"کاش پیغامِ اجل آئے درِ یار کے پاس"

شاہ لولاک لما کا ہے یہ صدقہ کہیے
ورنہ خوشبو نہیں ہوتی گل و گلزار کے پاس

کیوں نہ سرکارِ مدینہ کی زیارت ہوگی
جب ہو اخلاص کسی طالبِ دیدار کے پاس

دل میں ارمان ہے احسنؔ کہ مدینہ جا کر
باادب نعت سناؤں درِ سرکار کے پاس

جتنی ہے ان کے گیسوئے عنبر کے آس پاس
خوشبو نہیں ہے اتنی گلِ تر کے آس پاس

جم غفیر قدسیوں کا رات دن ہے خوب
سرکارِ دو جہاں کے حسیں گھر کے آس پاس

خلدِ بریں کی آب و ہوا مل گئی اسے
رہنے لگا جو روضۂ انور کے آس پاس

وہ دیکھو کس طرح سے ہیں شاہ و گدا کھڑے
ان کی گلی میں بس انھیں کے در کے آس پاس

دنیا کے رنگ و بو سے وہ رہتا ہے بے خبر
رہتا نہیں ہے کچھ بھی قلندر کے آس پاس

احسنؔ یہ جب ہے عشق کا خوگر ہمارا دل
کیوں ہو سکون اس دلِ مضطر کے آس پاس

ش

اپنی قسمت کا ستارا میں جگاتا اے کاش
شہر طیبہ میں کوئی مجھ کو بلاتا اے کاش

سبز گنبد کو نگاہوں میں بساتا اے کاش
میں بھی طیبہ کبھی جاتا کبھی جاتا اے کاش

باادب ہو کے کھڑا میں بھی درِ رحمت پر
نعت سرکار کے اشعار سناتا اے کاش

میری آنکھوں کی بصارت نہیں ہوتی مفقود
خاک طیبہ کی کبھی ان میں لگاتا اے کاش

ڈھونڈھتے پھرتے مجھے لوگ نہ ملتا پھر بھی
ان کی گلیوں میں کہیں بھول ہی جاتا اے کاش

دیکھ لیتا جو مدینے کی بہاریں واللہ
میں خوشی سے کبھی پھولے نہ سماتا اے کاش

کاش احسن کبھی صبا سوئے مدینہ جاتا
اپنا دُکھڑا درِ آقا پہ سناتا اے کاش

یاالٰہی زخم ہائے دل کے دکھلانے کا ہوش
کاش آجائے مجھے طیبہ نگر جانے کا ہوش

مست ہو کر ہر نفس رکھتے ہیں وہ سب کی خبر
"اللہ اللہ سرورِ عالم کے دیوانے کا ہوش"

ہم نے اپنا جب سرِ تسلیم خم کر ہی دیا
آپ کے در پر جھکا تب غور فرمانے کا ہوش

کب ضرورت پیش آجائے جگاتے ہی رہو
نعرۂ تکبیر پر قربان ہو جانے کا ہوش

ہم غلامانِ نبی ہو جائیں رحمت کے تلے
اوج پر ہو جائے جس دم زلف لہرانے کا ہوش

ہوش رکھ کر بھی نہیں رہتا یہاں اب ہوش میں
ہے برائے نام باقی تیرے پروانے کا ہوش

فرقت سرکار میں احسنؔ ہوا مدہوش یوں
نام لیتا ہی نہیں اب ہوش میں آنے کا ہوش

عنایت، کرم اور سخاوت کی بارش
درِ مصطفیٰ پر ہے رحمت کی بارش

میں کرتا رہا ذکرِ سرکار جب تک
برستی رہی پھر عنایت کی بارش

جہاں وردِ صلِ علیٰ ہو رہا ہو
وہاں کیوں نہ ہو خیر و برکت کی بارش

ارادہ کرے جو درِ مصطفیٰ کا
تو ہو جائے اس پر سعادت کی بارش

سرِ حشر ہوتی رہی عاصیوں پر
شفیعِ امم کی شفاعت کی بارش

اگر در پہ آقا کے جاؤں گا *احسن*
کروں گا میں اشکِ ندامت کی بارش

ص

صدقے میں جن کے ہے یہ جہاں کا نظام خاص
کشتِ سخن میں کیجیے ان کا کلام خاص

ہو کیوں نہ اس کے واسطے پھر اہتمام خاص
"بلوائے جس کو عرش پہ رب الانام خاص"

مدح و ثنا میں آپ کی کرتا ہوں رات دن
کہہ دیجیے ذرا مجھے اپنا غلام خاص

عرشِ بریں پہ جب شہہ کون و مکاں گئے
تحفے میں ان کو رب نے دیا کچھ پیام خاص

ہر امتی کو ساقیٔ کوثر بروز حشر
ہاتھوں سے خود پلائیں گے کوثر کا جام خاص

رب نے بہ طور خاص نوازا جو آپ کو
محمود ہے وہ میرے نبی کا مقام خاص

احسنؔ خلوص دل سے عقیدت کے ساتھ تم
خیر الوریٰ پہ بھیجو درود و سلام خاص

برائے نعت مرے پاس ہے قلم مخصوص
چھپا کے رکھا ہوں کاغذ بھی ایک دم مخصوص

درود پڑھتے ہوئے میں چلا مدینے کو
قدم قدم پہ مرا بن گیا قدم مخصوص

خدا کا فضل کہ تیرا شگون اچھا ہے
حلیمہ تجھ پہ عنایت ہے اور کرم مخصوص

ہمارے واسطے مخصوص جام کوثر ہے
تمھارے واسطے ہے گرچہ جام جم مخصوص

خدا کے پاس ہے معیار صرف تقویٰ کا
قسم خدا کی نہیں ہے عرب، عجم مخصوص

خوشی مناؤ کہ رب نے یہ مہربانی کی
بروزِ حشر وہی ہوں گے ذی حشم مخصوص

نکل رہا ہے پسینہ مری ندامت کا
نگاہِ لطف و کرم ہو، کرم کرم مخصوص

محمود و محمد بخدا بندۂ مخصوص
میں تو ہوں اسی بندے کا گرویدۂ مخصوص

اخلاق میں کردار میں گفتار میں بے شک
سرکار سراپا ہیں پسندیدۂ مخصوص

ہر ایک نبی کی الگ امت تو ہے لیکن
امت شہِ کونین کی ہے زبدۂ مخصوص

اے کاش میں سرکار کے روضے پہ پہنچ کر
فردوس کی کیاری میں کروں سجدۂ مخصوص

ہر آنکھ میں تو گوہر الفت نہیں ہوتا
''ہے گوہرِ الفت کے لیے دیدۂ مخصوص''

اللہ نے جس روز کیا دین مکمل
اس روز دیا آپ نے اک خطبۂ مخصوص

اے کاش کہ احسنؔ درِ سرکار پہ جائے
اور پیش کرے درد بھرا نامۂ مخصوص

خانۂ کعبہ اگر ہے سب سے خاص
شاہِ بطحا کا بھی گھر ہے سب سے خاص

اے صبا تو نامہ بر ہے سب سے خاص
لا اڑا کر کچھ اگر ہے سب سے خاص

دیکھ کر تم کو یقیں ہو جائے گا
سرورِ عالم کا در ہے سب سے خاص

شہرِ طیبہ کے حسیں گلزار میں
ہر شجر اور ہر ثمر ہے سب سے خاص

یوں تو لہجہ ہے غزل کا دل فریب
''نعت کا لہجہ مگر ہے سب سے خاص''

اور دنیا میں مذاہب ہیں مگر
دینِ احمد کی ڈگر ہے سب سے خاص

والضحیٰ والشمس پڑھ کر دیکھیے
چہرۂ خیر البشر ہے سب سے خاص

جس پہ اترا ہے کلام اللہ وہی
آخری پیغام بر ہے سب سے خاص

سرورِ کونین ہیں مختارِ حق
آپ کا علم و ہنر ہے سب سے خاص

اس جہاں میں کتنے آئے راہبر
پر ہمارا راہبر ہے سب سے خاص

شاہِ بطحا کے حسیں دربار کا
ذرہ ذرہ خوب تر ہے سب سے خاص

قصوی نامی اونٹنی سرکار کی
اک بہادر جانور ہے سب سے خاص

اللہ اللہ مومنوں کے واسطے
باغِ جنت مستقر ہے سب سے خاص

سر زمینِ کربلا کی ریت پر
زیرِ خنجر کس کا سر ہے سب سے خاص

یادِ احمد میں جو رہتا ہے مگن
وہ بشر احسنؔ بشر ہے سب سے خاص

آپ ہیں بندۂ خدا مخصوص
کوئی ہوگا نہ دوسرا مخصوص

ہر نبی کا ہے راستہ مخصوص
مصطفیٰ کا ہے نقشِ پا مخصوص

ورد جب رب نے کردیا مخصوص
وردِ صل علیٰ ہوا مخصوص

سارے عالم کی رہبری کے لئے
آپ کا راستہ ہوا مخصوص

آپ کے در سے لوٹ کر آقا
جو بھی آیا وہ ہو گیا مخصوص

کیجیے مجھ پہ اب نگاہِ کرم
ایک میں بھی ہوں بینوا مخصوص

بلبلِ سدرہ کے لئے *احسن*
سدرۃ المنتہیٰ ہوا مخصوص

ض

شمشیر تیغ و سیف نہ صمصام سے غرض
ہر لمحہ تھا رسول کو پیغام سے غرض

آقا کے اختیار میں ہیں ڈھیر سارے کام
ہم ہیں غلام ہے ہمیں احکام سے غرض

دو چار لقمے کھا کے بسر کرلی زندگی
صفہ نشیں کو کیا ہے در و بام سے غرض

دربار مصطفی میں نگاہوں کے بل چلو
دیوانوں کو نہیں ہے کسی کام سے غرض

احسنؔ کبھی بھی حکم خداوندی کے خلاف
بالکل رکھو نہ تم کسی اقدام سے غرض

ط

ہر محب محبوب کے ناز و ادا جانے فقط
رب کو آقا اور آقا کو خدا جانے فقط

مصطفیٰ کی شان و شوکت کو سمجھنا ہے محال
کون جانے کون سمجھے خود خدا جانے فقط

دردِ فرقت سہنے کی تاب و توانائی نہیں
لوگ کیا جانیں ہمارا دل ربا جانے فقط

عرش پر آقا گئے ہیں جانتے ہیں سب مگر
ان کی رِفعت کی حقیقت کبریا جانے فقط

چاند کو دو ٹکڑے احسن مصطفیٰ نے کر دیا
ساری دنیا جانتی ہے تو ہی کیا جانے فقط

ہر گھڑی ہے میرے فکر و فن میں شامل احتیاط
ہے مگر مدح و ثنا میں ان کی مشکل احتیاط

نعت لکھنے میں ہمیشہ کر تو اے دل احتیاط
''ان کے ذکرِ قرب میں لازم ہے کامل احتیاط''

حضرتِ جبریل بھی ہیں آپ کے در کے غلام
کون ہوگا آپ کے مدِ مقابل احتیاط

زائرین طیبہ تم کو واسطہ اللہ کا
راہ طیبہ میں رہے منزل بہ منزل احتیاط

جب کسی محفل میں شامل ہو گئے شاہ امم
جان و دل سے کرتے تھے سب اہل محفل احتیاط

آسماں کا چاند پل پل گھٹتا بڑھتا ہے مگر
رخ مرے سرکار کا ہے ماہِ کامل احتیاط

ظ

بالیقیں ہوگئی ہر شخص کی نعمت محفوظ
ہیں امیں آپ تو ہو کیوں نہ امانت محفوظ

نعت سرکار میں لکھتا ہوں یہی کیا کم ہے
رحم کر دیں گے تو ہو جائے گی جنت محفوظ

زندگی میں ہی شہ دیں نے بشارت دے دی
دس صحابہ کے لیے ہوگئی جنت محفوظ

اپنے اللہ سے روگرداں ہوئے ہیں جب سے
اہل ایماں کی نہیں رہ گئی عزت محفوظ

روز اول سے ابد تک جو ہے ہونے والا
لوحِ محفوظ میں سب ہے بحفاظت محفوظ

جس نے اک بار لگایا تھا مدینے کا غبار
اس کی آنکھوں میں ابھی تک ہے بصارت محفوظ

جب سے میں نعت نبی لکھنے لگا ہوں احسنؔ
عشق احمد ہے مرے دل میں نہایت محفوظ

ع

ثنائے محمد سنانے کا موقع
بہت خوب ہے فیض پانے کا موقع

عنایت عنایت عنایت ہو مولیٰ
دیارِ محمد میں جانے کا موقع

مجھے شہر طیبہ کی گلیوں میں یارب
ملے کاش چکر لگانے کا موقع

وہاں بے طلب رات دن بٹ رہا ہے
نہیں ہے نہیں گڑگڑانے کا موقع

خدا نے ہمیں بھیج کر اس جہاں میں
دیا فرض اپنا نبھانے کا موقع

لگا لے جو آنکھوں میں خاکِ مدینہ
رہے پھر نہ سرمہ لگانے کا موقع

پہنچ جائیں گے ہم مدینہ جو احسنؔ
نہ دیں گے کوئی پل گنوانے کا موقع

بنایا ہی نہیں جب رب نے اعلیٰ افضل و ارفع
جہاں میں ہو بھلا کون آپ جیسا افضل و ارفع

اٹھا کر گود میں دائی حلیمہ بولیں آقا کو
نہیں ہے تیرے جیسا کوئی بچہ افضل و ارفع

زمین و آسماں میں آپ کا ثانی نہیں کوئی
''تمامی خلق سے ہیں میرے آقا افضل و ارفع''

یہاں آدم سے عیسیٰ تک نبی جتنے بھی آئے ہیں
شہِ کونین کا ان میں ہے رتبہ افضل و ارفع

سرِ محشر کہیں گے جام کوثر پی کے ہم ''احسن''
ہے سب سے ساقیٔ کوثر ہمارا افضل و ارفع

غ

معیار کا چراغ ہے معیار کا چراغ
دل میں جلا ہے جو شہِ ابرار کا چراغ

سردارِ انبیاء شہِ ابرار کا چراغ
روشن ہے عشقِ احمد مختار کا چراغ

دونوں جہاں کے مالک و مختار کا چراغ
آئے گا کام حشر میں سرکار کا چراغ

اعدائے مصطفی جو تھے جل بجھ گئے سبھی
روشن مگر ہے آپ کے کردار کا چراغ

حب نبی کے ساتھ کرو زندگی بسر
جگ مگ رہے گا عالم انوار کا چراغ

دل میں رکھا جلا کے غلام رسول نے
طائف میں خوب محرم اسرار کا چراغ

بو بکر کی صداقت والفت کو دیکھ کر
روشن رہا ہے آپ سے دو چار کا چراغ

ہم نے نبی کے پیار میں دل کو سجا لیا
اب جل رہا ہے اس میں فقط پیار کا چراغ

کربل کی سرزمین پر اسلام کے لیے
قرباں ہوا ہے حیدرِ کرار کا چراغ

پل پل جلا کے رکھیے اگر دین کا دیا
روشن رہے گا آپ کے گھر بار کا چراغ

صدق وصفا خلوص ومحبت کے ساتھ ساتھ
تابندہ تر ہے آپ کے کردار کا چراغ

مفہوم عشق پوچھیے حبشی غلام سے
جلتا ہے کیسے ریت پہ ایثار کا چراغ

احسنؔ بروزِ حشر مجھے کوئی غم نہیں
پرنور میرے دل میں ہے سرکار کا چراغ

بن کے آئے تھے بحر و بر کا چراغ
میرے آقا زمانے بھر کا چراغ

جو ہیں بی آمنہ کے گھر کا چراغ
''نقشِ پا ان کا، رہ گزر کا چراغ''

آمدِ مصطفیٰ سے دنیا میں
ہے منور ڈگر ڈگر کا چراغ

عشقِ احمد جسے بھی ہو جائے
جل کے مہکے گا وہ اگر کا چراغ

میرے آقا کے رخ سے روشن ہے
چرخ پر شمس اور قمر کا چراغ

رب کی رحمت سے مصطفیٰ کے طفیل
جل رہا ہے مرے ہنر کا چراغ

جب سے لکھنے لگا میں نعت احسنؔ
خوب روشن ہے مستقر کا چراغ

رفتہ رفتہ گل ہوا جب کفر وظلمت کا چراغ
ہوگیا روشن جہاں میں دین وحدت کا چراغ

سب سے آخر میں جہان رنگ وبو میں مومنو!
لے کر آئے مصطفی رشد وہدایت کا چراغ

اللہ اللہ شاہ بطحا، سرور کونین کے
عاشقوں کے دل میں جلتا ہے عقیدت کا چراغ

حشر کے دن بیشک اپنی عاصی امت کے لیے
شافع محشر جلائیں گے شفاعت کا چراغ

وہ بشر گمراہ احسنؔ ہو نہیں سکتا کبھی
جس کے دل میں جل گیا قرآن وسنت کا چراغ

عشقِ احمد کا ہمیں لگ جائے داغ
پھر نہ ہرگز وہ کبھی چھٹ پائے داغ

جب مکمل طور پر چڑھ جائے داغ
پرچمِ عشقِ نبی لہرائے داغ

اب ہمیں مل جائے اذنِ حاضری
ہجر میں کیسے بھلا بھر پائے داغ

حور و غلماں ہو گیے حیرت زدہ
ہم نے اپنے جب انھیں دکھلائے داغ

غم رسیدہ جب کبھی احسؔن ہوا
دل میں اس کے نکلے کتنے ہائے داغ

ف

مجھ کو حاصل ہو الٰہی طیبہ جانے کا شرف
مصطفیٰ کے شہر میں قسمت جگانے کا شرف

جوں ہی آنکھوں میں لگایا آپ نے اپنا لعاب
مل گیا بے نور کو بینائی پانے کا شرف

آب زم زم مکّے کا اور باغ طیبہ کی کھجور
ہو میسر یا الٰہی پینے کھانے کا شرف

بستی بستی کوچہ کوچہ شہر طیبہ میں مجھے
کاش حاصل ہو مقدر آزمانے کا شرف

حشر کے میدان میں ہو امتی کے واسطے
تشنگی تسنیم و کوثر سے بجھانے کا شرف

نعت لکھتے لکھتے احسنؔ دم نکل جائے اگر
ہو شفیع المذنبیں کو منہ دکھانے کا شرف

جیسے ہے چاند سارے ستاروں سے مختلف
نبیوں میں آپ لاکھوں ہزاروں سے مختلف

شاہِ زمن کی راہ ، رہِ مستقیم ہے
سارے جہاں کی راہ گزاروں سے مختلف

آنکھوں میں آپ اپنی لگا کر تو دیکھیے
طیبہ کا ہے غبار، غباروں سے مختلف

جس اونٹنی پہ شاہ زمن ہو گئے سوار
اس کی مہار ساری مہاروں سے مختلف

عشاق مصطفی جسے رشکِ ارم کہیں
"ان کا دیار سارے دیاروں سے مختلف"

جنت کا شائبہ نہیں مل پائے گا اسے
جو چل رہا ہے ان کے اشاروں سے مختلف

دامن میں اپنے مجھ کو چھپا لیجیے حضور
میں ہوں تمام درد کے ماروں سے مختلف

کہہ دیتے کاش خواب میں آ کر وہ ایک بار
احسنؔ ہے سب قصیدہ نگاروں سے مختلف

جب رواں ہونے لگے حجاج کعبہ کی طرف
عاشقوں کا دل ہوا مائل مدینہ کی طرف

حضرتِ جبریل سدرہ سے انھیں تکتے رہے
چل پڑے سرکار جب عرشِ معلیٰ کی طرف

جب انھیں دائی حلیمہ نے اٹھایا گود میں
مسکرائے دیکھ کر آقا حلیمہ کی طرف

روشنی کے واسطے صبح و مسا لیل و نہار
جھانکتے ہیں مہر و مہ ان کے کفِ پا کی طرف

میری کشتی کو لگا دے اب کنارے یا خدا
لے نہ جائے مجھ کو طوفاں موجِ دریا کی طرف

ق

مصطفی کے در پہ اب جانے کا حق
زخم دل مل جائے دکھلانے کا حق

پڑھ کے پہلے دیکھیے قرآن میں
پھر سمجھیے اپنے بیگانے کا حق

عشق احمد میں جلو جلتے رہو
چھین لو جل جل کے پروانے کا حق

فی سبیل اللہ جو بھی ہے فنا
ہے اسی کو مر کے جی جانے کا حق

آیت ''لاتمش'' کی تفسیر پڑھ
پھر نہیں چلنے میں اترانے کا حق

سنت نبوی پہ جو چلتا ہے بس
ہے اسی کو حق پہ کہلانے کا حق

سب فرشتوں میں فقط جبریل کو
ہے ملا پیغامِ حق لانے کا حق

کون ادا کر پائے ان کے ماسوا
بے کس و مفلس کو اپنانے کا حق

پا لیا سدرہ نشیں نے آپ کا
تلوہ پیشانی سے سہلانے کا حق

امتی کو حشر میں دیں گے نبی
جام کوثر نوش فرمانے کا حق

جب جب احسنؔ تم لکھو نعتِ نبی
شکر رب کا ہے بجا لانے کا حق

باغ طیبہ میں ذرا دیکھ لے چل کر عاشق
زندگی کیسے گزاریں گے اچھل کر عاشق

دیکھنے والوں نے دیکھا جو مدینے جا کر
ہر جگہ آئے نظر بھیس بدل کر عاشق

پا پیادہ درِ سرکار پہ ارمان لیے
با ادب آتے ہیں ہر سمت سے چل کر عاشق

ہر گھڑی اپنی نگاہوں کو جھکائے رہنا
''یہ مدینہ ہے مدینہ ہے سنبھل کر عاشق''

ہم اسے کیوں نہ مقدر کا سکندر سمجھیں
خاک ہو جائے اگر عشق میں جل کر عاشق

کوئی بیکار عمل کرنے سے حاصل کیا ہے
زندگی ہے تو کوئی حسن عمل کر عاشق

تجھ کو اللہ تعالی کی قسم ہے احسنؔ
دین کے کام میں ہر آن پہل کر عاشق

اگر تو چاہتا ہے رب تعالی کی رضا عاشق
خدا کے ساتھ محبوبِ خدا کی کرشنا عاشق

ہر اک جانب سے صبح وشام سے آواز آتی ہے
زمانہ ہے نبی کے گیسوئے خمدار کا عاشق

نہ جانے کتنے در کی ٹھوکریں کھانے کے بعد آقا
تمھارے در پہ جا کر رو پڑا بے ساختہ عاشق

سنو اے دنیا والو میں علی الاعلان کہتا ہوں
''مقدر کا سکندر ہے مرے سرکار کا عاشق''

ترے محبوب کے دربار میں اب حاضری دینے
چلا ہے سوئے طیبہ لڑکھڑاتا یا خدا عاشق

درِ سرکار پر مجھ کو تڑپتا دیکھ کر احسنؔ
کہا سب نے یہی ہے مصطفی کا باوفا عاشق

ک

ابن عبداللہ کے جیسا نہ دیکھا آج تک
آمنہ کے لعل کا دوجا نہ دیکھا آج تک

دیکھنے والوں نے کتنے روضے دیکھے ہیں مگر
سبز گنبد سا کوئی روضہ نہ دیکھا آج تک

سرور کونین شاہ انبیا جیسا کوئی
مالک جود و سخا شانہ دیکھا آج تک

یوں تو ابراہیم و عیسیٰ اور موسیٰ ہیں مگر
سید عالم کا ہم پایہ نہ دیکھا آج تک

لاکھ دنیا کے مناظر ہم نے دیکھے ہیں مگر
آہ میں نے گنبد خضری نہ دیکھا آج تک

جس طرف آقا گئے بادل ادھر کو گھر گئے
ہاں کسی نے آپ کا سایہ نہ دیکھا آج تک

جب سے احسنؔ ہے ثنائے مصطفیٰ میں منہمک
اس کا چہرہ میں نے افسردہ نہ دیکھا آج تک

اپنے سرکار کا منظورِ نظر ہونے تک
نعت لکھتا رہوں تا عمر اثر ہونے تک

اپنے دل کو میں مدینہ تو بنا لوں پہلے
چھوڑ دو دل کو مرے طیبہ نگر ہونے تک

اب تسلی بھی تو بے صبر سی لگتی ہے مجھے
"دل کا کیا رنگ کروں خونِ جگر ہونے تک"

میں کہ مایوس زمانے میں ہوا ہوں پھر بھی
آس ہے ان کی عنایت کی نظر ہونے تک

آج تک ہو نہ سکی کوئی تمنا پوری
کون جیتا رہے سرخاب کا پر ہونے تک

حشر کے دن وہ اگر مجھ کو اجازت دیدیں
جام کوثر میں پیوں شیر و شکر ہونے تک

سالہا سال سے میں ہجر میں رہ کر احسنؔ
منتظر بیٹھا ہوں آقا کی نظر ہونے تک

ربِّ کریم ایک ہے اس کا ہے خاص یار ایک
رب نے بنایا یار کو دین کا تاجدار ایک

دین خدا کو تقویت مل گئی پھر کمال کی
ہو گئے جب حضور کے اپنے وہ چار یار ایک

ظلم و ستم نہ ڈھائے کوئی میرے حال زار پر
طیبہ کی سرزمیں پہ ہے میرا بھی غمگسار ایک

بخشا خدائے پاک نے جس کو عروج ہے وہی
''دولتِ کائنات کا خسروِ نامدار ایک''

اپنی مثال آپ ہے اس کی مثال ہے کہاں
پل میں گیا جو عرش پر ایسا ہے شہسوار ایک

پہنچے ہیں آپ طیبہ کے گردو نواح میں اگر
نعرۂ حق لگائیے جوش میں زوردار ایک

خونِ جگر نکال کر لکھے جو نعتِ مصطفی
احسنؔ بے نوا ہے وہ شاعرِ دل فگار ایک

یہی تو حق ہے حقیقت ہے نکتۂ لولاک
ظہورِ حق و صداقت ہے نکتۂ لولاک

وفا، خلوص، محبت ہے نکتۂ لولاک
مرے حضور کی عظمت ہے نکتۂ لولاک

سرور و کیف و مسرت ہے نکتۂ لولاک
بہارِ باغِ رسالت ہے نکتۂ لولاک

کسے مجال کہ سمجھے سبھی رموز اس کے
کہاں کہاں نہ سرایت ہے نکتۂ لولاک

دلیل اب تو کوئی اور مل نہیں سکتی
''مرے کلام پہ حجت ہے نکتۂ لولاک''

یہ شش جہات ہمیں جو دکھائی دیتا ہے
زمین و گردوں کی زینت، ہے نکتۂ لولاک

ہے عرش و فرش پہ بہرِ چانبِ رحمت کا
مکان و لامکاں رحمت ہے نکتۂ لولاک

حدیث قدسی سے یہ بات صاف ظاہر ہے
وہی تو باعثِ رحمت ہے نکتۂ لولاک

زمانہ کچھ بھی نہ ہرگز بگاڑ پائے گا
ہمارے دل پہ عبارت ہے نکتۂ لولاک

اگر تو سایۂ رحمت میں آگیا احسنؔ
ترے لیے وہ رعایت ہے نکتۂ لولاک

کتنا بڑا سہارا ہے وردِ درود پاک
ہر درد کا مداوا ہے وردِ درود پاک

اس کو نصیب ہوگی شفاعت حضور کی
کثرت سے جو بھی کرتا ہے وردِ درود پاک

رنج والم میں دکھ میں مصیبت میں قہر میں
ہر وقت کام آتا ہے وردِ درود پاک

قرآن میں بیاں ہے فضیلت درود کی
رب العلیٰ کا تحفہ ہے وردِ درود پاک

لیل ونہار صبح ومسا ہر گھڑی پڑھو
رحمت کا اک وسیلہ ہے وردِ درود پاک

اک بار آزما کے اسے دیکھیے ذرا
ہر اک مرض کا نسخہ ہے وردِ درود پاک

٭ احسن ٭ حضور پاک کے دیدار کے لیے
سب سے عظیم تحفہ ہے وردِ درود پاک

کون ہے جس کو نہیں وہ بھاتی خاک
یعنی شہرِ طیبہ کی سوغاتی خاک

کاش طیبہ سے صبا لے آتی خاک
''کوچۂ سرکار کی مل جاتی خاک''

ناز ونخرے بھی ہمیں دکھلاتی خاک
جب درِ سرکار کی مسکاتی خاک

آنکھوں کا سرمہ بنا لیتا اسے
ان کے در کی ہاتھ اگر آجاتی خاک

تم سلیقے سے اگر رکھتے اسے
ہر مرض میں پھر تمھیں کام آتی خاک

جھومتا فرطِ خوشی سے ہر کوئی
کفر وظلمت کی اگر اڑ جاتی خاک

کاش احسنؔ بھی وہیں مدفون ہو
سب کو طیبہ کی نہیں مل پاتی خاک

گ

کیا لکھوں آج مدح و ثنا سے الگ
اپنے آقا کے جود و سخا سے الگ ہونا چاہیے

وہ ہوا بارگاہِ خدا سے الگ
''ہو گیا جو درِ مصطفیٰ سے الگ''

رحمتِ دو جہاں وجہ کون و مکاں
آپ کی ذات کل انبیا سے الگ

بالیقیں ہے مدینے کی آب و ہوا
ساری دنیا کی آب و ہوا سے الگ

اپنی ضد پر ابو جہل بھی ہو گیا
نقش پائے حبیب خدا سے الگ

در حقیقت نہیں ہے وہ مومن کبھی
جو رہے ان کے شوق لقا سے الگ

کر نہ دے آپ کی عاقبت کو خراب
خود کو رکھیے ذرا سر پھرا سے الگ

ماں کے قدموں کے نیچے ہے باغِ بہشت
ہے بھلا کون ماں کی دعا سے الگ

اس سے ہرگز نہ راضی ہوئے مصطفیٰ
جب ہوا کوئی ذی اقربا سے الگ

دیکھ احسنؔ اٹھا کر نظر چار سو
کون ہے رحمت کبریا سے الگ

اوقات اپنی دیکھ لے اس سے سوا نہ مانگ
دو گز زمین کے لیے ارض و سما نہ مانگ

ہے مستجاب ان کے وسیلے سے ہر دعا
"بے واسطہ نبی کے خدا سے دعا نہ مانگ"

جب تو مریضِ عشقِ رسالت مآب ہے
اللہ سے تو اپنے مرض کی شفا نہ مانگ

دست دعا اٹھا کے خدا کے حضور میں
اپنے لیے مدینے میں اک آشیانہ مانگ

ہر اک دعائے خیر وہ سنتا ضرور ہے
اللہ سے ہمیشہ دعا و الٰہا نہ مانگ

اپنے کرم سے کر دے خطا میری در گذر
مجھ سے حساب میری خطا کا خدا نہ مانگ

احسنؔ تو اپنے دست دعا کو اٹھا اگر
سب کے لیے تو مانگ خدا را جدا نہ مانگ

ہر ایک پل اسی دھن میں رہا کریں ہم لوگ
خدا کی حمد، نبی کی ثنا کریں ہم لوگ

قدم قدم پہ نبی سے وفا کریں ہم لوگ
رضائے مولیٰ کی سنت ادا کریں ہم لوگ

درود پاک زباں پر سدا رہے جاری
جہاں بھی ذکرِ شہِ انبیا کریں ہم لوگ

فضول باتوں میں رہنے سے فائدہ کیا ہے
''چلو رسولِ خدا کی ثنا کریں ہم لوگ''

ہو اپنے لب پہ سدا لا الہ الا اللہ
دعا کریں تو یہی بس دعا کریں ہم لوگ

خدائے وحدہٗ جس روز استطاعت دے
زیارتِ درِ خیرالوریٰ کریں ہم لوگ

اگر حبیب خدا سے ہمیں محبت ہے
درودِ پاک ہمیشہ پڑھا کریں ہم لوگ

ہمارا دین بھی ایمان بھی سلامت ہے
خدا کا شکر مسلسل ادا کریں ہم لوگ

تمام نیک تمنا قبول ہو جائے
بصد خلوص خدا سے دعا کریں ہم لوگ

لگا کے نعرۂ تکبیر کی صدا احسنؔ
خدا کی راہ میں خود کو فنا کریں ہم لوگ

ل

جس کو رسول پاک سے الفت ہے بے مثال
دنیا میں اس کی ہر گھڑی عزت ہے بے مثال

آدم سے عیسیٰ تک نبی آئے بہت مگر
اُمی لقب کی سب سے نبوت ہے بے مثال

اس بے نیاز کا بھلا کس کو خیال ہے
کون و مکاں میں جس کی حکومت ہے بے مثال

نعت رسول پاک رقم کر کے دیکھیے
عشق نبی میں اس کی ضرورت ہے بے مثال

احسنؔ نہ کام آئیں گی دنیا کی دولتیں
ایمان، زہد و تقویٰ کی دولت ہے بے مثال

کیوں نہ ہو بھلا اُس میں مرضیِٔ خدا شامل
جس میں شاہِ بطحا کی ہوگئی رضا شامل

بس گئے مرے دل میں جب کہ سرورِ عالم
اس میں ہو بھلا کیسے کوئی دوسرا شامل

زندگی وہی تو ہے زندگی حقیقت میں
ہوگیا محمد کا جس میں نقش پا شامل

ان کی ذات اقدس کو کیسے بھول جاؤں میں
دل کی دھڑکنوں میں وہ رہتے ہیں سدا شامل

میں تو ایک عاصی ہوں پھر بھی ہے یقیں مجھ کو
میری ہر دعا میں ہے ان کا آسرا شامل

نعت گوئی آقا کی یوں ہی میں نہیں کہتا
میرے فکروفن میں ہے رحمت خدا شامل

بارگاہِ رب میں ہو کیوں دعا قبول احسؔن
جب ترے عمل میں ہے ہر گھڑی ریا شامل

بیاں طیبہ کا جب ہوتا ہے اٹھلاتا ہے میرا دل
خوشی سے جھومتا ہے اور مسکاتا ہے میرا دل

زباں ورد درود پاک جب کرتی ہے مستی میں
یقیں مانو اے لوگو وجد میں آتا ہے میرا دل

نبی کے روضۂ اقدس کی جس دم بات چھڑتی ہے
''نظر کو دید کے آداب سمجھاتا ہے میرا دل''

نہ جانے رب مجھے کس ہاتھ میں اعمال نامہ دے
اسی کی فکر میں دن رات گھبراتا ہے میرا دل

شہہ لولاک کی توصیف میں کرتا ہوں جب احسنؔ
مدینے کی گلی میں سیر فرماتا ہے میرا دل

ہوکر اسیرِ خانۂ زندان یا رسول
کرتا ہوں میں نثار دل وجان یا رسول

ہر پل ہمارے دل میں ہے ارمان یارسول
چھوٹے کبھی نہ آپ کا دامان یارسول

لعلِ یمن ہیں آپ کے رخسار اور لب
دُرِّ عدن ہیں آپ کے دندان یارسول

کرنے لگا ہوں مدح وثنا جب سے میں رقم
جاری ہے مجھ پہ آپ کا فیضان یارسول

محتاج سارے جنّ وبشر کیوں نہ ہوں بھلا
جبریل جب ہیں آپ کے دربان یارسول

در پر تمہارے حاضری دینے کے واسطے
طاری ہے مجھ پہ ہر گھڑی وجدان یا رسول

میری طرف نگاہِ کرم کیجیے حضور
عاصی ہوں اس لیے ہوں پشیمان یا رسول

جن و بشر ملائکہ کون و مکان سب
کس پر نہیں ہے آپ کا احسان یا رسول

بیٹھا ہوں گھر پہ چشم کرم کا ہوں منتظر
تیار میرا ہوگیا سامان یا رسول

احسنؔ سرائے فانی سے جس وقت بھی چلے
ہو ساتھ اس کے دولتِ ایمان یا رسول

حد درجہ ان کی یاد میں ہے بے قرار دل
فرقت میں میرا ہو گیا ہے تار تار دل

وردِ درود سے یہ بصد ذوق ہو گیا
آقائے نامدار پہ میرا نثار دل

کیف و سرور کا مرے عالم نہ پوچھیے
طیبہ میں بس رہا ہے مرا ہوشیار دل

لیل و نہار صبح و مسا ہو کہ ایک پل
"سرکار کے کرم کا ہے امیدوار دل"

لکھنے لگا ہے میم پہ حا میم اور دال
جب سے ہوا ہے میرا قصیدہ نگار دل

یارب ہو کچھ مداوا دلِ ناصبور کا
تنہائیوں میں روتا ہے بے اختیار دل

دل بھی عجیب چیز ہے دل میں سمائے ہے
کرتا ہے جب سلیقے سے دل کا شکار دل

رنج والم کے قہر نے بیتاب کردیا
اب چاک چاک ہونے لگا آر پار دل

دو چار دل کی بات سناتے ہو کس لیے
قربان مصطفی پہ ہیں لاکھوں ہزار دل

دنیائے بے ثبات سے جس دم چلے حضور
اپنے پرائے سب کے ہوئے سوگوار دل

احسنؔ اگر خدا کی رضا چاہیے تو پھر
اپنا گریباں جھانک تو اپنا نہار دل

واللہ اس قدر ہے وہ مہکی مثال گل
گویا ردائے سرور عالم ہے شال گل

یہ معجزہ تو دیکھیے اس پائے ناز کا
"پامال جلوۂ کف پا ہے جمال گل"

تشریف جس میں لائے ہیں آقائے نامدار
اے دوستو کہو تم اسے ماہ وسال گل

محبوب کردگار ، رسول کریم کے
رخسار ولب ہیں نازشِ حسن وجمال گل

ان کی نوازشات کا عالم نہ پوچھیے
جس کو ملا ملا اسے بیشک نوال گل

دست کرم میں ان کے کوئی گل جب آگیا
کرنے لگا حضور سے اظہارِ حال گل

لینے کو مستعار پسینہ حضور کا
احسنؔ ، دراز کرتا ہے دستِ سوال گل

رسولِ پاک کا شیدا ہوا دل
درودِ پاک پڑھتے سو گیا دل

نبی کے عشق میں کیجے فنا دل
''طریقِ عشق میں ہے رہنما دل''

تصور میں بسا ہے شہرِ طیبہ
مدینہ بن گیا ہے اب مرا دل

میں ان پر ہر نفس قربان جاؤں
وہ جن کا ہے بڑا درد آشنا دل

مدینہ آ رہا ہے سیر کرنے
ذرا دروازہ اپنا کر تو وا دل

ستاتی ہے انھیں جب یادِ آقا
قصیدہ بردہ پڑھتے ہیں عنادل

خیالِ گنبدِ خضری میں لے آ
ردیف اچھی تو عمدہ قافیہ دل

ثنائے مصطفی میں غرق ہو کر

بڑھا لے اب تو اپنا ذائقہ دل
مدینے کی مجھے جب یاد آئی
تو پھر کرنے لگا آہ و بکا دل

صبا جا کر درِ اقدس پہ کہنا
مرا کیوں ہو بھلا بے آسرا دل

جہنم کا اگر ہے خوف تجھ کو
خدا کے سامنے اپنا جھکا دل

وضو کے ساتھ صبح و شام احسنؔ
نمازِ پنج گانہ میں لگا دل

جبین محبت جھکانے کے قابل
یہ دنیا نہیں لو لگانے کے قابل

ثنا آپ کی جو رقم کر رہا ہوں
یہی تو ہے سب کو سنانے کے قابل

بسا ہے جو عشق نبی میرے دل میں
"کہاں میرا دل اس خزانے کے قابل"

صبا راز دل تو انھیں کو بتانا
نہیں اور کسی کو بتانے کے قابل

نگاہ کرم کیجیے ہم پہ آقا
ابھی ہم نہیں منہ دکھانے کے قابل

نہیں ہے نہیں یا خدا کوئی میرا
غم زندگی بھول جانے کے قابل

خدا جانے کب تک یہ *احسن* بنے گا
در مصطفی پر بلانے کے قابل

زلف ولب ورخسار کہ دندان ودہن پھول
سرکار دوعالم کا سراپا ہے بدن پھول

کیوں ہو نہ بھلا ان کی ہر اک بات نرالی
جب ہیں شہ ابرار کے گفتار و سخن پھول

خوشبو میں ہر اک لمحہ نہائے ہوئے بیشک
گلزار نبی کے سبھی رہتے ہیں مگن پھول

طیبہ کی زمیں رشک جناں ہوگئی جس میں
''سرتا بہ قدم ہے تن سلطان زمن پھول''

محبوب خدا مکے سے جب آگیے یثرب
طیبہ کے مکینوں کا ہوا چال چلن پھول

کرتے ہیں بصد شوق جو مدحت شہ دیں کی
میری تو نظر میں ہیں وہ ارباب سخن پھول

احسنؔ ہے بنا جب سے مرا سینہ مدینہ
عشق شہ ابرار میں تن پھول ہے من پھول

م

لاکھ مجرم ہیں، خطا کار، سیہ کار ہیں ہم
چاہے جو بھی ہیں غلامِ شہِ ابرار ہیں ہم

کوئی سمجھے نہ ہمیں یار کہ بے کار ہیں ہم
''عشقِ سرکارِ مدینہ میں گرفتار ہیں ہم''

دین و ایماں پہ کبھی آنچ نہ آنے دیں گے
باندھ کے سر پہ کفن ہر گھڑی تیار ہیں ہم

اپنے اخلاق سے جیتی ہے لڑائی ہم نے
دیجیے داد ہمیں داد کے حقدار ہیں ہم

دینِ وحدت کو نہیں آنکھ دکھائے کوئی
سیف ہیں تیر ہیں شمشیر ہیں تلوار ہیں ہم

درد کے مارے، ہوئے غم کے ستائے احسنؔ
ہجرِ آقا میں پریشانی سے دوچار ہیں ہم

با وضو ہوکر شبہ ابرار ہم
لکھ رہے ہیں نعت کے اشعار ہم

لے کے چل جلدی مدینے اے صبا
عشق احمد میں ہوئے بیمار ہم

کیوں نہ ہوگی آرزو پوری سبھی
طیبہ جائیں گے اگر اس بار ہم

آخرت کی کرلیں اب تیاریاں
اس جہاں میں الجھے ہیں بےکار ہم

حشر میں تسکین دل کے واسطے
سر پہ رکھ لیں آپ کی پیزار ہم

ہم وفادار نبی ہیں دوستو
ہو نہیں سکتے کبھی غدار ہم

ہم اگر احسنؔ مدینہ جائیں گے
پھر نہ لوٹیں گے کبھی گھر بار ہم

دو جہاں میں سب سے اعلیٰ الصلوۃ والسلام
یعنی اونچی شان والا الصلوۃ والسلام

وقتِ صبح صادق آیا الصلوۃ والسلام
آمنہ بی بی کا جایا الصلوۃ والسلام

اہل طیبہ نے پکارا الصلوۃ والسلام
آگیا مونس ہمارا الصلوۃ والسلام

آپ کی شان کریمی کے سبھی محتاج ہیں
آپ کے سب زیر سایہ الصلوۃ والسلام

آمد سرکار جس دم اس جہاں میں ہوگئی
ہوگیا ہر سمت اجالا الصلوۃ والسلام

مفلس و نادار بیوہ اور مظلوم و یتیم
سب نے تجھ سے فیض پایا الصلوۃ والسلام

ایک پیالہ دودھ سے ستر صحابہ مست تھے
واہ کیا معجزہ تھا الصلوۃ والسلام

میرے رب نے اول اول نور جو پیدا کیا
سب سے آخر میں وہ آیا الصلوۃ والسلام

میرے آقا آگئے جس وقت غارِ ثور میں
تن گیا مکڑی کا جالا الصلوۃ والسلام

عرش سے تا فرش تیری ذات کی ہے دسترس
تیرا ہے سب دیکھا بھالا الصلوۃ والسلام

ہر مرض سے پاک بالکل ہو گیا واللہ میں
جب سے پڑھتا ہوں وظیفہ الصلوۃ والسلام

اہل ایماں نے پڑھا جس وقت بھی ان پر درود
کرلیا ایمان تازہ الصلوۃ والسلام

ہے زمیں پر کس کا چرچا اور کس کا عرش پر
تیرا ہی ہے بول بالا الصلوۃ والسلام

اک یہودی کی خبر سے گونج اٹھی یہ صدا
آگیا وہ نور والا الصلوۃ والسلام

لامحالہ آپ کا نورانی چہرہ دیکھ کر
چاند کو بھی رشک آیا الصلوۃ والسلام

اپنا ہو یا غیر وہ تو ہر کسی کے واسطے
ابر رحمت بن کے چھایا الصلوۃ والسلام

حشر کے میدان میں احسنؔ تمھارے واسطے
مصطفی کا ہے سہارا الصلوۃ والسلام

خود کو اسیرِ کاکلِ پیچاں کریں گے ہم
ایسے مہیا عشق کا ساماں کریں گے ہم

عشقِ نبی سے دل کو درخشاں کریں گے ہم
''خونِ جگر سے خاطرِ مژگاں کریں گے ہم''

دربارِ مصطفیٰ میں پہنچ کر ادب کے ساتھ
جالی پکڑ کے روضے کی گریاں کریں گے ہم

خیرالوریٰ کو اپنا سنائیں گے حالِ دل
اپنے تمام درد کا درماں کریں گے ہم

حاصل اگر ہو ذرۂ پیزارِ مصطفیٰ
کیوں آرزوئے لعلِ بدخشاں کریں گے ہم

مہمان داری شہرِ نبی کی ہے بے مثال
کس روز تیرہ بختی کو مہماں کریں گے ہم

احسنؔ ہماری حاضری ہو جائے جب کبھی
خود کو درِ رسول پہ قرباں کریں گے ہم

تاجدار انبیا، خیر الوری پر صبح و شام
دم بدم بھیجو درود اور دم بدم بھیجو سلام

اے شہ لولاک، محبوب خدا، خیر الانام
آپ کے در پر کھڑا ہے آپ کا ادنی غلام

کون بہتر جانتا ہے حق تعالی کے سوا
آپ کی ہے شان کیا اور آپ کا ہے کیا مقام

خالق کونین کے بعد آپ کا ہے مرتبہ
آپ کی ذات گرامی قابل صد احترام

اے شہ جود و سخا، شاہ زمن، امی لقب
لامکاں میں آپ ہی رب سے ہوئے ہیں ہم کلام

صدق دل سے کلمۂ توحید جس نے پڑھ لیا
کر دیا اللہ نے اس شخص پر دوزخ حرام

ن

وردِ صلِّ علیٰ ہوا روشن
جب ہوا ذکر مصطفیٰ روشن

شہر مکہ میں آمنہ کا چاند
پیر کو صبح دم ہوا روشن

گیسو و چشم و لب منور ہیں
ان کے رخسار، دست و پا روشن

نور سرکارِ دو جہاں کے طفیل
''آج چہرہ ہے دین کا روشن''

آپ جس سمت سے بھی گزرے ہیں
آج تک ہے وہ راستہ روشن

قلب ویراں میں یا خدا کر دے
ان کی الفت کا آئنہ روشن

عشق احمد میں تم کرو احسنؔ
نعت گوئی کا اک دیا روشن

محبوبِ کردگار کے جیسا کوئی نہیں
سچ پوچھیے تو آپ سے اچھا کوئی نہیں

دنیا میں یوں تو آئے بہت سارے انبیا
لیکن حضور آپ کے جیسا کوئی نہیں

محبوب کبریا شہ ابرار کے سوا
ہم بے کسوں کا ماویٰ وملجا کوئی نہیں

آقا شفیع حشر ہیں پھر کیا ہے غم ہمیں
کیسے کہیں ہمارا سہارا کوئی نہیں

ایمان کہہ رہا ہے یہ میرا بصد خلوص
"بے شک مرے حضور کے جیسا کوئی نہیں"

واللہ ذات احمد مرسل کے ماسوا
احسنؔ! گیا ہے عرشِ معلیٰ کوئی نہیں

ان کے شایان شان کی باتیں
لکھ شہِ دو جہان کی باتیں

چھوڑ کر باتیں اب تشدد کی
کیجے امن و امان کی باتیں

ہیں خداوندِ دو جہاں کے ساتھ
مصطفی کے بکھان کی باتیں

بھول پائیں گے ہم بھلا کیسے
آپ کے خاندان کی باتیں

اہل ایماں ہیں آپ بھی احسنؔ
کیجیے خوب دان کی باتیں

تم جا کے دیکھو یار مدینہ شریف میں
موسم ہے پر بہار مدینہ شریف میں

ہے کون ذی وقار مدینہ شریف میں
ہم سب کا تاجدار مدینہ شریف میں

ہر بے کس و غریب کے دن رات منتظر
رہتے ہیں غمگسار مدینہ شریف میں

آقائے نامدار سے دکھڑا سنا کے ہم
روئیں گے زار زار مدینہ شریف میں

اے ساتھیو! وہیں پہ ہمیں چھوڑ دینا تم
چڑھ جائے جب خمار مدینہ شریف میں

احسنؔ غمِ حیات میں کب تک رہے صبا
لے چل تو ایک بار مدینہ شریف میں

درودِ پاک جو ہم ورد کرنے لگتے ہیں
فرشتے سن کے فلک سے اترنے لگتے ہیں

مہکنے لگتی ہے ہر سمت آپ کی خوشبو
حضور جس بھی گلی سے گزرنے لگتے ہیں

سویرے اٹھ کے خدا کا جو نام لیتا ہوں
قسم خدا کی مرے دن سنورنے لگتے ہیں

مدینے والے کا جب نام یاد آتا ہے
یقین مانو مرے زخم بھرنے لگتے ہیں

بصد خلوص جبین نیاز کے صدقے
سبھی نمازی کے چہرے نکھرنے لگتے ہیں

قدم قدم پہ مقدر بھی ساتھ دیتا ہے
جہاں میں رہ کے جو تدبیر کرنے لگتے ہیں

لحد میں جانے سے پہلے خوشی خوشی احسنؔ
شب وصال کے سب زخم بھرنے لگتے ہیں

بزم رسولِ پاک سجانے میں دیر کیوں
عشق نبی کا دیپ جلانے میں دیر کیوں

دربار مصطفی پہ مقدر کو ناز ہے
پھر تو اسے جگانے بنانے میں دیر کیوں

جب سامنے وہ گنبد خضریٰ ہے آپ کے
اپنی پناہ گاہ بنانے میں دیر کیوں

تم نے بصد خلوص وضو کر لیا ہے جب
رب کے حضور سر کو جھکانے میں دیر کیوں

دربارِ مصطفی سے بلاوا جب آگیا
تم کو درِ رسول پہ جانے میں دیر کیوں

کہتے ہیں اپنے آپ کو ہم عاشقِ رسول
دل سے حسد غرور مٹانے میں دیر کیوں

وقت اذاں ہے جلدی مؤذن اذان دے
شیطاں کو شہر بدر کرانے میں دیر کیوں

تمنا ہے یہی اپنی کہ اب قیدی کی صورت میں
پہنچ جائیں کسی دن ہم بھی دربارِ رسالت میں

متاعِ زندگی کا مومنو احسن نمونہ ہے
محمد مصطفیٰ صلِ علیٰ کی پاک سیرت میں

اگرچہ مصطفیٰ صل علیٰ اُمی لقب ٹھہرے
مگر ان کا کوئی ثانی نہیں علمی لیاقت میں

شکم پر باندھ کر پتھر کھلایا غیر کو لیکن
کمی ہونے نہیں دی آپ نے جود و سخاوت میں

پہنچ کر مسجد اقصیٰ میں آقا نے شبِ اسریٰ
پڑھائی سارے نبیوں کو نماز اپنی امامت میں

دعا کرتے ہیں ہم بھی دست بستہ ہر گھڑی یارب
بسر ہو زندگی بس دین و ایماں کی حفاظت میں

شبانہ روز میرا مشغلہ ہے آج کل احسنؔ
ثنائے مصطفیٰ کرتا ہوں بے شک پہلی فرصت میں

کچھ لوگ ادھر اور ادھر دیکھ رہے ہیں
ہم گنبد خضریٰ کو مگر دیکھ رہے ہیں

کیوں پوچھتے ہو ہم سے کدھر دیکھ رہے ہیں
جس سمت ہیں سرکار اُدھر دیکھ رہے ہیں

دیوانے ہیں دیوانے ہیں دیوانے ہم ان کے
وہ تو ہمیں مخمور نظر دیکھ رہے ہیں

کب چاند ہوا ٹکڑے مگر آج بھی سب لوگ
انگشت شہادت کا اثر دیکھ رہے ہیں

بے شک ہیں وہ رحمت کے حصاروں میں ہمیشہ
جو شہر نبی شام و سحر دیکھ رہے ہیں

قسمت کے دھنی ہیں وہ کبوتر جو شب و روز
سرکار دو عالم کا نگر دیکھ رہے ہیں

اے بادِ صبا جا کے تو کہہ دینا کہ احسنؔ
دن رات مدینے کی ڈگر دیکھ رہے ہیں

کلام پاک میں روشن دلیل ہے کہ نہیں
مرے رسول کی صورت جمیل ہے کہ نہیں

خدا کے بندے، غلامانِ مصطفی ہیں ہم
ہمارے واسطے ہی سلسبیل ہے کہ نہیں

میں لڑکھڑاتا ہوا پاپیادہ نکلا ہوں
"مدینہ جانے کی کوئی سبیل ہے کہ نہیں"

جو سن کے نامِ محمد اگر پڑھے نہ درود
بتایئے تو سہی وہ بخیل ہے کہ نہیں

رخ رسول کو جابر نے دیکھ کر یہ کہا
یہ چاند سے بھی حسین و جمیل ہے کہ نہیں

خدا کے سامنے میدانِ حشر میں افضل
شفیعِ حشر ہمارا وکیل ہے کہ نہیں

مدینہ جانے سے پہلے ہی دیکھ لے تو صبا
غمِ حضور میں احسنؔ علیل ہے کہ نہیں

عشق و وفا خلوص کا پیکر بنوں گا میں
شاہِ امم کے نقشِ قدم پر چلوں گا میں

دنیائے رنگ و بو میں رہوں یا کہ حشر میں
سرکارِ دو جہاں کا سدا دم بھروں گا میں

ہر زائر مدینہ یہ کہتا ہے بار بار
طیبہ کی سرزمین پہ جا کر بسوں گا میں

آئے گا جب بلاوا نبی کے دیار سے
آنکھوں کے بل خراماں خراماں چلوں گا میں

دربار مصطفی میں پہنچ کر بصد خلوص
اپنے بدن پہ خاکِ شفا پھر ملوں گا نہیں

وردِ درودِ سرورِ عالم کے ساتھ
تسبیح فاطمہ کا وظیفہ پڑھوں گا میں

توفیق دے خدائے تعالیٰ اگر مجھے
ہر موڑ پر گناہ سے احسنؔ بچوں گا میں

وہ اگر بن کے جہاں بھر میں مہک جاتے ہیں
جو ثنا خوانِ محمد ہیں چمک جاتے ہیں

پھر کبھی باری نہیں آتی دوبارہ ان کی
مرے سرکار کے در پر جو ملک جاتے ہیں

خوشبو یہ ان کے بدن کی ہے کہ سبحان اللہ
جب وہ چلتے ہیں تو کوچے بھی مہک جاتے ہیں

ڈوب کر عشق حقیقی میں ذرا تم دیکھو
عشق احمد میں تو آنسو بھی ٹپک جاتے ہیں

اب تو عشاق بھی ہوتے ہیں غضب کے پیارے
"عشق کی راہ میں چلتے ہوئے تھک جاتے ہیں"

جب ترنم سے کبھی نعت نبی پڑھتا ہوں
بزم سرکار کے ماحول گمک جاتے ہیں

یاد ان کی مجھے احسنؔ جو ستاتی ہے کبھی
بے تامل مرے شانے بھی پھڑک جاتے ہیں

دور ہم دل کی تیرگی کرلیں
نور احمد سے روشنی کرلیں

نعت گوئی قبول ہو اپنی
رب سلم کو جب لڑی کرلیں

تو ہمیں وہ کمال دے یارب
خوشنما اپنی زندگی کرلیں

واہ کیا ان کی مسکراہٹ ہے
اپنے قابو میں چاند بھی کرلیں

پیار اخلاص اور محبت سے
غیر کو اپنا آدمی کرلیں

ہم کو جنت نصیب تب ہوگی
جب کہ سنت کی پیروی کرلیں

حشر میں ہم بھی سرخرو ہوں گے
پہلے خود کو محمدی کرلیں

دین فطرت کے سانچے میں ڈھل کر
مسترد ساری خود روی کرلیں

نعت سرکار لکھنے کی خاطر
ہم الگ اپنی کوٹھری کرلیں

اپنے آقا کے واسطے سے ہم
رب کے آگے فروتنی کرلیں

سانس جب تک بدن میں باقی ہے
خدمت خلق ہم سبھی کرلیں

نعت سرکار آج لکھ لکھ کر
مستند شعر و شاعری کرلیں

بار عصیاں لیے ہوئے احسنؔ
کیوں نہ اقرار جرم بھی کرلیں

مطمئن مطمئن ہے سدا مطمئن
شہرِ طیبہ کی ساری فضا مطمئن

اپنے اخلاق و کردار سے ہر گھڑی
سب کو کرتے رہے مصطفی مطمئن

ساری انسانیت کے لیے دوستو
آپ کا نقش پا ہے بڑا مطمئن

پڑھ کے میں آیتِ تطمئن القلوب
ہوگیا ہوگیا ہوگیا مطمئن

قبل وحیِ الٰہی ہمارا نبی
صرف غارِ حرا میں رہا مطمئن

یوں تو رہتا ہے دل میں جدائی کا غم
پھر بھی کرتی ہے بادِ صبا مطمئن

جامِ کوثر مجھے حشر میں جب ملا
پی کے میں خوب احسنؔ ہوا مطمئن

مطلع ہوا مقطع ہوا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں
نعت نبی حمدِ خدا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

جو فیصلہ ہے آپ کا وہ فیصلہ اللہ کا
ہم سب نے کیا سمجھا بھلا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

تو ہے بڑا ہی بے وفا کھا جاکے دوزخ کی ہوا
''دی ان کی رحمت نے صدا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں''

سرکار نے رکھا قدم جس دم سرِ عرشِ بریں
سر تھا کہاں معلوم کیا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

میرے نبی کے ماسوا خیر الوریٰ، بدر الدجیٰ
ہے اور کوئی دوسرا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

ہم کو شعور و آگہی ہے دِینوی یا دُنیوی
ایمان سے کہیے ذرا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

ہے پاس فرمان خدا یا اتباعِ مصطفی
احسنؔ ترے اندر ہے کیا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

در گذر کاش ہر اک میری خطا ہو، آمین
میں گنہگار ہوں مقبول دعا ہو، آمین

یاالٰہی تو ہے خالق میں ہوں بندہ تیرا
تیری رحمت کے تلے میری رِدا ہو، آمین

یا خدا پاس مرے جب بھی مصیبت آئے
صبرِ ایوبی بہر حال عطا ہو، آمین

آؤ سب خورد و کلاں مل کے دعا کرتے ہیں
چشم بد دور یہ کورونا وبا ہو آمین

میں سر حشر ثنا خواں سے پکارا جاؤں
"پیشِ سرکار یہ اعزاز عطا ہو، آمین"

میرے ماں باپ کا استاد بہن بھائی کا
میری اولاد کا ہر وقت بھلا ہو، آمین

دین احمد کے اصولوں پہ رہو تم احسنؔ
تاکہ شرمندہ نہ تم پیش خدا ہو، آمین

سرکار کی گلی میں جو پیہم رہا کریں
وہ التجا کریں بھی تو کیا التجا کریں

جب تک سرائے فانی میں زندہ رہا کریں
سرکار کے طفیل میں رب سے دعا کریں

بن کر غلامِ سید ابرار چار سو
ظلمت کدے میں دین کا روشن دیا کریں

عقبی کی فکر میں رہیں مصروف ہر گھڑی
اس بے مراد دنیا میں جب تک رہا کریں

سارا جہاں ہے آپ کے احسان کے تلے
ممکن نہیں کہ آپ کا ہم حق ادا کریں

دونوں جہاں میں چاہئے احسنؔ اگر بھلا
آپ اپنے والدین کی خدمت کیا کریں

رہوں میں زندہ تو ہر وقت روشنی میں رہوں
خدا کرے کہ نگاہِ محمدی میں رہوں

مرے حضور ہیں خود جب کہ محسنِ اعظم
بتاؤ کس لیے احساسِ کمتری میں رہوں

مری حیات میں ایسا بھی ایک دن آئے
مدینے جا کے نبی کے دیار ہی میں رہوں

ہزار ٹھوکریں کھائی ہیں میں نے دنیا سے
اب آرزو ہے کہ سرکار کی گلی میں رہوں

مری نگاہ میں جب تک ہو گنبدِ خضریٰ
درود پڑھتا رہوں اور بے خودی میں رہوں

پڑے نہ بھول سے بھی مجھ پہ تیرگی کی نظر
''خیالِ جلوۂ جاناں کی روشنی میں رہوں''

خدایا میرا مقدر ہمیشہ ناز کرے
جہاں کہیں رہوں شانِ سکندری میں رہوں

خلل پڑے نہ کبھی میرے دین و ایماں میں
تمام عمر شہِ دیں کی رہبری میں رہوں

نہ جانے کب ہو مدینے میں حاضری احسنؔ
مجھے گوارہ نہیں اب کہ بے کلی میں رہوں

مثلِ زلفِ یار کے سنبل نہیں، بالکل نہیں
موئے انور سے معطر گل نہیں، بالکل نہیں

ان کی کاکل سی کوئی کاکل نہیں، بالکل نہیں
''کوئی ان کے لب سے بڑھ کر گل نہیں، بالکل نہیں''

جس جگہ ذکرِ خدا ہو اور ذکرِ مصطفی
اس جگہ پر قطعی شور و غل نہیں، بالکل نہیں

میرے آقا سرورِ ہر دوسرا کے ماسوا
کوئی پایا اختیارِ کل نہیں، بالکل نہیں

آپ کے جیسا کوئی پیدا نہ ہوگا دہر میں
مصطفی صلِّ علیٰ کا مُثل نہیں، بالکل نہیں

سارے شہروں کا نگینہ شہر طیبہ دوستو
اس کے آگے لندن اور کابل نہیں، بالکل نہیں

لوگ تجھ کو عاشقِ صادق بھلا کیسے کہیں
عشقِ احمد میں تو جب تک گھل نہیں، بالکل نہیں

ہم غلام مصطفی ہیں حشر کے میدان میں
غم ہمیں بالکل نہیں بالکل نہیں، بالکل نہیں

مر گیا ہو کفر کی حالت میں جو بھی آدمی
اس کی خاطر مغفرت بالکل نہیں، بالکل نہیں

بغض سرکار مدینہ میں جو دنیا سے گیا
اس پہ کوئی فاتحہ اور قل نہیں، بالکل نہیں

جن کے اندر آگیا ہو مغربی طرز عمل
ان سے احسؔن تو کبھی مِل جُل نہیں، بالکل نہیں

سب کے سب ہونہار پھرتے ہیں
بن کے امیدوار پھرتے ہیں

لے کے حسنِ بہار پھرتے ہیں
''وہ سوئے لالہ زار پھرتے ہیں''

ابر رحمت برسنے سے پہلے
گیسوئے تابدار پھرتے ہیں

وہ عرب ہے جہاں پہ آئے دن
نادر روزگار پھرتے ہیں

شہرِ طیبہ کے کوچے کوچے میں
دہر کے شہریار پھرتے ہیں

جاں ہتھیلی پہ لے کے ہر لمحہ
آپ کے جانثار پھرتے ہیں

عشقِ احمد میں رات دن احسنؔ
چار بیٹھے ہیں چار پھرتے ہیں

فضلِ خدائے پاک سے ساری فضا چمن چمن
خاکِ درِ رسول سے پھیلی ضیا چمن چمن

لیل و نہار رہتے ہیں محوِ ثنا چمن چمن
صدقے میں مصطفی کے ہے رنگ حنا چمن چمن

مہکی ہوئی ہے چار سو آب و ہوا چمن چمن
''آمد مصطفی سے ہے پھولا پھلا چمن چمن''

صل علی نبینا صل علی محمدٍ
صل علی شفیعنا صل علی چمن چمن

چھڑنے لگا جو تذکرہ خوب رسول پاک کا
وردِ درود پاک سے جھوم اٹھا چمن چمن

صبح گہِ نسیم ہے شاہِ زمن کی خواب گاہ
بکھری وہاں سے چارسو خوشبو سدا چمن چمن

دنیا کی الجھنوں سے میں صحرا نورد ہو گیا
عشق نبی میں کچھ نہیں اچھا لگا چمن چمن

نبی کے در پہ جاؤں گا کسی دن
مقدر آزماؤں گا کسی دن

برستا ہے جہاں پر ابر رحمت
وہیں جا کر نہاؤں گا کسی دن

میسر ہو اگر خاک مدینہ
اسے سرمہ بناؤں گا کسی دن

اگر قسمت میں رب نے لکھ دیا ہو
سعادت حج کی پاؤں گا کسی دن

تمنا یا خدا جب ہوگی پوری
ترے گھر میں بھی آؤں گا کسی دن

طواف خانۂ کعبہ کروں گا
حرم میں گڑگڑاؤں گا کسی دن

میں طیبہ جا کے رہ جاؤں گا احسنؔ
مگر واپس نہ آؤں گا کسی دن

وہ خدا سے کبھی جدا ہی نہیں
ان کے جیسا کوئی بنا ہی نہیں

جس نے کلمہ کبھی پڑھا ہی نہیں
خلد میں وہ تو جائے گا ہی نہیں

ان کی عظمت ہے بس خدا کے بعد
اس میں کوئی مبالغہ ہی نہیں

دو جہاں میں مرے نبی کے سوا
دوسرا کوئی مصطفی ہی نہیں

وجہِ تخلیق دو جہاں ہیں وہ
''ان سے بہتر کوئی ہوا ہی نہیں''

ڈھونڈ کر تھک گئے سبھی لیکن
آپ جیسا کوئی ملا ہی نہیں

آپ کے ماسوا مرے آقا
کوئی محبوبِ کبریا ہی نہیں

جس نے آقا سے دشمنی کرلی
اس سے راضی کبھی خدا ہی نہیں

فیصلہ ان کا فیصلہ رب کا
ایک صرف ان کا فیصلہ ہی نہیں

خوب سیدھا ہے دین کا رستہ
دوسرا سیدھا راستہ ہی نہیں

پڑھ کے سبحانَ ربّیَ الاعلیٰ
رب کو تو دل سے ڈھونڈتا ہی نہیں

دیکھتا ہے خدا ہمارے قلوب
اور کچھ بھی وہ دیکھتا ہی نہیں

ان کی سنت پہ جو عمل نہ کرے
اس کا جنت میں داخلہ ہی نہیں

اس کی قسمت بہت ادھوری ہے
شہرِ طیبہ میں جو گیا ہی نہیں

بے طلب مل گیا ہمیں سب کچھ
جب کہ دستِ دعا اٹھا ہی نہیں

سر کے ہمراہ جس میں دل نہ جھکے
ایسے سجدے سے فائدہ ہی نہیں

کام ایسا کیا کرو کہ تمھیں
رب کے آگے ہو روسیاہی نہیں

سچ ہی کہتے ہیں سب تجھے احسنؔ
نعت کا تجھ کو تجربہ ہی نہیں

چلیے اس دربار کی باتیں کریں
روضۂ سرکار کی باتیں کریں

کیوں بھلا اغیار کی باتیں کریں
صاحبِ کردار کی باتیں کریں

نکہت و انوار کی باتیں کریں
''آؤ حسن یار کی باتیں کریں''

اللہ اللہ آپ کا حسن و جمال
کیوں نہ سب دیدار کی باتیں کریں

چاند بھی شرمائے جس کو دیکھ کر
اس لب و رخسار کی باتیں کریں

ہو جہاں بھی تذکرہ اللہ کا
ہم وہاں سرکار کی باتیں کریں

میرے آقا ہیں شفیع المذنبین
ان سے بیڑا پار کی باتیں کریں

پڑھ کے ہم بھی آیتِ خُلقِ عظیم
چلیے خوش اطوار کی باتیں کریں

ابرِ رحمت ہے جہاں سایہ فگن
اس در و دیوار کی باتیں کریں

میرے آقا مرجعِ اخلاق ہیں
ان کے ہم کردار کی باتیں کریں

بات جب چھڑ جائے ان کے یار کی
پھر تو یارِ غار کی باتیں کریں

مذہبِ اسلام کہتا ہے یہی
جذبۂ ایثار کی باتیں کریں

ہو نہ جائیں ہم خطا کے مرتکب
با ادب سرکار کی باتیں کریں

آمنہ بی بی کے اس لختِ جگر
اور برخوردار کی باتیں کریں

بارشِ رحمت برستی ہے جہاں
ایسے لالہ زار کی باتیں کریں

ہے ضرورت اتفاقِ رائے کی
اب نہ ہم تکرار کی باتیں کریں

دوسروں کے کام سے ہے کیا غرض
اپنے کاروبار کی باتیں کریں

نامناسب باتوں سے کیا فائدہ
صاحبِ معیار کی باتیں کریں

جو خدا کے دین کا نقاش ہے
اس کشیدہ کار کی باتیں کریں

مصطفیٰ کے در پہ احسنؔ چل کے ہم
اپنے حالِ زار کی باتیں کریں

شبانہ روز ہم جو رہتے ہیں ان کے تصور میں
ہماری نعت گوئی پر زمانہ ہے تحیر میں

حبیبِ کبریا مکہ سے پہنچے جس گھڑی طیبہ
خوشی میں نغمہ زن تھیں بچیاں سب ایک ہی سر میں

بس اک سجدہ نہ کرنے سے ہمیشہ کے لیے آخر
ذلیل و خوار شیطاں ہوگیا کبر و تکبّر میں

قریب آنے سے ہوں مجبور ہجر یار میں رہ کر
''حقیقت دیکھتا ہوں آپ کی اپنے تصور میں''

کلام پاک پڑھ کر دیکھیے اور سوچیے دل سے
نہیں ہے آپ کا ثانی کوئی علمی تبحّر میں

کروں حمد و ثنا ہر دم، لکھوں نعتِ نبی پیہم
خدایا برکتیں ایسی عنایت کر تفکّر میں

محمد مصطفیٰ سے سارے عالم نے ضیا پائی
انھی کا نور ہے احسنؔ مہ و انجم میں اور خور میں

دل میں ہمارے ہر گھڑی آقا سمائے ہیں
طیبہ ضرور جائیں گے ہم لو لگائے ہیں

لطف و کرم نوازش و مہر و وفا کے ساتھ
جود و سخا کے آپ نے دریا بہائے ہیں

کتنا بڑا ملا ہے یہ اعجاز دیکھیے
''رب نے حضور کے لیے عالم بنائے ہیں''

مکہ سے جوں ہی طیبہ میں پہنچے مرے حضور
فرطِ خوشی میں بچیوں نے دف بجائے ہیں

شانِ رسول پاک میں سرزد نہ ہو خطا
اللہ خیر! پاؤں مرے لڑکھڑائے ہیں

سرکارِ دو جہاں نے ہمیں بخشوا دیا
جب ہم نے اشک ہائے ندامت بہائے ہیں

اللہ کے وہ بندے بڑے خوش نصیب ہیں
دربارِ مصطفیٰ کا جو چکر لگائے ہیں

عشاق مصطفیٰ یہی کہتے ہیں بار بار
ہر پل حضور قلب و جگر میں سمائے ہیں

رختِ سفر میں باندھ کے آنکھوں کے بل چلوں
طیبہ نگر کے کوچے مجھے یاد آئے ہیں

فخرِ وجود شاہِ رسولاں حضور ہیں
نازاں ہے جن کی ذات پہ قرآں حضور ہیں

خیر البشر ہیں رحمتِ یزداں رسول ہیں
"تخلیق کائنات کا عنواں حضور ہیں"

شایان شان آپ کے ممکن نہیں ثنا
قرآن آپ، آپ ہی فرقاں حضور ہیں

جب سے ہمارا دل ہے مدینہ بنا ہوا
واللہ اس میں ہر گھڑی پنہاں حضور ہیں

کون و مکاں میں آپ کا ثانی کہاں کوئی
عرشِ بریں کے آپ ہی مہماں حضور ہیں

پرسانِ حال کون ہے میدانِ حشر میں
جب آپ ہیں تو مشکلیں آساں حضور ہیں

احسنؔ غمِ حیات سے اب ڈر کی بات کیا
محشر میں جب کہ اپنے نگہباں حضور ہیں

حسن میں ایثار میں اخلاق میں کردار میں
کون ہوگا آپ کے جیسا بھلا سنسار میں

یا خدا میری تمنا پوری ہو جاتی اگر
طیبہ جا کر غسل کرتا بارشِ انوار میں

اللہ اللہ کیا اثر ہے اللہ اللہ کیا کشش
سرورِ کونین کے زلف ولب ورخسار میں

دیکھنا ہو جس کو بھی وہ طیبہ جا کر دیکھ لے
چارسو ہے نور ونکہت کوچۂ سرکار میں

لشکرِ جرار کے اوپر ابابیلوں کا جھنڈ
خوب برساتا ہے لے کر کنکری منقار میں

جوں ہی نافرمانئ رب العلی کرنے لگا
ہوگیا شیطاں ملوث کیفرِ کردار میں

جب درِ سرکار پر احسنؔ لکھے گا نعت پاک
لگ ہی جائیں گے یقیناً چار چاند اشعار میں

کاش میں بھی تو کبھی ایسا کرشمہ دیکھوں
موند کے آنکھ مدینے کا علاقہ دیکھوں

یا خدا کاش میں شہروں کا نگینہ دیکھوں
''اب تو بس ایک ہی دھن ہے کہ مدینہ دیکھوں''

میری آنکھوں کو خدایا وہ بصارت دے دے
بند آنکھوں سے بھی سرکار کا روضہ دیکھوں

رات دن یاد مدینے کی ستاتی ہے مجھے
ان سے کہہ دینا صبا کتنا میں رستہ دیکھوں

دیکھ کر دونوں طرف حضرتِ جابر نے کہا
چاند میں دیکھوں کہ سرکار کا چہرہ دیکھوں

ساری دنیا میں مرا کوئی نہیں ہے اپنا
ماسوا آپ کے اب خواب بھی کس کا دیکھوں

کہاں وہ اپنی ضرورت کی بات کرتے ہیں
قسم خدا کی وہ امت کی بات کرتے ہیں

خدارا سب کی سلامت کی بات کرتے ہیں
حضور رشد و ہدایت کی بات کرتے ہیں

ہم اہلِ دل ہیں عقیدت کی بات کرتے ہیں
رسولِ پاک کی سیرت کی بات کرتے ہیں

کہاں کسی سے عداوت کی بات کرتے ہیں
ہم اہل ایماں تو الفت کی بات کرتے ہیں

مرے حضور رسولِ کریم بچپن سے
سدا شعورِ نبوت کی بات کرتے ہیں

قریش مکہ سے آقا ہمیشہ کہتے تھے
قریب آؤ محبت کی بات کرتے ہیں

جبینِ دل کو مسلّم جھکا جھکا کے ہم
خدا کے گھر میں اطاعت کی بات کرتے ہیں

فصیح سارے عرب۔ کے یہی پکار اٹھے
رسولِ امّی فصاحت کی بات کرتے ہیں

درِ حضور پہ ہم با ادب کھڑے ہو کر
بصد خلوص عنایت کی بات کرتے ہیں

یہ بات سچ ہے کہ احسنؔ زمانے بھر کے لوگ
سب اپنی اپنی ضرورت کی بات کرتے ہیں

لب پہ ہے نامِ نبی گنبد خضرا دل میں
عشق کا بچھتا ہے ہر روز مصلّٰی دل میں

میں بھی دربار رسالت کی زیارت کرلوں
کچھ تمنا نہیں اب اور خدایا دل میں

کیوں نہ سو جان سے سرکار کے صدقے جاؤں
اس سے بہتر تو نہیں کوئی بھی صدقہ دل میں

ہر مرض دور سے دیتا ہے سلامی مجھ کو
''جلوہ افروز ہے وہ جان مسیحا دل میں''

ان کے دربار مقدس میں گداؤں کا ہجوم
یاد جب آیا بہت یاد وہ آیا دل میں

کہاں میں اے مرے آقا کسی کی بات کرتا ہوں
میں عاشق آپ کا ہوں آپ ہی کی بات کرتا ہوں

مرے آقا نے اکثر گڑگڑا کر اپنے سجدے میں
کہا میں رب ہبّ لی امتی کی بات کرتا ہوں

مجھے اغیار کے اذکار میں ہرگز نہ پاؤ گے
جہاں دیکھو رسولِ ہاشمی کی بات کرتا ہوں

وہی ملکِ عرب کی سرزمیں جو رشکِ جنت ہے
''میں جنت کی نہیں شہرِ نبی کی بات کرتا ہوں''

سرِ محشر پلا دیں آقا مجھ کو جام کوثر کا
میں تشنہ لب ہوں اپنی تشنگی کی بات کرتا ہوں

مری چاروں طرف سے بھیڑ لگ جاتی ہے احسنؔ جب
درِ سرکار پر میں حاضری کی بات کرتا ہوں

جو وفادار ہیں ہر لمحہ وفا کرتے ہیں
جان و دل عشقِ محمد میں فدا کرتے ہیں

ہم تو دن رات اسی دھن میں رہا کرتے ہیں
''مدحت سید کونین کیا کرتے ہیں''

سارے عالم کی ہے تخلیق انھی کے صدقے
جن کو ہم سید ابرار کہا کرتے ہیں

رات میں یادِ شہِ دیں جو ستاتی ہے ہمیں
نیم خوابی میں بھی ہم مدح و ثنا کرتے ہیں

پوچھتے کیا ہو؟ سنو شاہِ زمن کا کلمہ
سنگ ریزے بھی بصد شوق پڑھا کرتے ہیں

ہاتھ پھیلاتے نہیں اپنا کسی کے آگے
اتنے خوددار خدا والے ہوا کرتے ہیں

کیوں نہ مقبول دعا ہوگی ہماری احسنؔ
رب سے جب آپ کے صدقے میں دعا کرتے ہیں

میں گنہگار، خطاوار مرے بس میں نہیں
کرسکوں مدحتِ سرکار مرے بس میں نہیں

مدحتِ سید ابرار مرے بس میں نہیں
"کعب وحسان سا معیار مرے بس میں نہیں"

پار اترے گی بھلا کیسے یہ کشتی میری
آ گئی سامنے منجدھار مرے بس میں نہیں

میں تو نادان ہوں نادان خدایا نادان
ذکرِ سرکار کے افکار مرے بس میں نہیں

رک کے سدرہ پہ یہ جبریل نے آقا سے کہا
میں کروں اپنی حدیں پار مرے بس میں نہیں

مصطفیٰ صلِ علیٰ سیدنا پر احسنؔ
لکھ سکوں نعت کے اشعار مرے بس میں نہیں

ہے اور کون سیدِ ابرار آپ ہیں
سب سے عظیم صاحبِ کردار آپ ہیں

دونوں جہاں کے بانی وجہِ وجود آپ
تخلیقِ کائنات کے شہکار آپ ہیں

سب پا رہے ہیں شوق سے گھٹتا نہیں مگر
جود و سخا کے مخزن و انبار آپ ہیں

ہم عاصیوں پہ چشمِ کرم کیجیے حضور
ظاہر ہے عاصیوں کے طرفدار آپ ہیں

بن آپ کے یہ رنگ جہاں کچھ نہیں حضور
''دنیا ہے ایک دشت تو گلزار آپ ہیں''

نعتِ رسول پاک رقم کر رہے ہیں آپ
احسنؔ تمام لوگوں میں ہشیار آپ ہیں

دل یہ کہتا ہے کیا سے کیا کر دیں
عشق احمد میں انتہا کر دیں

جب ہو پڑھنا درود آقا پر
لب کا دروازہ پہلے وا کر دیں

بھیج کے ان پہ صد ہزاراں درود
زندگی اپنی پر ضیا کر دیں

اس کو رب کا ہی فیصلہ سمجھو
میرے آقا جو فیصلہ کر دیں

اپنے ہاتھوں سے راہ مولی میں
جو بھی دینا ہو مسکرا کر دیں

میں بھی تشنہ ہوں حشر میں آقا
جام کوثر مجھے عطا کر دیں

احسنؔ خستہ ہوں پریشاں ہوں
درد دل کی مرے دوا کر دیں

و

تصور میں جس کے نبی کی گلی ہو
الگ رنج و غم سے وہی آدمی ہو

سلام ان کے در پر مرا ہر گھڑی ہو
میسر مجھے جب نبی کی گلی ہو

چلو سر کے بل تم خراماں خراماں
درِ مصطفیٰ پر یونہی حاضری ہو

نہ جائے وہاں پر کوئی لمحہ خالی
سدا وردِ صلِّ علیٰ کی لڑی ہو

تمنا یہی ہے دلِ مضطرب کی
مدینے میں احسنؔ مری جانکنی ہو

مجھ کو بھی کاش ایسی سعادت نصیب ہو
دربار مصطفی کی زیارت نصیب ہو

شہرت مجھے نصیب نہ ثروت نصیب ہو
بس مُصطفٰے کے ہاتھ کی دولت نصیب ہو

جب رب کی اور نبی کی اطاعت نصیب ہو
پھر کیوں نہ آخرت میں بھی راحت نصیب ہو

ناموس مصطفی پہ کروں میں بھی جاں نثار
میدان کارزار میں ہمت نصیب ہو

دست دعا بلند میں کرتا ہوں رات دن
اس واسطے کہ بارشِ رحمت نصیب ہو

اللہ بھی ہو راضی، ہوں راضی رسول بھی
جس آدمی کو دین کی دولت نصیب ہو

ہم آخرت کے واسطے ایسا عمل کریں
محشر میں مصطفیٰ کی شفاعت نصیب ہو

جو نقش پائے سرورِ کونین پر چلے
خلد بریں کی اس کو ضمانت نصیب ہو

در پہ سرکار کے جاؤ تو بہت اچھا ہو
پھر نہ تم لوٹ کے آؤ تو بہت اچھا ہو

شہر طیبہ میں جو جاؤ تو بہت اچھا ہو
ابر رحمت میں نہاؤ تو بہت اچھا ہو

مجھ کو معلوم نہیں کوئے مدینہ کی ڈگر
ساتھ دے دو اے ہواؤ تو بہت اچھا ہو

رب کی ہر بات دل و جاں میں اثر کرتی ہے
سورۂ طٰہٰ سناؤ تو بہت اچھا ہو

ایک بڑھیا نے شہنشاہِ مدینہ سے کہا
کلمہ مجھ کو بھی پڑھاؤ تو بہت اچھا ہو

بختِ خفتہ کو جگانا ہے تو طیبہ جا کر
اپنے دکھڑے کو سناؤ تو بہت اچھا ہو

اپنے ماں باپ سے ہاں تم بھی دعائیں لے کر
جا کے طیبہ سے سند آؤ تو بہت اچھا ہو

آ کے حبشہ سے یہ کہنے لگے آقا سے بلال
مجھ کو بھی اپنا بناؤ تو بہت اچھا ہو

تم علاج اپنا کراتے ہو کہیں سے لیکن
خاک طیبہ بھی لگاؤ تو بہت اچھا ہو

حاجیو آئے ہو دربار نبی سے ہو کر
کچھ نہ کچھ مژدہ سناؤ تو بہت اچھا ہو

تم کسی اور سے امید لگاتے کیوں ہو
آس آقا سے لگاؤ تو بہت اچھا ہو

اپنے گھر کے سبھی بچّوں کو بصد شوق نماز
پڑھ کے ترغیب دلاؤ تو بہت اچھا ہو

کفر و الحاد کے ہر سمت ہیں بادل چھائے
اپنا ایمان بچاؤ تو بہت اچھا ہو

سنتِ سید ابرار پہ چل کر احسنؔ
عاقبت اپنی بناؤ تو بہت اچھا ہو

اک جرعہ کی خواہش ہے اگر حشر بپا ہو
تم ساقیٔ کوثر بھی ہو محبوبِ خدا ہو

سر چیز ہے کیا، دل بھی ترے در پہ جھکا ہو
"جتنی ہو قضا ایک ہی سجدے میں عطا ہو"

جس پر بھی نگاہِ شہِ لولاک لما ہو
کیوں کر نہ اسے فخر ہمیشہ بخدا ہو

میں صلِّ علیٰ پڑھتے ہی سو جاؤں خدایا
اور خواب میں سرکار کا دیدار عطا ہو

ٹل جائے گی ہر ایک بلا اور مصیبت
قرآنِ مقدس کی تلاوت جو سدا ہو

ہو جائے کرم حالِ پریشاں میں خدارا
احسنؔ غم و اندوہ سے جب ہار گیا ہو

گرمیٔ عشق ذرا اور اُمس جانے دو
دل میں عشقِ شہ ابرار کو بس جانے دو

آنکھ کا کام ترسنا ہے ترس جانے دو
یادِ سرکار میں تم اپنی ہوس جانے دو

نعمتِ ایزدی خود تم کو سلامی دے گی
اپنے دل سے تو ذرا حرص و ہوس جانے دو

اب دوا کی تو مجھے کوئی ضرورت ہی نہیں
عشقِ احمد میں بصد شوق جھلس جانے دو

میرے حصے میں قفس ہے تو مجھے ہے منظور
روبرو ہے یہ اگر قیدِ قفس جانے دو

خوب ہو جائے گی سرسبز یہ دل کی کھیتی
"بوندیاں لکۂ رحمت کی برس جانے دو"

مجھ پہ اے ابرِ کرم خوب برسنا پیہم
ان کے دربار میں پہلے مجھے بس جانے دو

ان کی یادوں نے مرا حال کیا ہے ایسا
بے خودی میں ہے اگر حبسِ نفس جانے دو

سبز گنبد کے تم اوپر سے بھی جاتی ہو صبا
فکرِ احسن کو بھی بالائے کلس جانے دو

اس ذات مقدس کی عظمت ہم یاد دلائیں یاروں کو
جس ذات گرامی کے صدقے فیضان ملا درباروں کو

تاثیر خدا نے رکھی ہے یوں نام محمد میں بے شک
''اس نام کی برکت کیا کہیے ملتی ہے شفا بیماروں کو''

دربار محمد سے جس دم پیغام صبا لے کر آئے
اے عشق نبی کے متوالو تم چھوڑ چلو گھر باروں کو

ہر لمحہ نچھاور کرتے ہیں اللہ کے بندے جاں اپنی
کیوں خوف دلاتی ہے دنیا پھر دیں کے علمبرداروں کو

سرکار دو عالم کی احسنؔ توصیف برابر کرتا ہے
دل ہی میں بسا کے پے در پے قرآن کے سب سی پاروں کو

مظہرِ نورِ خدا کی بات ہو
مصطفیٰ صلِ علیٰ کی بات ہو

تاجدارِ انبیا کی بات ہو
چل حبیب کبریا کی بات ہو

ابتدا کی انتہا کی بات ہو
آپ کی مدح وثنا کی بات ہو

جب کبھی آب و ہوا کی بات ہو
''شہر طیبہ کی فضا کی بات ہو''

تم بتاؤ کس دوا کی بات ہو
بس اسی خاک شفا کی بات ہو

مصطفیٰ کا تذکرہ جب کیجیے
آپ کی جود وسخا کی بات ہو

سرور کونین کے در پر ذرا
بخشش ولطف وعطا کی بات ہو

رحمت للعالمیں کے رو برو
ابر رحمت کی گھٹا کی بات ہو

اک طرف ہو ذکر مخلوقات کا
اک طرف خیرالوری کی بات ہو

دو جہاں کی رہنمائی کے لیے
مصطفیٰ کے نقش پا کی بات ہو

آپ کے دربار عالی جاہ میں
احسنؔ اپنے مدعا کی بات ہو

اب اس سے زیادہ تو لالچ نہ دلا ہم کو
دربارِ محمد سے کیا کیا نہ ملا ہم کو

معلوم نہیں کچھ بھی یہ کیسے ہوا ہم کو
عشق شہِ والا نے دیوانہ کیا ہم کو

دامن میں چھپا لیجے اب آقا ذرا ہم کو
"سب نے صفِ محشر میں للکار دیا ہم کو"

چہرے پہ لگائیں ہم سرمہ بھی بنائیں ہم
مل جائے مدینے کی جو خاکِ شفا ہم کو

ہر زائرِ طیبہ کو کہتے ہوئے پایا ہے
سرکار کی گلیوں نے مرغوب کیا ہم کو

دنیا میں کہیں بھی اب دل اپنا نہیں لگتا
دربارِ محمد میں لے چل تو صبا ہم کو

احسنؔ یہی بس اپنی اتنی سی تمنا ہے
اب مکہ مدینہ میں پہنچادے خدا ہم کو

جانے والی ہو اگر پھر در مولائی کو
ایک رقعہ میں حوالہ کروں پروائی کو

پیش کرنا درِ سرکار پہ سچائی کو
تو سمجھتی ہے صبا میری شکیبائی کو

رفتہ رفتہ جو پہنچتا رہے اونچائی کو
''سنگِ در چاہیے ان کا سرِ سودائی کو''

کوئی لا کر ہی لگا دیتا مجھے خاکِ شفا
ایک عرصے سے تڑپتا ہوں مسیحائی کو

کفر و ظلمت کے موالی یہی کہتے ہیں سدا
چھوڑ سکتے نہیں ہم سنتِ آبائی کو

تو جہاں بھی رہا ہر سمت سے بادل چھایا
تاکہ دیکھے نہ کوئی حسن کی رعنائی کو

ان کے احسان کا بدلہ نہ چکا پائیں گے
چاہے جتنا بھی جتن کیجیے بھرپائی کو

اس قدر حشر میں احسنؔ کی ہے حالت نازک
غش نہ آجائے کہیں آپ کے شیدائی کو

ہ

ملکِ شاہِ زمن کی شوخی دیکھ
ان کے پیارے وطن کی شوخی دیکھ

دیکھنا کیا تھا دیکھتا کیا ہے
پہلے تو اپنے من کی شوخی دیکھ

اللہ اللہ وہ چار یاروں کی
اک حسیں انجمن کی شوخی دیکھ

کیسے کیسے ہیں دیں کے متوالے
بدر کے مرد و زن کی شوخی دیکھ

بحرِ عشقِ نبی میں ہر لمحہ
اس دلِ موجزن کی شوخی دیکھ

سو گئی قبر میں تنِ تنہا
اک نویلی دلھن کی شوخی دیکھ

کشتہ ہوں رنگ میں نہایا ہوں
''میرے رنگِ کفن کی شوخی دیکھ''

ان کا رخ دیکھ کر ہے شرمندہ
اک نظر تو گگن کی شوخی دیکھ

ذکرِ رسول پاک ہے الفت کا آئنہ
ہے نعت پاک ان کی محبت کا آئنہ

اللہ کی کتابِ مقدس' کلامِ پاک
سب کے لیے ہے راہِ ہدایت کا آئنہ

عرش بریں سے لوٹے جو آقائے نامدار
صدیق لے کے آئے صداقت کا آئنہ

یہ بات آشکارا ہے قولِ رسول سے
"دیدِ نبی ہے حق کی زیارت کا آئنہ"

حج و زکوٰۃ و روزہ و توحید اور نماز
بے شک یہ سب ہیں رب کی عبادت کا آئنہ

شانے پہ ان کے مہر نبوت دلیل ہے
چمکے گا اب نہ کوئی رسالت کا آئنہ

اے کاش ان کے دستِ کرم سے ملے مجھے
احسنؔ بروزِ حشر شفاعت کا آئنہ

نگاہِ شوق میں وہ ریگزار ہے سب کچھ
مری نظر میں نبی کا دیار ہے سب کچھ

انھی کی ذات گرامی ہی خشتِ اول ہے
وفا نبی سے کرو تو قرار ہے سب کچھ

وجود سرور عالم سے صاف ظاہر ہے
انھی کی ذات پہ دار و مدار ہے سب کچھ

خدا سے کہہ کے وہ امت کو بخشوائیں گے
بروز حشر انھیں اختیار ہے سب کچھ

تمام دنیا ابوبکر کہتی ہے اس کو
''مرے رسول پہ جس کا نثار ہے سب کچھ''

سکونِ دل بھی میسر نہیں مجھے احسؔن
نبی کے عشق میں اب تار تار ہے سب کچھ

ہم نے بھی بھیج دیا بادِ صبا سے سب کچھ
مل ہی جائے گا ترے جود و سخا سے سب کچھ

ماہ و خورشید ستارے یہ زمیں اور فلک
ہے منور مرے آقا کی ضیا سے سب کچھ

ہم نے اللہ سے بس ان کی رضا مانگی تھی
ہاں مگر مل گیا تسلیم و رضا سے سب کچھ

شاہ لولاک لما احمد مرسل کے سوا
لے کے آیا ہے بھلا کون خدا سے سب کچھ

آج میں نے اسی لہجے میں دعا مانگی ہے
مانگ لے جیسے کوئی اپنے پیا سے سب کچھ

گھر لٹا جان گئی ہائے نہ آگے پوچھو

دینِ احمد پہ لٹا ڈالے نواسے سب کچھ

خوش نصیبی ہے مری آج کے احسنؔ میرے

سوختہ دل کو ملا مدح و ثنا سے سب کچھ

دکھائی دے گا حبیبِ خدا کا دروازہ
کھلا ہی رکھئے مسلسل وفا کا دروازہ

یقین مانو شہِ انبیا کے روضے سے
بہت قریب ہے رب العلی کا دروازہ

وہی تو در ہے جہاں کوئی امتیاز نہیں
"کھلا ہے سب کے لیے مصطفی کا دروازہ"

وہیں سے روشنی سارے جہان میں پھیلی
جہاں مجلّی ہے غارِ حرا کا دروازہ

قدم جو میں نے دیار مدینہ میں رکھا
کھلا حضور کے جودو سخا کا دروازہ

نہ جانے بادِ صبا کب نوید لے آئے
کھلا ہی رکھیے سدا آسرا کا دروازہ

فرشِ زمیں سے پوچھ نہ عرشِ بریں سے پوچھ
عظمت شہِ امم کی کتابِ مبیں سے پوچھ

حسن و جمال ان کا کسی مہ جبیں سے پوچھ
نکہت بدن کی ان کے گلِ یاسمیں سے پوچھ

شاہ زمن کی مدح وثنا رب کو ہے پسند
''ہوتی ہے کیسے مدح کتابِ مبیں سے پوچھ''

مرقوم ہے کلامِ خدا میں ہر اک جگہ
خلق عظیم ان کا تو چاہے کہیں سے پوچھ

کیسی وہاں کی ہوتی ہیں مہماں نوازیاں
سرکار دو جہاں کی مقدس زمیں سے پوچھ

تخلیقِ کائنات بھلا کس لیے ہوئی
احسنؔ یہ بات خالقِ دنیا و دیں سے پوچھ

تو مجھ کو سنا حد سے سوا اور زیادہ
سرکار دو عالم کی ثنا اور زیادہ

میں کس سے سناؤں گا بھلا اور زیادہ
دل میں ہے مرے درد بھرا اور زیادہ

میں بھی ہوں شہہ دیں کی مئے عشق کا عادی
اے ساقی مئے عشق پلا اور زیادہ

دربار شہِ دیں میں اگر ہم بھی چلیں گے
کردیں گے دَیا پر وہ دَیا اور زیادہ

حالات مرے ملک کے ہموار نہیں ہیں
پھر کیسے نبھاؤں گا وفا اور زیادہ

دربار شہِ والا مجھے یاد جب آئے
''سوزش ہو محبت کی ذرا اور زیادہ''

احسنؔ کو ملا حشر میں کوثر کا پیالہ
جب پینے لگا کہنے لگا اور زیادہ

صبا مجھ کو لے چل خدارا مدینہ
ترا خوب ہے دیکھا بھالا مدینہ

کوئی شہر اس کے مقابل نہیں ہے
کہ ہے سارے شہروں سے اچھا مدینہ

شہِ انبیا جب مدینے میں آئے
تو یشرب ہوا خود نبی کا مدینہ

اسی ماہ میں مجھ کو آقا بلا لیں
جو ہے سر پہ حج کا مہینہ مدینہ

مرے دل میں ہے جب کہ گھر مصطفیٰ کا
بھلا کیوں نہ ہو میرا سینہ مدینہ

تو چاہے جسے درد اپنا دکھا لے
ترے درد کا ہے مداوا مدینہ

مجھے بھی اگر ملتا اذنِ حضوری
مچلتا ہوا میں بھی جاتا مدینہ

غم ہجر سہتا رہے کب تک احسنؔ
اسے اب بلا لیجے آقا مدینہ

اگر نبی سے ہے الفت درود پڑھتا رہ
ملے گی درد سے راحت درود پڑھتا رہ
قریب آئے نہ آفت درود پڑھتا رہ
بنا لے اپنی تو عادت درود پڑھتا رہ
مٹا کے دل سے کدورت درود پڑھتا رہ
''سجا کے لب پہ مسرت درود پڑھتا رہ''
درودِ پاک تو پڑھتا رہے جو کثرت سے
نہ ہو دوا کی ضرورت درود پڑھتا رہ
سجا کے دل میں ہمیشہ درود کی ڈالی
زباں سے اپنی بکثرت درود پڑھتا رہ
بروزِ حشر بلاشک تجھے محمد کی
نصیب ہوگی شفاعت درود پڑھتا رہ
یہی حدیث میں ثابت بیان ہے احسؔن
نبی کی ہوگی زیارت درود پڑھتا رہ

رسول خدا ، تاجدار مدینہ
ہو چشم کرم غم گسار مدینہ

میں پہنچوں گا جس دن دیار مدینہ
بدن پر ملوں گا غبار مدینہ

تصور میں میرے نہیں اور کچھ بھی
بسا ہے فقط لالہ زار مدینہ

وہاں نور کی جلوہ سامانیاں ہیں
منور ہے قرب وجوار مدینہ

نچھاور بہشت بریں کی بہاریں
"عجب رنگ پر ہے بہار مدینہ"

مزار نبی کا حسیں سبز گنبد
عجب ہے عجب یادگار مدینہ

جہاں کے تمامی دیاروں میں ہے بس
جواب آپ اپنا دیار مدینہ

اگر کوئی عاشق چلا سوئے طیبہ
مہکنے لگی رہ گزار مدینہ

اسے غم ستائے بھلا کیوں جہاں کا
جسے مل گیا روزگار مدینہ

بسا اپنے قلب حزیں میں تو *احسن*
ہر اک لمحہ نقش و نگار مدینہ

ی

جشن میں ہے سب سے اعلی عید میلاد النبی
آئے جس دن میرے آقا عید میلاد النبی

میرے مولیٰ کا ہے تحفہ عید میلاد النبی
صبح لائی خاص مژدہ عید میلاد النبی

بوڑھا بوڑھا مسکرایا عید میلاد النبی
بچہ بچہ نغمہ گایا عید میلاد النبی

سرورِ کونین جس دم آئے بالکل ہوگیا
آمنہ کے گھر اجالا عید میلاد النبی

مل کے سب خوشیاں مناؤ مرحبا کہتے ہوئے
آگیا ہے نور والا عید میلاد النبی

شان وشوکت لے کے آیا کون آخر دہر میں
آمنہ کا ہے وہ جایا عید میلاد النبی

فخر سے احسن علی الاعلان کہتا ہے یہی
سارا عالم جگمگایا عید میلاد النبی

مچل رہی ہیں دلوں میں یہ چاہتیں کیسی
پتہ ہے آقا کو کٹتی ہیں فرقتیں کیسی

بلا تکان میں لکھتا ہوں نعت آقا کی
نہ جانے اس میں خدایا ہیں لذتیں کیسی

بلا کے عرش پہ رب نے جہاں کو بتلایا
نبیِؐ پاک سے رب کو ہیں الفتیں کیسی

بہت قریب سے جبریل نے ہی دیکھا ہے
درِ رسول پہ ملتی ہیں راحتیں کیسی

پتہ چلے گا یہ قرآن پاک پڑھنے سے
ثنائیں آپ کی کیسی ہوں مدحتیں کیسی

درِ حضور پہ چلنا ہے سر کے بل مجھ کو
''سفر مدینے کا ہو تو مشقتیں کیسی''

مخالفین ہمیشہ سے ہیں تردد میں
کہ دینِ حق سے ہے احسنؔ کو الفتیں کیسی

گل چمن کا کھلا پڑھ کے صلِ علیٰ
چین سب کو ملا پڑھ کے صلِ علیٰ

اس سے بہتر نہیں اور کوئی دوا
درد اچھا ہوا پڑھ کے صلِ علیٰ

نام رب کا میں لیتے ہوئے دفعتاً
نیند سے جاگ اٹھا پڑھ کے صلِ علیٰ

کامیابی ملے گی ہر اک موڑ پر
تم بھی دیکھو ذرا پڑھ کے صلِ علیٰ

جب کبھی گر پڑا مجھ پہ غم کا پہاڑ
مطمئن میں ہوا پڑھ کے صلِ علیٰ

عشق گہرا ہوا جب ہوگئی الفت گہری
ہم کو سرکارِ دو عالم سے ہے نسبت گہری

ہم غلامانِ محمد کی نہ حالت پوچھو
عاشقی ہر گھڑی رہتی ہے نہایت گہری

رفتہ رفتہ جو ہوئی ان کی عنایت ہم پر
جلدی جلدی ہوئی اپنی بھی محبت گہری

چاند سورج نے ستاروں سے گزارش کی ہے
آپسی میل سے ہوتی ہے اخوت گہری

بوسہ لینے کے ہی مابعد یہ معلوم ہوا
پشتِ سرکار پہ تھی مہرِ نبوت گہری

حشر کی دھوپ کا کوئی نہ اثر ہو احسنؔ
مصطفیٰ کی ہو اگر چشم عنایت گہری

لاکھ کرتا ہے کوئی دہر میں مدحت تیری
کم نہ ہوگی کبھی سرکار فضیلت تیری

تیرے اخلاق حمیدہ سے پتہ چلتا ہے
رب سے ملنے کا وسیلہ ہے قیادت تیری

فہم وادراک سے بالکل ہی پرے ہے انساں
رب کو معلوم ہے سرکار حقیقت تیری

جونہی سدرہ سے بڑھا ہوکے تو رف رف پہ سوار
دیکھتے رہ گئے جبرئیل بھی رفعت تیری

نعت سرکار تو لکھنے لگا جب سے احسنؔ
کیوں نہ پھر اوج ثریا پہ ہو قسمت تیری

دین پر مبنی شریعت آپ کی
خشت اول ہے محبت آپ کی

ہر کسی کو ہے ضرورت آپ کی
سارے عالم پر ہے رحمت آپ کی

اس کی کشتی جا کے ساحل پر لگی
ہوگئی جس پر عنایت آپ کی

بزم دنیا کی یہ رونق، رنگ و بو
ہر جگہ پنہاں ہے رنگت آپ کی

کلمۂ طیب کا حاصل ہے یہی
رب سے الفت ہے محبت آپ کی

عرش کی زینت بڑھی ہے آپ سے
اللہ اللہ ہے وہ عظمت آپ کی

خاکِ طیبہ کو لگا کر دیکھیے
لوٹ آئے گی بصارت آپ کی

زندگی میں ہی ہوئے دس جنتی
کتنی محکم تھی بشارت آپ کی

دیکھ کر حیرت زدہ ہے ہر کوئی
رشکِ مہر و ماہ صورت آپ کی

ایک بڑھیا لائی ایماں اس گھڑی
بھا گئی جب نیک طینت آپ کی

شب و روز صبح و مسا ہے ضروری
محمد سے ہر دم وفا ہے ضروری

اگر تم رضائے خدا چاہتے ہو
حبیب خدا کی رضا ہے ضروری

ضروری جہاں میں نہیں اور کچھ بھی
مگر آپ کا نقش پا ہے ضروری

اگر موج دریا کو ہے پار کرنا
سفینے میں اک ناخدا ہے ضروری

حبیبِ خدا کی زیارت کی خاطر
سدا وردِ صلِ علیٰ ہے ضروری

کسی غیر کے ذکر کی کیا ضرورت
مگر سیرتِ مصطفیٰ ہے ضروری

ہر اک گام پر اہلِ ایماں کو احسنؔ
''حبیبِ خدا سے وفا ہے ضروری''

سید عالم سے جس کو دوستی ہو جائے گی
معتبر اس آدمی کی زندگی ہو جائے گی

آپ کے دربار میں جب حاضری ہو جائے گی
دور میرے دل کی ساری بے کلی ہو جائے گی

نقش پائے مصطفیٰ پر چل کے دیکھو تو سہی
خود بخود چشمِ عنایت آپ کی ہو جائے گی

جیتے جی ہو جائے طیبہ کی زیارت یا خدا
زندگی کس کام کی جب جانکنی ہو جائے گی

اتباع مصطفی کرتے رہیں احسنؔ اگر
آخرت کی کامیابی لازمی ہو جائے گی

مقدر جگا کر درودوں کی ڈالی
کرو تم نچھاور درودوں کی ڈالی

سرِ حشر یاور درودوں کی ڈالی
وہ رکھتی ہے پاور درودوں کی ڈالی

وہ ہوگا شفاعت کا حق دار بے شک
ہو جس کی زباں پر درودوں کی ڈالی

جہاں بھی ہوا ذکر سرکار لوگو!
ہوئی کیف آور درودوں کی ڈالی

شب و روز تم بھی رکھو خوب احسنؔ
"لبوں پر سجا کر درودوں کی ڈالی"

سیرت کمال کی ہے تو مدحت کمال کی
محبوب کبریا کی ہے عظمت کمال کی

لطف و کرم کمال کا، شفقت کمال کی
''سرکار دو جہاں کی ہے رحمت کمال کی''

واللیل زلف ہے تو ہے رخسار والضحی
سرکار کی ہے شکل و شباہت کمال کی

حسن و جمال میرے نبی کا ہے بے مثال
صورت ہے بے نظیر، ملاحت کمال کی

صبر و قرار سید، ابرار کا نہ پوچھ
رب نے انھیں ہے بخشی قناعت کمال کی

ستر کو ایک پیالے میں سیراب کر دیا
آقائے دو جہاں کی تھی دعوت کمال کی

قرآن پاک پڑھ کے ذرا دیکھیے سبھی
کردار ان کا اعلیٰ ہے سیرت کمال کی

ہم نعت پاک لکھنے لگے جب سے دوستو
گھر میں ہمارے ہوگئی برکت کمال کی

دن رات ہم ہیں بس یہی ارماں لئے ہوئے
ہو جائے ان کی چشمِ عنایت کمال کی

حسرت بھری نگاہ سے محشر کے دن سبھی
دیکھیں گے مصطفیٰ کی شفاعت کمال کی

کتنی اعلیٰ ہے تری شان رسول عربی
تجھ پہ نازل ہوا قرآن رسول عربی

دل مرا کہتا ہے ہر آن رسول عربی
تو ہی ایمان کی ہے جان رسول عربی

مرد مومن کا ہے اعلان رسول عربی
تیری الفت میرا ایمان رسول عربی

عرش اعظم پہ رسائی تری ماشاءاللہ
رب کا تو ہی بنا مہمان رسول عربی

چاند سورج یہ ستارے یہ زمین و گردوں
کس پہ تیرا نہیں احسان رسول عربی

تیری توصیف و ثنا صبح و مسا کرنے سے
مشکلیں ہوتی ہیں آسان رسول عربی

مرغ سدرہ جنھیں جبرئیل امیں کہتے ہیں
تیرے در کے ہیں وہ دربان رسول عربی

حشر کی دھوپ میں جب تیرا سہارا ہوگا
میں نہ ہو جاؤں پشیمان رسول عربی

شاہ کونین کی ہے اوج پہ سیرت کتنی
پائے انور سے بڑھی عرش کی زینت کتنی

دونوں عالم میں ہے سرکار کی عظمت کتنی
رب نے بخشی ہے انھیں سرعت و رفعت کتنی

از زمیں تا بہ فلک سب ہے نبی کا صدقہ
اپنے محبوب سے ہے رب کو محبت کتنی

تم ذرا پڑھ کے تو قرآن مقدس دیکھو
شاہ کونین کی سیرت پہ ہے آیت کتنی

ظالموں کی ہے نگاہوں میں سفینہ اپنا
ہم اٹھائیں گے بھلا اور ہزیمت کتنی

غیر ہیں اس لیے انگشت بدنداں احسنؔ
مومنوں کو ہے محمد سے عقیدت کتنی

حوضِ کوثر پر رہے گا اہتمام مصطفیٰ
ہم غلاموں کو میسر ہوگا جامِ مصطفیٰ

خود خدا جب کر رہا ہے احترامِ مصطفیٰ
''ہم تعیّن کیا کریں کیا ہے مقام مصطفیٰ''

رب ہب لی امتی ہے صبح و شامِ مصطفیٰ
رات کی تنہائیوں میں ہے قیام مصطفیٰ

جب کبھی اسم محمد آئے لب پر آپ کے
با ادب صلِّ علیٰ پڑھیے بنام مصطفیٰ

تو حدیثِ پاک پڑھ کے دیکھ لے شام وسحر
ہو بہو تفسیرِ قرآں ہے کلام مصطفیٰ

نام ہے محمود بے شک جس مقام خاص کا
وہ مقام مصطفیٰ ہے وہ مقامِ مصطفیٰ

سنت سرکار پر چلنے کی عادت ڈالیے
صرف کہنا ہی نہیں کافی غلامِ مصطفی

پی کے ستّر اہلِ صفہ ہو گئے آسودہ خوب
ایک پیالہ دودھ سے تھا اہتمامِ مصطفی

دیکھتے رہ جائیں گے سب حوضِ کوثر کا سماں
ایسا ہوگا انتظام و انصرامِ مصطفی

ہر نفس کر احسنؔ اذنِ حاضری کا انتظار
کاش تیرے پاس آجائے پیامِ مصطفی

کیا بیاں کر پائیں خوبی انس و جاں سرکار کی
خود خدا توصیف کرتا ہے بیاں سرکار کی

مصطفیٰ کی بات رب دو جہاں کی بات ہے
گویا رب کی بولیاں ہیں بولیاں سرکار کی

چشم و دندان ولب و رخسار کی ہے بات الگ
''چاند سے بڑھ کر ہیں روشن ایڑیاں سرکار کی''

بعد رب کے درجہ اونچا ہے شہِ کونین کا
بالیقیں ہے ذات اقدس حرزِ جاں سرکار کی

کر دیا بوجہل کو رب نے جہنم میں رسید
کر رہا تھا وہ سدا گستاخیاں سرکار کی

ظلم سہہ کر بھی دعائیں دیں سبھی کو آپ نے
بھول کیسے جائیں ہم قربانیاں سرکار کی

منہ مرا چھوٹا ہے احسنؔ بات ان کی ہے بڑی
میں کہاں ہوں اور رفعت ہے کہاں سرکار کی

جہاں میں آمدِ سرکار خسروی سی رہی
قسم خدا کی ہر اک سمت کھلبلی سی رہی

دیارِ طیبہ میں جا کر وہ بجھ گئی بالکل
ہمارے قلب و جگر میں جو تشنگی سی رہی

رکھا ہے پاسِ ادب اس نے اس قدر ان کا
''چلے حضور تو بادِ صبا تھمی سی رہی''

جہاں جہاں شہِ لولاک نے قدم رکھے
وہاں پہ ذرہ نوازی کی کیا کمی سی رہی

میں منتظر ہی رہا کیوں نہ پھر پیام آئے
تمام عمر مرے دل میں بے بسی سی رہی

شاہ بطحا کے لب ورخسار کی
ہو ثنا اب احمدِ مختار کی

چھوڑ کر ہم گفتگو اغیار کی
"آیئے باتیں کریں سرکار کی"

چرخ پر سب ماہ وانجم بھی کریں
بات ان کے ذرۂ پیزار کی

شہر طیبہ دیکھ لوں میں یا خدا
لاج رکھ لے حسرت دیدار کی

آ گیا کورونا کا مہلک مرض
ہوگئی حد کیفرِ کردار کی

آج مشکل کی گھڑی میں کو بکو
ہے ضرورت بارش انوار کی
گڑگڑا کر مانگیے احسنؔ دعا
غم زدہ حالت ہے اب سنسار کی

روز و شب صبح و مسا ہے لازمی
الفت خیر الوریٰ ہے لازمی

ہر اطاعت فرض ہے اللہ کی
مصطفی کی ہر ادا ہے لازمی

جب خدائے پاک کا ہو ذکر تب
ذکر شاہِ انبیا ہے لازمی

دو جہاں میں کامرانی کے لیے
نقش پائے مصطفی ہے لازمی

رب تعالی کی رضا کے واسطے
شاہِ بطحا کی رضا ہے لازمی

ہم گنہہ گاروں کو اپنے آپ سے
بالیقیں شرم و حیا ہے لازمی

بے اثر ہو جائے جب ساری دوا
پھر تو احسنؔ بس دعا ہے لازمی

خوب سے ہے خوب تر رشک قمر کی روشنی
آمنہ بی آپ کے لختِ جگر کی روشنی

جلوہ گر جس دم ہوا اس دہر میں نورِ خدا
دھیمی یکسر ہوگئی شمس و قمر کی روشنی

جب سے نعتِ احمدِ مختار کرتا ہوں رقم
روز افزوں ہو رہی ہے میرے گھر کی روشنی

از زمیں تا آسماں پھیلی ہوئی ہے جا بجا
مصطفیٰ کے خسروانہ کرّ و فر کی روشنی

ساری دنیا کو لیے بیٹھی ہے اپنی گود میں
مصطفیٰ صلِ علیٰ کے بام و در کی روشنی

آمنہ بی بی کے حبا یا احمدِ مختار سے
ہر کسی نے پائی ہے حسنِ اثر سے روشنی

فکرِ احسنؔ میں ہے کعبہ اور طیبہ کی ضیا
کچھ ادھر کی روشنی ہے کچھ ادھر کی روشنی

ربِّ واحد سے ملانے آ گئے ہیں مصطفیٰ
راستہ سیدھا بتانے آ گئے ہیں مصطفیٰ

اپنے دامن میں چھپانے آ گئے ہیں مصطفیٰ
''چادرِ رحمت اُڑھانے آ گئے ہیں مصطفیٰ''

خانۂ ظلمت کو ڈھانے آ گئے ہیں مصطفیٰ
گمرہی یکسر مٹانے آ گئے ہیں مصطفیٰ

جب لگے لڑنے جھگڑنے ایک دن اہلِ قریش
برمحل جھگڑا چھڑانے آ گئے ہیں مصطفیٰ

اے عرب کے نامور سب پہلوانوں کے رئیس
اب ترا چھکا چھڑانے آ گئے ہیں مصطفیٰ

مشرکوں کے لات وعزیٰ ہوں کہ ہو کوئی ہبل
لگ گئے سب کے ٹھکانے آ گئے ہیں مصطفیٰ

ان کی آمد پر مدینے کی گلی میں دھوم ہے
بج رہے ہیں شادیانے آ گئے ہیں مصطفیٰ

مل گئی انمول دولت مل گئی
نعت گوئی کی سعادت مل گئی

آپ کی تشریف آئی دہر میں
اور ہمیں راہِ ہدایت مل گئی

صدق دل سے کلمہ جس نے پڑھ لیا
اس کو جنت کی ضمانت مل گئی

میں ثنائے مصطفیٰ کرنے لگا
مجھ کو دنیا بھر کی عزت مل گئی

شاہِ بطحا کا ملا جس کو لعاب
درد سے جلد اس کو راحت مل گئی

اللہ اللہ حضرت صدیق کو
شاہِ بطحا کی رفاقت مل گئی

زندگی میں واہ دس اصحاب کو
باغ جنت کی بشارت مل گئی

میرے آقا لوٹے جب معراج سے
صبح دم احسنؔ شہادت مل گئی

متاعِ دین ملا طرزِ بندگی آئی
حضور آئے جہاں میں تو روشنی آئی

درود پڑھتے ہوئے یاد آپ کی آئی
قسم خدا کی مرے دل میں تازگی آئی

ثنائے سید ابرار کے تصدّق میں
ہمارے فکر و عمل میں بھی پختگی آئی

جہاں جہاں سے بھی گزرے وہ سید عالم
وہاں وہاں سے ہے خوشبوئے صندلی آئی

کرم خدا کا ہوا مجھ پہ جس گھڑی احسنؔ
نصیب جاگ مرا پھر تو شاعری آئی

زلفوں کے پیچ مطلع انوار مصطفی
کتنے حسین ہیں لب ورخسار مصطفی

بعد از خدا نہیں ہے کوئی آپ کے سوا
بس آپ ہی ہیں احمد مختار، مصطفی

شرمندہ ہیں یہ دیکھ کے مہر و مہ و نجوم
پرنور ہے یوں ذرۂ پیزار مصطفی

پڑھ کر درود پاک میں سو جاؤں جس گھڑی
ہو جائے کاش اس گھڑی دیدار مصطفی

آنکھوں میں نیند آپ کی تو آگئی مگر
دل آپ کا ہے بالیقیں بیدار مصطفی

قرآن دے رہا ہے یہی درس مومنو!
اپناؤ تم بھی اسوۂ سرکار مصطفیٰ

احسنؔ در نبی پہ لڑھکتے ہوئے تو چل
اک بار تو بھی دیکھ لے دربار مصطفی

ے

شاخ طوبیٰ کی سرِ دست ہے درکار مجھے
آج ابھی لکھنی ہے نعتِ شہِ ابرار مجھے

مجھ کو اے بادِ صبا جلد مدینے لے چل
یاد آتے ہیں بہت احمدِ مختار مجھے

میرے ہونٹوں سے ہوا نام خدا کا جاری
جب کسی نے بھی کیا نیند سے بیدار مجھے

حشر کے دن میں شفاعت کے لیے ہوں مضطر
اپنے دامن میں چھپا لیجیے سرکار مجھے

میں سیہ کار خطا کار گنہ گار سہی
پھر نہ سمجھے کوئی بے یار و مددگار مجھے

اپنے احوال خدایا میں سناؤں کس سے
''دل دھڑکتا ہے تو یاد آتے ہیں سرکار مجھے''

آرزو ہے مرے دل کی یہ ہمیشہ احسنؔ
یا خدا طیبہ دکھا دے کبھی اک بار مجھے

حُبِّ رسول دل میں بسی ہے بسی رہے
یوں ہی تمام عمر یہ حالت بنی رہے

پڑھتے رہو درود و سلام ان پہ ہر گھڑی
ایمان میں تمھارے تر و تازگی رہے

دنیائے رنگ و بو کی مجھے آرزو نہیں
دل میں نبی کے عشق کی وارفتگی رہے

جاری ہو لب پہ کلمہ خدایا بوقتِ مرگ
لیکن درودِ پاک کی دل میں لڑی رہے

ہمت کسے ہے اس کو بجھانے کا نام لے
عشق نبی کی آگ جو دل میں لگی رہے

دونوں جہاں کی دولتیں ہو جائیں گی نصیب
''اے دل اگر حضور سے وابستگی رہے''

ہو جائے ہم پہ لطف و عنایت بروز حشر
احسنؔ ہمارے واسطے پھر کیا کمی رہے

مرے حضور کا رتبہ بڑا نرالا ہے
انھی کے نور سے روشن تمام دنیا ہے

نفس نفس مرے دل کا یہی قرینہ ہے
"کبھی خیال میں کعبہ کبھی مدینہ ہے"

میں رفتہ رفتہ دل و جاں نثار دوں ان پر
بصد خلوص یہی رات دن ارادہ ہے

قبول کرلیں اسے آپ تو کرم ہوگا
رقم جو میں نے کیا آپ کا قصیدہ ہے

خدا کا خاص کرم ہے مرے تخیل پر
سوائے اس کے مرے پاس کیا اثاثہ ہے

ذرا تم اپنے گریباں پہ ہاتھ رکھ کے کہو
کہاں کہاں پہ نہیں مصطفی کا سایہ ہے

درود پاک پڑھو ان پہ ہر گھڑی احسنؔ
زمیں سے تا بہ فلک جن کا بول بالا ہے

یہ حقیقت ہے حقیقت کو حقیقت کہیے
شاہ بطحا کو گلِ باغ رسالت کہیے

ان کی مدحت ہے حقیقت میں رضائے مولا
"بے گماں نعت نگاری کو عبادت کہیے"

ہم بھی گمراہِ زمانہ ہی تو رہتے اب تک
مل گئی آپ سے ایمان کی دولت کہیے

مصطفی صل علی کو جو خدا نے ہے کہا
دونوں عالم کی ہیں رحمت انھیں رحمت کہیے

بزم سرکار میں خاموش نہ رہیے احسنؔ
نعت پڑھیے کبھی سرکار کی سیرت کہیے

جاگ اٹھی ہے مری تقدیر نعتِ پاک سے
مل گئی ہے خواب کی تعبیر نعتِ پاک سے

مدحتِ سرکار میں بھی کر رہا ہوں آج کل
بڑھ رہی اب مری توقیر نعتِ پاک سے

یاالٰہی کاش طیبہ کی زیارت ہو نصیب
ہو دعاؤں میں مری تاثیر نعت پاک سے

لگ رہی ہیں ہر گھڑی تنہائیاں اچھی مجھے
ہو گیا میں جب سے دامن گیر نعت پاک سے

مدحتِ سرکار کے صدقے میں احسنؔ ایک دن
کارگر ہو جائے گی تدبیر نعت پاک سے

کتنی ہے پر خلوص فضا ہم سے پوچھیے
شہرِ نبی کی آب و ہوا ہم سے پوچھیے

قرآن پاک فخر سے کہتا ہے بار بار
نورِ محمدی کی ضیا ہم سے پوچھیے

خود جال بن کے ثور میں بولی یہ عنکبوت
کیسے ہیں اب رسولِ خدا ہم سے پوچھیے

کیوں پوچھنے لگے ہیں کسی اجنبی سے آپ
"نعت شہہ امم کا مزا ہم سے پوچھیے"

اصحاب صفہ نے یہ کہا پی کے شیریں دودھ
شاہِ زمن کی جود وسخا ہم سے پوچھیے

عشق نبی میں ڈوب کے کہتے تھے یہ بلال
ہے کون مصطفیٰ پہ فدا ہم سے پوچھیے

دستِ رسول پاک سے احسنؔ بروز حشر
کوثر کا جام کیسے ملا ہم سے پوچھیے

طیبہ نگر کا کوچہ بہ کوچہ کمال ہے
سب گنبدوں میں گنبد خضرا کمال ہے

آنے کا نام طیبہ سے لیتا نہیں کوئی
اللہ کے حبیب کا روضہ کمال ہے

گودی میں لے کے دائی حلیمہ نے یہ کہا
اے آمنہ تمھارا یہ بچہ کمال ہے

اللہ کا ہے قول کلامِ مجید میں
میرے نبی کا اُسوۂ حسنہ کمال ہے

تشریف لائے دنیا میں لاکھوں نبی مگر
سب میں مرے حضور کا رتبہ کمال ہے

ساری بلائیں دور ہوں گھر میں ہوں برکتیں
تسبیحِ فاطمہ کا وظیفہ کمال ہے

آئے درِ رسول پہ لاکھوں ہزار لوگ
احسن مگر تمھارا قرینہ کمال ہے

حضور سید ابرار کی رضا کے لیے
خدا نے دنیا بنائی ہے مصطفی کے لیے

پکارتی ہے یہی رحمتِ خداوندی
''اٹھاؤ ہاتھ ابھی وقت ہے دعا کے لیے''

یہاں وہاں ہر اک جا سے ٹھوکریں کھا کر
ترے حضور میں حاضر ہوں التجا کے لیے

مچی ہے دھوم گنہگاروں میں سرِ محشر
تڑپ رہے ہیں سبھی تیرے آسرا کے لیے

جہاں میں لائے جو تشریف سرورِ عالم
خدا نے دین مکمل کیا سدا کے لیے

نگاہ لطف و کرم کے لیے بچا کیا ہے
حضور احسنؔ خستہ خاکِ پا کے لیے

شاہ کونین سے لو لگانے چلے
شہرِ طیبہ کی جانب دوانے چلے

باندھ کر شہرِ طیبہ کا رختِ سفر
"بارشِ نور میں ہم نہانے چلے"

خوب ہے ذرّے ذرّے میں اس کے شفا
خاکِ طیبہ کا سرمہ لگانے چلے

بالیقیں یہ حبیبِ خدا کے سبب
دونوں عالم کے سب کارخانے چلے

خوب ملنے لگی ہم کو داد و دہش
نعتِ صلِ علیٰ جب سنانے چلے

دھوم کیوں ہر سو مچی ہے آمد سرکار ہے
چار سو اب نور ہی ہے آمد سرکار ہے

سب کے اندر تشنگی ہے آمد سرکار ہے
بچی بچی گا رہی ہے آمد سرکار ہے

اہل طیبہ کہہ رہے ہیں مرحبا صد مرحبا
لب کشا ہر آدمی ہے آمد سرکار ہے

آ گیا وہ آ گیا دیکھو ادھر وہ آ گیا
ہاں وہی میرا نبی ہے آمد سرکار ہے

آ گئے احسنؔ جہاں میں سرورِ کون و مکاں
دور سب کی بیکلی ہے آمد سرکار ہے

شاہ کونینؐ سے لو لگا لیجیے
بختِ خفتہ کو اپنے جگا لیجیے

ذکر جب کیجیے ان کے دربار کا
دل میں شہرِ مدینہ بسا لیجیے

رات میں آپ سونے سے پہلے سدا
اپنی آنکھوں میں سرمہ لگا لیجیے

یادِ سرکار جب بھی ستانے لگے
ہجر میں غم کے آنسو بہا لیجیے

وردِ صلِ علیٰ کے لیے اک الگ
اپنے دل میں مصلیٰ بچھا لیجیے

آپ کی عاقبت خود سنور جائے گی
اپنے ماں باپ سے بس دعا لیجیے

میرے آقا مرے سرکار مدینے والے
ساری دنیا کے ہیں غمخوار مدینے والے

سر کے بل میں بھی چلوں اور مدینہ پہنچوں
ہو کرم مجھ پہ بھی اک بار مدینے والے

عرش اعظم پہ بنایا گیا مہماں جس کو
رب کے ہیں آپ ہی وہ یار مدینے والے

زلف واللیل ہے بس آپ کی ماشاءاللہ
والضحیٰ آپ کے رخسار مدینے والے

لوٹ کے در سے نہ آیا ہے کوئی بھی خالی
آپ کا ایسا ہے دربار مدینے والے

احسنؔ خستہ پہ سرکار کرم ہو جائے
ہے کرم کا بڑا حقدار مدینے والے

دل مرا قربان ہے یہ جان بھی قربان ہے
عظمت خیر الوری پر زندگی قربان ہے

وصف سرکار دو عالم میں رہے جو رات دن
بالیقیں اس نعت گو کی شاعری قربان ہے

دشمنان دین کا سہہ سہہ کے ہر ظلم و ستم
سرور کونین کا ہر امتی قربان ہے

حسن سرکار دو عالم پر مہ و انجم کے ساتھ
بالیقیں خورشید کی تابندگی قربان ہے

احسنؔ خستہ نہ کیوں ہو جان و دل سے پھر نثار
حسن پر سرکار کے جب روشنی قربان ہے

سرکار دو جہاں کی جو مدح و ثنا کرے
رتبہ بلند اس کا نہ کیوں پھر خدا کرے

جو اہتمام ذکر حبیب خدا کرے
اس پر کرم خدا کا ہمیشہ رہا کرے

ہر درد سے ملے گی اسے بالیقیں شفا
صل علی کا ورد جو صبح و مسا کرے

ایمان کا تقاضا بلا شک یہی تو ہے
''مومن وہی ہے ان سے جو عہد وفا کرے''

احسنؔ ہے صاف آیتِ خلق عظیم سے
کوئی نہیں جو آپ کا ہمسر ہوا کرے

خوب ہے روضۂ مصطفیٰ خوب ہے
سبز گنبد کی کالی گھٹا خوب ہے

آپ کے در کی خاک شفا خوب ہے
ہر مرض کے لیے یہ دوا خوب ہے

دین کی راہ آراستہ خوب ہے
نقش پائے حبیبِ خدا خوب ہے

رشک جنت ہے گویا نبی کا دیار
اس لیے تو وہاں کی فضا خوب ہے

عشقِ احمد میں رہنا ہو احسنؔ اگر
نعت گوئی کا یہ مشغلہ خوب ہے

پل بھر میں سرِ عرش جو آیا ہے گیا ہے
محبوبِ خدا ہے وہی محبوبِ خدا ہے

مجبور ہے لاچار ہے دن بھر کا تھکا ہے
للہ کرم ہو کہ گدا در پہ کھڑا ہے

محشر کی گھڑی میں یہی اعلان ہوا ہے
"غمخوار امم بہر کرم جلوہ نما ہے"

مشہور ہے مشہور ہے مشہور بہت وہ
اک میں نے قصیدہ جو محمد پہ لکھا ہے

اے بادِ صبا آج مجھے ساتھ ہی لے چل
یہ دل کی صدا دل کی صدا دل کی صدا ہے

عشق نبی میں ڈوب کے لفظوں کے پھول سے
ہے ابتدائے شاعری نعتِ رسول سے

شہر نبی میں جا کے بہت فائدہ ہوا
خوشبو مرے بدن میں ہے طیبہ کی دھول سے

کربل کی سرزمین سے آتی ہے یہ صدا
زندہ ہے آج دین تو ابن بتول سے

سنت پہ کرتے ہیں سدا اہل سنن عمل
غفلت نہیں برتتے ہیں اپنے اصول سے

پروانہ کے بغیر دعا ہو گئی قبول
احسنؔ حرم پہنچ گیا عملہ کی بھول سے

جا کے تم دیکھ لو قرینے سے
ذرّے طیبہ کے ہیں نگینے سے

ہجر میں ان کے دل نہیں لگتا
فائدہ کیا ہے ایسے جینے سے

اے صبا طیبہ ہو اگر جانا
تو بھی جانا مگر قرینے سے

آج کی رات اہل صفہ کو
جی نہیں بھر رہا ہے پینے سے

مصطفی جس گلی سے بھی گزرے
خوشبو آنے لگی پسینے سے

ہجر میں ان کے زندگی کیا ہے
''موت بہتر ہے ایسے جینے سے''
لگ رہا ہے مجھے یہی احسنؔ
دے رہا ہے کوئی خزینے سے

خدا کا ذکر کریں دل میں روشنی کے لیے
بنایا اس نے ہمیں اپنی بندگی کے لیے

زمین و گردوں یہ سورج ستارے ماہ و نجوم
خدا نے سب کو بنایا مرے نبی کے لیے

رسول پاک کی مدحت سرائی کا یہ ہنر
عطا کیا ہے خدا نے کسی کسی کے لیے

فلاح پانے کی خاطر یہ نقش پائے رسول
قدم قدم پہ ضروری ہے آدمی کے لیے

تمام دنیا ہے محتاج میرے مولا کا
مرے بھی دل کا تقاضا ہے بس اسی کے لیے

اڑا کے طیبہ تو احسنؔ کو اے صبا لے چل
تڑپ رہا ہے یہ دن رات چاکری کے لیے

میں نہیں کہتا ہوں یہ قرآن کا اعلان ہے
سارے عالم پر محمد کا بڑا احسان ہے

مصطفی آئے تو ہم سب گمرہی سے بچ گئے
آپ کی ذات گرامی مومنوں کی جان ہے

عظمت سرکار کا اندازہ ہو کیسے بھلا
بلبلِ سدرہ بھی ان کے در کا جب دربان ہے

کربلا کی سرزمیں پر دینِ وحدت کے لیے
سربسجدہ ہو کے سبطِ مصطفی قربان ہے

احسنؔ اپنی کم نصیبی کو بیاں کیسے کرے
ان دنوں یہ ہجرِ جاناں سے بہت حیران ہے

مرے حضور سے دن اور رات روشن ہے
جہاں کی ساری متاعِ حیات روشن ہے

یہ بحر و بر یہ زمین و فلک مہ و انجم
نبی کے نور سے ہر ایک ذات روشن ہے

کلام پاک، احادیث دین و مذہب میں
کہاں کہاں نہیں آقا کی نعت روشن ہے

وجود سرورِ عالم کے ہی سبب لوگو!
قسم خدا کی یہ کل کائنات روشن ہے

نہیں شمار کوئی مصطفی کے احساں کا
انھیں کے لطف و کرم سے حیات روشن ہے

نبی کے عشق و محبت میں رات دن میرا
یقین کیجیے پائے ثبات روشن ہے

جہاں جہاں پہ ہیں احسن مناظر قدرت
نبی کا نور وہاں پات پات روشن ہے

باوضو ہو کر میں قبلہ رو بڑے ارمان سے
مدحت سرکار لکھتا ہوں نرالی شان سے

پوچھنے کی کیا ضرورت ہے کسی انسان سے
مصطفی کی شان کیا ہے پوچھ لو قرآن سے

کر رہا ہوں آج میں اس ذات کی مدح و ثنا
بھینی بھینی پائی خوشبو جس نے ہندوستان سے

مصطفی صل علی کا حق ادا ہو کیا بھلا
جھک گیا ہے سارا عالم آپ کے احسان سے

زندگی میں آخرت کی کر لیں جب تیاریاں
خلد میں جائیں گے ہم احسنؔ نرالی شان سے

مری حیات مری جان جس پہ قرباں ہے
اگر چہ بندہ ہے لیکن وہ نور یزداں ہے

شروع کام کیا میں نے تسمیہ پڑھ کے
اسی سبب سے مرا کام بھی تو آساں ہے

ہوئی ہے دنیا کی تخلیق جن کے صدقے میں
"انھیں کی زلف کی خیرات ابر باراں ہے"

خدا کرے کہ زیارت کروں میں طیبہ کی
شبانہ روز یہی میرے دل کا ارماں ہے

اسی کا کھا کے اسی کا بنا ہے ناشکرا
حدیث قدسی ہے، نادان کتنا انساں ہے

کلام پاک میں جو والضحیٰ کی ہے سورت
اسی کی ہو بہو تفسیر روئے تاباں ہے

مرے رسول سی عظمت نہ پا سکا کوئی
زمیں پہ رہ کے سرِ عرش رب کا مہماں ہے

رکھی جو آپ نے گٹھری تو بول اٹھی بڑھیا
عمیق قلب سے تسلیم دین و ایماں ہے

درِ رسول کا ذرہ نصیب ہو یا رب
سنا ہے درد کی خاطر مفید درماں ہے

پہنچ کے در پہ نبی کے اے زائرو کہنا
تمھارے عشق میں احسنؔ کا چاک داماں ہے

سب نبی آئے فقط مخصوص اُمّت کے لیے
مصطفیٰ تشریف لائے تا قیامت کے لیے

انس و جن مخصوص ہیں رب کی عبادت کے لیے
پھر بھی ہیں بے چین کیوں دنیا کی دولت کے لیے

رات دن مدح و ثنا میں ہو گیا مصروف میں
چُن لیا ہے مجھ کو رب نے ان کی مدحت کے لیے

ان کو مولا نے بنایا ہے شفیع المذنبین
منتخب ہیں پہلے ہی آقا شفاعت کے لیے

روز و شب صبح و مسا لمحہ بہ لمحہ آج کل
مضطرب ہے دل مدینے کی زیارت کے لیے

آیتِ لاتخلِفُ المیعاد پڑھ کے دیکھ لو
مومنو بے چین کیوں ہو باغ جنت کے لیے

طفلگی میں ہی اشارے سے یہ ظاہر ہو گیا
چن لیا شبیر کو رب نے شہادت کے لیے

مرے مصطفی کے دیار کی بھلا کیسے کوئی مثال دے
جسے رشک خلد کہے جہاں مجھے یا خدا وہیں ڈال دے

شب و روز عشق رسول میں مری زندگی ہے نثار اب
مری اس ادا کے عوض مجھے کوئی رنج دے نہ ملال دے

کروں رات دن میں یہی دعا کہ ترے ہی ہاتھ میں ہے عطا
مری زندگی میں تو یا خدا مجھے دے تو رزق حلال دے

غم زندگی سے نہیں غرض غم بندگی کا سوال ہے
ہو زباں پہ مری احد احد یا خدا وہ عشق بلال دے

وہی جو کہ عالی صفات ہے مرے مصطفی کی وہ ذات ہے
جو بھی ان کی رہ پہ چلا کرے اسے اپنے سانچے میں ڈھال دے

میں بھٹک رہا ہوں ادھر ادھر کوئی راہبر ہے نہ چارہ گر
مجھے بس اسی کی تلاش ہے جو کہ گمرہی سے نکال دے

جیسا مرے حضور کا حسن و جمال ہے
دنیا میں ایسا ہونا کسی کا محال ہے

یوں تو مرے حضور میں لاکھوں کمال ہے
"شق القمر کا معجزہ بس اک مثال ہے"

دندان و چشم اور رُخ و عارض کے درمیاں
رشکِ قمر حضور کا حسن و جمال ہے

قرآن اپنے آپ میں ہے بے نظیر خود
لیکن ہر اک کتاب میں بھی بے مثال ہے

صرف ایک پل میں عرش پہ آئے گئے حضور
یہ دوسروں کے واسطے خواب و خیال ہے

آقائے دو جہاں نے کہا یارِ غار سے
رب ساتھ ہے تو کیوں تجھے حزن و ملال ہے

کب تک ملے گا در کا ترے اذن حاضری
تیرا غلام ہجر میں غم سے نڈھال ہے

احسنؔ پہ بھی نگاہِ کرم کیجیے حضور
اب کچھ نہ اس کے ماسوا حرفِ سوال ہے

فخر ہے خیر الوریٰ پر فخر ہے
ہم کو محبوب خدا پر فخر ہے

لامکاں میں رب کا جو مہماں ہوا
اس امام الانبیا پر فخر ہے

شہر طیبہ کی مقدس سرزمین
مرجع شاہ و گدا پر فخر ہے

بارگاہِ مصطفی کے آس پاس
ابر رحمت کی گھٹا پر فخر ہے

عاصیوں کو حشر کے میدان میں
آپ کی نوری ردا پر فخر ہے

صاحب لولاک فخر دو جہاں
نورِ احمد کی ضیا پر فخر ہے

گمرہی سے دی ہمیں جس نے نجات
دین کے اس رہنما پر فخر ہے

نارِ دوزخ کا ہمیں اب غم نہیں
''نسبتِ خیر الوریٰ پر فخر ہے''

اللہ اللہ طیبہ کی بادِ نسیم
اس نسیم جاں فزا پر فخر ہے

جوش پر ہر آن ہے موجِ کرم
صاحبِ جود و سخا پر فخر ہے

خالق کون و مکاں کو ہر گھڑی
اتباعِ مصطفی پر فخر ہے

اہل ایماں کو بلا چوں و چرا
شہر طیبہ کی فضا پر فخر ہے

آیت واللیل کی ہے یہ صدا
آپ کی کالی گھٹا پر فخر ہے

ہر گلی کو چھوڑ کر احسنؔ مجھے
کوچۂ بدر الدجیٰ پر فخر ہے

ایک دن طیبہ مجھ کو جانا ہے
اپنا مسکن وہیں بنانا ہے

اپنا دکھڑا انھیں سنانا ہے
"نعت پڑھنا تو اک بہانا ہے"

کون کہتا ہے عامیانہ ہے
میرا انداز والہانہ ہے

سوئے طیبہ مجھے صبا لے چل
التجا تجھ سے مخلصانہ ہے

ان کی چوکھٹ پہ کچھ دنوں رہ کر
اپنی قسمت کو آزمانا ہے

تھام کر جالی ان کے روضے کی
خوب رونا ہے گڑگڑانا ہے

میرے آقا کے در پہ ہر لمحہ
قدسیوں کا بھی آنا جانا ہے

دینِ وحدت یہی سکھاتا ہے
رب کے آگے ہی سر جھکانا ہے

اپنے ایمان کو رکھو سالم
ایک دن رب کو منہ دکھانا ہے

پرفتن دور میں سلیقے سے
اپنے ایمان کو بچانا ہے

آخرت کو سنواریئے صاحب
زندگانی کا کیا ٹھکانا ہے

پَر اگرچہ مجھے نہیں حاصل
پر مری فکر طائرانہ ہے

زیب دیتی ہے ان کو درویشی
شاعری جن کی صوفیانہ ہے
مسجد نبوی میں مجھے احسنؔ
بابِ جبریل سے ہی جانا ہے

بصد خلوص خرد اعتکاف کرتی ہے
درود پاک سے دل پاک صاف کرتی ہے

ثنائے سرورِ دیں کے لیے ہر اک لمحہ
ہماری فکر نیا انکشاف کرتی ہے

خدائے پاک کی رحمت سنوارتی ہے اسے
ہماری عقل اگر انحراف کرتی ہے

ستم ہزار ابو جہل کرتا ہے لیکن
اسے حضور کی رحمت معاف کرتی ہے

بروزِ حشر نگاہِ کرم کریں گے نبی
تمام دنیا یہی اعتراف کرتی ہے

جہاں بھی ہوتا ہے چرچا رسول اکرم کا
وہاں پہ رحمتِ رب خود طواف کرتی ہے

تمام دنیا ہی کھا کر خدا کا رزق احسنؔ
ہمیشہ کام اسی کے خلاف کرتی ہے

نور سے معمور ان کا ہر در و دیوار ہے
ہر گھڑی در پر نبی کے بارشِ انوار ہے

انا اعطینا کی آیت کہہ رہی ہے بار بار
حوضِ کوثر کا پیمبر مالک و مختار ہے

والضحیٰ واللیل طٰہٰ اور ہے یٰسین کیا
مدحتِ سرکار ہے یہ مدحتِ سرکار ہے

شہر مکہ میں خدائے پاک کا ہے خاص گھر
شہر طیبہ میں رسول اللہ کا دربار ہے

جس کو بی بی آمنہ کا کہتے ہیں سب لاڈلا
اپنی امت کا وہی تو قافلہ سالار ہے

حشر کے میدان میں ہم مضطرب ہیں یا نبی
آپ کے لطف و کرم کی اب ہمیں درکار ہے

کیجیے سرکار اب چشمِ عنایت کیجیے
احسنِ خستہ غم و آلام سے دوچار ہے

برائی عام تھی ہر سمت آقا اک زمانے سے
ہدایت ہم نے پائی آپ کے تشریف لانے سے

یقیناً گھٹ نہیں سکتا کبھی رتبہ گھٹانے سے
خدا کا دین پھیلا ہے محمد کے گھرانے سے

کوئی عاجز ہوا اک شام مچھلی کو کھلانے سے
سدا سب کو کھلاتا ہے مرا رب غیب خانے سے

مدد اللہ کی ہر وقت ان کے ساتھ رہتی ہے
کبھی ڈرتے نہیں اللہ والے ورغلانے سے

حریمِ ناز کا پروردہ اک میں بھی کبوتر ہوں
مجھے روکے نہ کوئی ابرِ رحمت میں نہانے سے

جو طیبہ مصطفیٰ پہنچے تو سارے لوگ طیبہ کے
بچا پائے نہ اپنے آپ کو خوشیاں منانے سے

مرا تو مطلقاً لہو و لعب میں دل نہیں لگتا
سکوں ملتا ہے بس اک نعت احمد گنگنانے سے

دبانا حق نہ ہرگز تم کسی مظلوم کا احسنؔ
خدا ناراض ہوتا ہے کسی کا حق دبانے سے

اپنی قسمت پر یقیناً روز و شب اترائیں گے
جب بھی آئے گا بلاوا ہم مدینے جائیں گے

نیکیاں کرلیں جہاں میں ورنہ محشر میں بہت
ہاتھ میں ہم دفترِ عصیاں لیے پچھتائیں گے

اپنے اپنے فن میں ماہر لوگ ہوتے ہیں مگر
''ہم نبی کی نعت پڑھ کر دہر میں چھا جائیں گے''

اہلِ دنیا کو دکھانے سے بھلا کیا فائدہ
چاکِ دامن جا کے ہم سرکار کو دکھلائیں گے

سارا عالم دیکھ لے گا دیکھ لیں گے سارے لوگ
پرچمِ اسلام ساری دنیا میں لہرائیں گے

اس گھڑی کا اے گنہگارو سماں تم دیکھنا
جب شفاعت کے لیے تشریف آقا لائیں گے

باادب تسلیم کر کے تم بھی کہہ دینا صبا
ہند میں ہم کب تک احسنؔ دل بھلا بہلائیں گے

یہاں کہ وہاں وہاں کہ یہاں عیاں کہ نہاں تمھارے لیے
بنایا خدا نے یہ ارض وسما یہ سارا جہاں تمھارے لیے

یہ فرش زمیں وہ عرش بریں کہ تم گئے ہو جہاں بھی کہیں
ہیں فرشِ زمیں و عرشِ بریں مکین و مکاں تمھارے لیے

ہمارے نبی تمھارے نبی تمھارے نبی ہمارے نبی
وہ شاہِ زمن ہمارے لیے وہ شاہ زماں تمھارے لیے

مشیتِ رب تھی جلوہ نما تو اس کے مُحِب نے خوب کیا
"گئے ہوئے دن کو عصر کیا یہ تاب وتواں تمھارے لیے"

میں سوئے مدینہ جاؤں اگر یہ سر ہو مرا تمھارا ہو در
وہیں پہ کروں میں وقت بسر کہ ہے مری جاں تمھارے لیے

گئی درِ مصطفی پہ صبا اٹھا کے وہ لانے خاکِ شفا
سنو جی ہمارے گھر کے تمام خورد و کلاں تمھارے لیے

سلیقہ نہیں، طریقہ نہیں، قرینہ نہیں، وتیرہ نہیں
یہ احسنِ خستہ کیسے بھلا، کرے کچھ بیاں تمھارے لیے

خوش جو ربِّ انام ہوتا ہے
عرش پر اہتمام ہوتا ہے

جذبۂ عشق ہو اگر دل میں
''دور سے بھی سلام ہوتا ہے''

پوچھتے کیا ہو شاہِ بطحا کا
سب سے خیرالکلام ہوتا ہے

جو بھی نکلے زبان اطہر سے
وہ خدا کا پیام ہوتا ہے

ہو جہاں پر بھی محفلِ سیرت
آپ کا فیض عام ہوتا ہے

شہر طیبہ کا ہر گلی کوچہ
قابل احترام ہوتا ہے

راہِ طیبہ کا راہ گیر احسنؔ
واقعی خوش خرام ہوتا ہے

یہ شام آپ ہی سے سحر آپ ہی سے ہے
ہموار زندگی کا سفر آپ ہی سے ہے

رونق جہاں میں آٹھوں پہر آپ ہی سے ہے
''تابندگیِ شمس و قمر آپ ہی سے ہے''

فخر وجود کون و مکاں آپ کی ہے ذات
ہم سب نے پائی راہ گذر آپ ہی سے ہے

پرنور ہے زمانے کی ہر ایک شے مگر
ہر شے میں روشنی کا اثر آپ ہی سے ہے

آنکھوں سے دور ہے سبھی شے آپ ہی سے اور
جو کچھ ہے اپنے پیشِ نظر آپ ہی سے ہے

ارض و سما سے آتی ہے احسنؔ یہی صدا
جو کچھ اِدھر ہے اور اُدھر آپ ہی سے ہے

دیکھو ان کے درو دیوار کے آگے پیچھے
سب کھڑے ہیں مرے سرکار کے آگے پیچھے

ہم بھلا کیوں رہیں اغیار کے آگے پیچھے
جب کہ سب ہیں شہ ابرار کے آگے پیچھے

ہیں کسی شاہ نہ زردار کے آگے پیچھے
''مانگنے والے ہیں سرکار کے آگے پیچھے''

صرف انساں کی نہیں جن و ملائک سب کی
بھیڑ ہے آپ کے دربار کے آگے پیچھے

بھیک لینے کو ترستے ہیں یمن کے موتی
ان کے دندانِ گہر بار کے آگے پیچھے

عشقِ احمد میں جو رہتا ہے ملوث ہر دم
کیوں رہے وہ کسی بے کار کے آگے پیچھے

ان کے اخلاقِ حمیدہ سے سبق لو احسنؔ
کس طرح جھکتے ہیں کردار کے آگے پیچھے

برائے نعت نبی جب قلم دوات ملے
ہمارے ذہن کو فکری محرکات ملے

کلام پاک میں حد درجہ مضمرات ملے
جہاں جہاں بھی حروفِ مقطعات ملے

زمانہ جس پہ کرے ناز وہ ثبات ملے
''نبی کے کوچے میں مر جاؤں تو حیات ملے''

وسیلہ چاہیے رب العلی سے ملنے کا
بجز حضور کے کیسے خدا کی ذات ملے

انھیں کا رعب ہے قائم جہاں جہاں دیکھا
مرے حضور کا احسان پات پات ملے

شفیع حشر سے ہے آسرا یہی ہر دم
مجھے بس آپ کی اک چشم التفات ملے

خدا کے فضل نبی کے طفیل ہی احسنؔ
سخن طرازی کے ہیرے جواہرات ملے

تیر برسے کہیں برچھی کہیں نیزہ برسے
ہم غلامانِ شہِ بطحا پہ کیا کیا برسے

اب ضرورت ہے ضرورت سے زیادہ برسے
ہو گیا نور یہاں ایک زمانہ برسے

کفر و الحاد کا گھنگھور ہے بادل چھایا
جھوم کر ابرِ کرم ہم پہ خدایا برسے

شہر طیبہ کی وہ پر کیف فضا ہے کہ جہاں
''ہر گھڑی رحمت و انوار کا میگھا برسے''

ایک دو بوند سے ممکن نہیں ہے زرخیزی
خشک سالی ہے بہت مینہ کا جھالا برسے

روزِ محشر کی تمازت سے ہوئے ہم بیکل
ہم پہ بھی جھوم کے رحمت کی بدریا برسے
منتظر شوق سے کربل میں سبھی ہیں احسنؔ
اب ذرا تیر حسین ابن علی کا برسے

لب تشنہ کو آقا کی ثنا خوانی میں رکھا ہے
خدا شاہد ہے میں نے آگ کو پانی میں رکھا ہے

محمد مصطفی صلِ علیٰ کا اسوۂ حسنہ
خدائے پاک نے آیات قرآنی میں رکھا ہے

ابھی تک ہے جہاں والوں کی سب عقل وخرد خاموش
''جمال گنبد خضری نے حیرانی میں رکھا ہے''

دیار طیبہ میں اللہ کے سب نیک بندوں کو
شہنشاہ مدینہ نے نگہبانی میں رکھا ہے

بھلا کیسے دکھائیں گے خدا کے آگے منہ اپنا
برے اعمال نے ہم کو پشیمانی میں رکھا ہے

جہاں میں ایک ہی بس مذہب اسلام ہے ایسا
جسے اللہ نے ہر لمحہ آسانی میں رکھا ہے

اگر ہے دیکھنا تم کو تو دیکھو اسوۂ حسنہ
مرے آقا نے غیروں کو بھی مہمانی میں رکھا ہے

نوشتہ بھی عجب ہے، ٹالنے سے ٹل نہیں سکتا
اسے رب نے چھپا کر نقشِ پیشانی میں رکھا ہے

خدا کا شکر ہے احسنؔ کہ اس نے بزمِ حسّاں میں
ہمیں محبوب کی اپنے ثنا خوانی میں رکھا ہے

آقائے نامدار کے آنے کا وقت ہے
خوشیاں مناؤ آج ٹھکانے کا وقت ہے

عشق رسول پاک میں اے مومنو تمھیں
بزم وفا میں دیپ جلانے کا وقت ہے

تشریف آپ لائے تو گونجی یہی صدا
لب پر درود پاک سجانے کا وقت ہے

آنگن میں بی بی آمنہ کے آگئے حضور
"صل علی کا نغمہ سنانے کا وقت ہے"

کیا بات ہے کہ ہوتی نہیں ہے دعا قبول
احساس اپنے دل کو دلانے کا وقت ہے

سر دھنتے رہنے سے تو کوئی فائدہ نہیں
نااتفاقی دور بھگانے کا وقت ہے

احسنؔ تو دب گیا ہے گناہوں سے حشر میں
لطف و کرم حضور سے پانے کا وقت ہے

ہو گئے سب فدا دیکھتے دیکھتے
چہرۂ مصطفیٰ دیکھتے دیکھتے

جانے کیا ہو گیا دیکھتے دیکھتے
عشق رسوا ہوا دیکھتے دیکھتے

کفر و ظلمت کی تاریکیاں چھٹ گئیں
آمد مصطفیٰ دیکھتے دیکھتے

لامکاں میں شب اسریٰ میرا نبی
پل میں آیا گیا دیکھتے دیکھتے

جب اٹھایا شہِ دیں نے دستِ دعا
ابر چھانے لگا دیکھتے دیکھتے

یہ حقیقت ہے میں کیا سے کیا ہو گیا
''آپ کا نقش پا دیکھتے دیکھتے''

ابر رحمت کی ہر سو گھٹا چھا گئی
ان کی زلفِ دوتا دیکھتے دیکھتے

در پہ آقا کے ہم حاضری کے لیے
رہ گئے راستہ دیکھتے دیکھتے

کاش کر دیتے مجھ پر نگاہِ کرم
شاہ جود و سخا دیکھتے دیکھتے

بزمِ حسان میں شاہِ کونین کا
میں ثنا خواں ہوا دیکھتے دیکھتے

جب پریشان محشر میں احسنؔ ہوا
حل ہوا مسئلہ دیکھتے دیکھتے

میری بساط دیکھ کے صدقہ کیا مجھے
ان کے کرم نے ادنیٰ سے اعلیٰ کیا مجھے

صدقے میں جن کے رب نے بنائی ہے کائنات
"قسمت نے ان کے عشق کا بندہ کیا مجھے"

مجھ کو غمِ حیات سے یکسر نکال کر
دیکھو مرے حضور نے کیا کیا کیا مجھے

میں مشتِ خاک ہوں تو بھلا اس میں کیا حرج
اللہ کے فرشتوں نے سجدہ کیا مجھے

خلد بریں سے رب نے زمیں پر اتار کر
دنیائے رنگ و بو کا تماشا کیا مجھے

فاروق نے کہا کہ میں اس کا غلام ہوں
کلمہ پڑھا کے جس نے مجلّٰی کیا مجھے

کہتے تھے بار بار ابوبکر جھوم کر
حسن و جمالِ یار نے شیدا کیا مجھے

دستِ دعا اٹھایا تھا میں نے کہ دفعتاً
بادِ صبا نے جانبِ طیبہ کیا مجھے

احسان کیا یہ کم ہے غفور الرّحیم کا
امت میں شاہِ دیں کے جو پیدا کیا مجھے

احسنؔ شرابِ عشق میں پیتا چلا گیا
مخمور نعت پاک نے ایسا کیا مجھے

خطا، گناہ پہ کچھ تو نقاب ہو جائے
چلو تلاوتِ امّ الکتاب ہو جائے

صبا مدینہ مجھے لے کے چل قرینے سے
حصول میری بھی تعبیر خواب ہو جائے

رضا خدائے تعالی کی اس میں پنہاں ہے
درود پڑھ کہ دعا مستجاب ہو جائے

نماز ، روزہ ، تراویح جو گزارے اسے
مقامِ قربِ خدا دستیاب ہو جائے

تمھارے حسن پہ واللہ ناز ہے رب کو
''نقاب اٹھاؤ تو حیرت نقاب ہو جاؤ''

حضور حق میں جو دستِ دعا اٹھاؤں میں
سوال کرنے سے پہلے جواب ہو جائے

جنون میرا کمال عروج کو پہنچے
اگر نگاہِ رسالت مآب ہوجائے

حضور احسنؔ خستہ کی بے نوائی پر
نگاہِ لطف خدارا شتاب ہوجائے

تشریف لا کے دہر میں سکّے جما دیے
امّی لقب نے دونوں جہاں جگمگا دیے

کیا خوب مرتبہ ہے ہمارے رسول کا
راز و نیاز رب نے انھیں سب بتا دیے

بنجر زمیں کو آپ نے گلزار کر دیا
گلہائے رنگا رنگ کے غنچے کھلا دیے

فیضِ حبیب کبریا جاری ہوا وہاں
نغماتِ نعت ہم نے جہاں گنگنا دیے

جس راہ سے بھی شاہِ زمن کا گزر ہوا
جود و سخا کے آپ نے دریا بہا دیے

دنیا کو تابِ دید نہ ہوتی اسی لیے
رخ پر خدا نے آپ کے پردے لگا دیے

آیا خزاں کے دور میں بھی موسمِ بہار
میرے حضور پاک جہاں مسکرا دیے

سوئے مدینہ بادِ صبا اس طرح چلی
جیسے مرے ارادے سبھی گدگدا دیے

عشق رسول میں مجھے جینے کا پھل ملا
''اس کے طفیل حج بھی خدا نے کرا دیے''

محبوبِ کردگار شہِ ذی وقار نے
لطف و نوازشات کے کوچے بسا دیے

عرش بریں پہ جب گئے اسری کی شب حضور
پروردگار نے انھیں سب کچھ دکھا دیے

جبریل دیکھتے رہے وا حسرتا انھیں
سدرہ سے آگے جب قدم آقا بڑھا دیے

دست دعا اٹھانے ہی والے تھے ہم مگر
بن مانگے اس نے جھولی میں حد سے سوا دیے

میدان جنگ بدر میں جمِّ غفیر کے
معدودے چند لوگوں نے چھکے چھڑا دیے

فضل خدا ہے اور ہے محبوب کی رضا
شاہِ امم نے امتی سب بخشوا دیے

محفوظ میرا گھر ہے خبائث سے آج کل
لی خمسۃ کے طغرے جو گھر میں لگا دیے

احسنؔ کلام کیجیے اس ذات پاک کا
صدقے میں جس کے رب نے دو عالم سجا دیے

کسی کو کیوں میں بتاؤں کہ آرزو کیا ہے
انھیں پتا ہے مرے دل کی جستجو کیا ہے

کبھی اویس کبھی تم بلال سے پوچھو
"نظر میں کوچۂ جاناں کی آرزو کیا ہے"

پتا یہ کیجیے لاترفعوا کی آیت سے
نبی کے سامنے اندازِ گفتگو کیا ہے

مرے حضور کی آمد ہے آج طیبہ میں
دیار ناز میں ہنگامہ کو بکو کیا ہے

حضور جود و سخا کے بڑے سمندر ہیں
یہ دریا، نہر، ندی، جھیل، آب، جو کیا ہے

مریضِ عشق ہوں تنہائیوں میں رہتا ہوں
خبر نہیں مجھے ہنگامہ چار سو کیا ہے

شرابِ عشقِ محمد کے سامنے احسنؔ
ایاغ، جام، صراحی یہ مے سبو کیا ہے

نہیں جس کی کوئی مثال ہے اسی بے مثال کی بات ہے
وہی آمنہ کا جو لعل ہے اسی نونہال کی بات ہے

ہو نبی کی مدح و ثنا اگر تو بڑے کمال کی بات ہے
رہے یاد ان کی نفس نفس یہ قوی خیال کی بات ہے

کہیں تذکرہ تو ہے بدر کا کہیں بس ہلال کی بات ہے
کہیں گفتگو ہے عروج کی کہیں پر زوال کی بات ہے

یہ یتیم بچہ ہے خوب تر ہے نصیب تیرا ابھی اوج پر
اے حلیمہ گود میں لے اسے بڑی نیک فال کی بات ہے

جو خدا کا خاص حبیب ہے وہی درد دل کا طبیب ہے
اُسی بس طبیبِ عظیم سے مرے اندمال کی بات ہے

نہ کروں سوال تو کیا عجب یہاں سب نے پایا ہے بے طلب
''جہاں منتظر ہوں عنایتیں وہاں کیا سوال کی بات ہے''

ہے صدائے احسنؔ بے نوا ہو کرم شفیعِ امم ذرا
میں تو آپ ہی کا ہوں امتی کہاں قیل و قال کی بات ہے

ہر سو نوازشات کے موتی بکھر گئے
کونین میں جہاں وہ شہِ بحر و بر گئے

جو لوگ مصطفیٰ کا نگر دیکھ آئے ہیں
کیا پوچھنا ہے ان کے مقدر سنور گئے

عقل و خرد بھی سوچ کے حیراں ہیں آج تک
کیسے وہ لامکاں میں بشانِ بشر گئے

امی لقب نے جب کیا اک اک کو نامزد
سارے منافقین کے چہرے اتر گئے

ارماں در نبی پہ لیے ہم بھی اب چلیں
"بے وجہ بے کلی کو بہت دن گذر گئے"

آقا کی اک نگاہ نے فاروق کر دیا
جس وقت قتل کرنے نبی کو عمر گئے

احسنؔ ہمارا دل یہی کہتا ہے بار بار
ہم لوٹ کر نہ آئیں گے طیبہ اگر گئے

ہوجائے شاخِ طوبیٰ الٰہی عطا مجھے
لکھنی ہے نعتِ پاکِ شہِ انبیا مجھے

کردے ادھر ادھر نہ کوئی مبتلا مجھے
لے چل درِ نبی پہ تو بادِ صبا مجھے

پرواز میری اوج فلک پر سدا رہے
"آ اے ہوائے نعت نئے پر لگا مجھے"

بھٹکا ہوا میں بے نوا راہِ نورد ہوں
بتلا دے کوئی شہرِ نبی کا پتا مجھے

خوابِ گراں کا تذکرہ کیسے بیاں کروں
آئے تھے آپ خواب میں ایسا لگا مجھے

میں ہوں مریضِ عشقِ رسول خدا تو کیا
ہرگز شفا نہ چاہیے اب یا خدا مجھے

سارے جہاں کی دولت وثروت کو چھوڑ دوں
ملتا ہے نعت گوئی میں وہ ذائقہ مجھے

میں ہوں رسولِ پاک کا یکسر وفا شعار
کہنے کا حق ملا ہے کسے بے وفا مجھے

کامل یقین ہے مجھے رب کے حبیب پر
کوثر کا جام دیں گے بروز جزا مجھے

میں نے تو رب کا شکر ادا لاکھ ہی کیا
اس کا نہ حق ادا ہوا جتنا دیا مجھے

احسنؔ مرے حضور کے دربارِ پاک سے
کیا کیا نہیں ملا ہے طلب سے سوا مجھے

جان و دل سے کیوں بیانِ غیر انساں کیجیے
ہے اگر کرنا تو ذکر جان ایماں کیجیے

ختم ہے ماہ صفر آیا ربیع النور ہے
"آمد سرکار ہے گھر گھر چراغاں کیجیے"

ہجر احمد میں اگر ہو آپ کا دل بیقرار
وِرد سے صل علی کے دل کا درماں کیجیے

اے حبیب کبریا اے محسن انسانیت
نفسی نفسی کی گھڑی ہے مجھ پہ احساں کیجیے

آپ کو درجہ شہادت کا اگر منظور ہو
فی سبیل اللہ اپنی جان قرباں کیجیے

ہوں پریشاں حشر کے میدان میں، میں یا رسول
آپ کا میں امتی، ہوں مشکل آساں کیجیے

سنت نبوی پہ احسنؔ چلتے رہیے ہر گھڑی
آپ یوں ہی عمر بھر مضبوط ایماں کیجیے

ظلمتیں چھٹ گئیں رحمت کی گھٹا چھائی ہے
نورِ احمد سے دو عالم نے ضیا پائی ہے

چار سو جشن ہے بجنے لگی شہنائی ہے
"آپ آئے تو زمانے میں بہار آئی ہے"

ذاتِ محبوب سرِ عرش جو آج آئی ہے
رونق بزم ہے یہ انجمن آرائی ہے

آپ نے چاند کو دو ٹکڑے کیا ہے ایسا
چشم حیرت سے ہر شخص تماشائی ہے

جو کی روٹی ہے، غذا اور چٹائی بستر
میرے آقا کے تواضع میں بھی یکتائی ہے

مجھ پہ سرکارِ دوعالم کا ہوا خاص کرم
نعت لکھنے کی مری آرزو بر آئی ہے

دل میں احسنؔ کے بہت جوش جنوں ہے جاگا
جب کبھی سوئے مدینہ چلی پروائی ہے

کوئی دیوانہ ہو جائے کوئی مستانہ ہو جائے
تری صورت کو جو بھی دیکھ لے پروانہ ہو جائے

یہ صبح عید ہے تو عید کا دوگانہ ہو جائے
خدائے لم یزل کا چل ادا شکرانہ ہو جائے

بلند اقبال کوئی دہر میں یوں ہی نہیں ہوتا
جسے ہونا ہو کچھ، خاکِ درِ جانانہ ہو جائے

بساط اپنی اگرچہ دہر میں ذرّہ برابر ہے
ترے در پہ مگر اشعار کا نذرانہ ہو جائے

ہمارے زخم کا مرہم بلا ناغہ ضروری ہے
مبادا زخمِ دل پھر سے کہیں گہرانہ ہو جائے

ابھی موقع ہے تجھ کو اے پسر کچھ کر گزرنے کا
کہیں تو بھی عمل سے اپنے بے پروانہ ہو جائے

نگاہِ یار میں احسنؔ ہمیشہ تو بھی رہ جب تک
تسلی مل نہ جائے مدعا پورا نہ ہو جائے

نہیں ہے دوسرا ایکسر نہیں ہے
محمد سے بڑا رہبر نہیں ہے

نبی کے ذرّۂ پیزار جیسا
چمکتا چرخ کا اختر نہیں ہے

جہاں میں اور بھی روضے ہیں لیکن
مثال روضۂ انور نہیں ہے

شہِ کونین ، محبوب خدا کا
کہاں شاہانہ کرّ وفر نہیں ہے

خدا کا قہر برپا ہے برابر
مگر دل میں ہمارے ڈر نہیں ہے

کوئی مخلوق احسنؔ دو جہاں میں
رسول اللہ سے بہتر نہیں ہے

کہہ دینا صبا جا کے تو محبوب خدا سے
ہر وقت ہیں عشاق تری دید کے پیاسے

لو ہم نے لگائی ہے ترے جود و سخا سے
اب ہم کو غرض کچھ نہیں غیروں کی عطا سے

اس نے ہی جہاں بھر کو کیا خوب منور
"اک نور جو نکلا تھا کبھی غارِ حرا سے"

شرمندہ کبھی حشر میں ہونے نہیں دیں گے
امید ہمیں ہے شہِ لولاک لما سے

غزوات میں ایسے بھی صحابہ ہوئے شامل
چہرے پہ ابھی آئے نہ تھے جن کے مہاسے

احسنؔ شہِ ابرار کے چل نقشِ قدم پر
تقدیر بدل جائے گی نقشِ کفِ پا سے

مصطفیٰ صلِ علیٰ جیسا سہارا کون ہے
ہم غریبوں کا بھلا ماویٰ و ملجا کون ہے

ہم فقیروں کا بھلا غمخوار دوجا کون ہے
آپ کے بن بے سہاروں کا سہارا کون ہے

یوں تو مہر و ماہ روشن ہیں جہاں میں رات دن
تم ہی بتلاؤ کہ اصلی نور والا کون ہے

حضرت عیسیٰ کو کہتے ہیں مسیحا سب مگر
مصطفیٰ کے ماسوا جانِ مسیحا کون ہے

رات کی تنہائیوں میں عاصی امّت کے لیے
رب ھب لی امتی کا رٹنے والا کون ہے

مظہر نور خدا ہے سرور ہر دوسرا
سارا عالم جس کے صدقے جگمگایا کون ہے

مدینے کی جانب صبا جو چلی ہے
مرے دل میں پیدا عجب کھلبلی ہے

یہاں خانۂ کعبہ، شہرِ نبی ہے
عرب کی زمیں خوب اترا رہی ہے

جہاں پر فرشتے بھی ہیں باادب وہ
"نبی کی گلی ہے نبی کی گلی ہے"

جسے رشکِ جنت کہے سارا عالم
وہ شہرِ نبی ہے وہ شہرِ نبی ہے

درِ مصطفیٰ کی فضا اللہ اللہ
معطر معطر ہوا چل رہی ہے

وبا آج کل ہے جو دنیا میں پھیلی
خدائے تعالیٰ کی ناراضگی ہے

سرِحشر مجھ کو ملے جام کوثر
میں احسنؔ ہوں آقا بڑی تشنگی ہے

رسولِ خدا کی وہ محفل نہیں ہے
جہاں آپ کا ذکر شامل نہیں ہے

پڑھا ہی نہیں جس نے بھی دل سے کلمہ
وہ دینِ محمد میں داخل نہیں ہے

دو عالم میں ہے بس وہی سرخرو جو
خدا کی اطاعت سے غافل نہیں ہے

احادیثِ نبوی میں لکھا ہوا ہے
عمر جیسا دنیا میں عادل نہیں ہے

اگرچہ قمر خوبصورت ہے لیکن
رخِ مصطفیٰ کے مقابل نہیں ہے

کوئی در درِ کبریا کے علاوہ
درِ مصطفیٰ کے مقابل نہیں ہے

درِ مصطفیٰ سے درِ کبریا تک
کہیں پر کوئی حدِّ فاصل نہیں ہے

سارے نبیوں کا وہی سردار ہے
نام جس کا احمدِ مختار ہے

میرے آقا کا جہاں گھر بار ہے
ابرِ رحمت کی وہاں بھر مار ہے

با ادب جبریل بھی آئیں جہاں
ساقیِ کوثر کا وہ دربار ہے

جس کو کہتے ہیں سبھی اُمّی لقب
ساری امت کا وہی غمخوار ہے

موہنی صورت مرے سرکار کی
بے مثال اس پر لب و رخسار ہے

مصطفیٰ کی جس پہ ہو جائے نظر
حشر کے دن اس کا بیڑا پار ہے

دین وحدت پر یہ احسنؔ ہر گھڑی
جان دینے کے لیے تیار ہے

عشاق محمد پر جب جور و جفا ہوں گے
ناراض خدا ہوگا، ہنگامے بپا ہوں گے

دیکھیں گے ملک ان کو خود فرط مسرت سے
سرکار کے روضے پر جو محو ثنا ہوں گے

جو آنکھوں کے بل چل کر پہنچے ہوں مدینے میں
آقا کے وہ دیوانے ہوں گے نہ تو کیا ہوں گے

جب دور خزاں آئے پھر دیکھ ہی لینا تم
طیبہ کے سوا سب باغ پامال فنا ہوں گے

جو اہل وفا بندے ہوں گے مرے مولیٰ کے
احکام سے روگرداں وہ کیسے بھلا ہوں گے

نزدیک جب آئے گی محشر کی گھڑی احسنؔ
آفات کے دروازے ہر سمت سے وا ہوں گے

سیکھیے گا جب قرینے نعت کے
تب رقم اشعار ہوں گے نعت کے

خوش بہت ہیں بیل بوٹے نعت کے
''پھر کہیں مہکے ہیں غنچے نعت کے''

بزم سرکار مدینہ کے لئے
کھل گئے سارے دریچے نعت کے

دیکھیے پڑھ کر ذرا قرآن میں
آشکارا ہیں شگوفے نعت کے

دھیرے دھیرے آبیاری جب ہوئی
کھل گئے گل ہولے ہولے نعت کے

کاش ہم جاکر در سرکار پر
پیش کچھ گلدستے کرتے نعت کے

کیجیے ورد درود پاک اب
بجھ گیے سارے غلیچے نعت کے

چار سو صل علی کی دھوم ہے
لب سے ہیں الفاظ نکلے نعت کے

اللہ اللہ شہر طیبہ کی زمیں
ہیں جہاں کے ذرے ذرے نعت کے

کہہ رہے ہیں آج اہل دل سبھی
تیری غزلوں میں ہیں جلوے نعت کے

جونہی احسنؔ ہوگئے ہم باوضو
ہاتھ پیلے ہوگئے پھر نعت کے

ہے یہی کشت سخن احسن میاں
آپ بھی اشعار کہیۓ نعت کے

درِ سرکارِ بطحا کی نہ جانے کتنی عظمت ہے
فدا اس در پہ ہر دم اللہ اللہ باغ جنت ہے

فلک کے چاند تارے دیکھ کر یہ رشک کرتے ہیں
نبی کا روضۂ اقدس نہایت خوب صورت ہے

محمد مصطفیٰ کے روضۂ اقدس پہ ہر لمحہ
"ہجومِ عاشقاں ہے بے حجاب آج ان کی صورت ہے"

حبیبِ کبریا جب سے تمھارے گھر میں آئے ہیں
تمھارے گھر میں اے دائی حلیمہ خوب برکت ہے

تمامی عاشقانِ مصطفیٰ ہر آن کہتے ہیں
ثنائے سیدِ کونین اک انمول دولت ہے

کرادے یا خدا دیدار اک دن شہرِ طیبہ کا
ہماری زندگانی کی یہی اک دل میں حسرت ہے

نگاہِ لطف ہو جائے خدارا آج *احسن* پر
سرِ محشر اے آقا تمھاری ہی ضرورت ہے

مرے حضور کا رتبہ بڑا نرالا ہے
انھیں کے نور سے روشن تمام دنیا ہے

نفس نفس مرے دل کا یہی قرینہ ہے
"کبھی خیال میں کعبہ کبھی مدینہ ہے"

میں رفتہ رفتہ دل و جاں نثار دوں ان پر
بصد خلوص یہی اب مرا ارادہ ہے

قبول کرلیں اسے آپ تو کرم ہوگا
رقم جو میں نے کیا آپ کا قصیدہ ہے

خدا کا خاص کرم ہے مرے تخیل پر
سوائے اس کے مرے پاس کیا اثاثہ ہے

ذرا تم اپنے گریباں پہ ہاتھ رکھ کے کہو
کہاں کہاں پہ نہیں مصطفی کا سایہ ہے

درودِ پاک پڑھو ان پہ ہر گھڑی احسنؔ
زمیں سے تا بفلک جن کا بول بالا ہے

گیسوئے خمدار کے یا پھر لب ورخسار کے
آیئے لکھیے قصیدے احمدِ مختار کے

جانے کتنے قدسی اور روح الامیں صبح و مسا
آگے پیچھے ہیں کھڑے ان کے درودیوار کے

اللہ اللہ دیکھیے تو بدر کا یہ معجزہ
فتح پائی تین سو تیرہ نے ہی للکار کے

بھول کر بھی ہم انھیں ہرگز بھلا سکتے نہیں
"اس قدر احسان ہیں ہم پر شہِ ابرار کے"

یا خدا کب مصطفیٰ کے در پہ ہوگی حاضری
میں نہیں مایوس ہونے والا احسنؔ ہار کے

مدینے جانے کو ہر وقت میرا دل ترسے
کبھی تو ابرِ کرم مجھ پہ جھوم کر برسے

مرے حضور قدم جب کبھی اٹھاتے ہیں
شعاعیں پھوٹنے لگتی ہیں پائے انور سے

صحابہ شاہِ امم سے یہ کہتے رہتے تھے
پسینہ آپ کا بہتر ہے مشک و عنبر سے

نظر اٹھا کے ذرا دیکھ ساری دنیا میں
''ملی گداؤں کو شاہی حضور کے در سے''

بروزِ حشر شفاعت کے واسطے احسنؔ
مجھے بس آس لگی ہے شفیعِ محشر سے

ان کے دربار میں جانے والے
بخت خفتہ ہیں جگانے والے

تم پہ واللہ میں واری جاؤں
ابر رحمت میں نہانے والے

جب تک ان کی نہ عنایت ہوگی
ہم نہیں لوٹ کے جانے والے

دین پر جان لٹا دیتے ہیں
شاہ بطحا کے گھرانے والے

دار فانی کی صداقت ہے یہی
''جانے والے نہیں آنے والے''

آئے آغوش محبت میں سبھی
شرم سے آنکھ چھپانے والے

کتنے خوش بخت ہیں طیبہ جا کر
اپنی تقدیر بنانے والے

ہائے کیوں دین براہیمی پر
طعنہ دیتے ہیں زمانے والے

حشر کے روز سفینہ سب کا
آپ ہیں پار لگانے والے

ان کے دربار مقدس سے آپ
کون ہوتے ہیں بھگانے والے

آج احسؔن ہیں شہ بطحا کے
عشق میں دھوم مچانے والے

اک نظر آپ کی یا نبی چاہیے
تیرگی ہے بہت روشنی چاہیے

چاہتے ہو خدا کی رضا تم اگر
ہر گھڑی اتباع نبی چاہیے

نقش پائے نبی کی ہے چاہت اگر
حسن اخلاق میں چاشنی چاہیے

اپنی غیرت پہ میں آنچ آنے نہ دوں
بھیک بھی ان کے دربار کی چاہیے

دور سے سبز گنبد دکھائی پڑے
اس قدر دل میں وارفتگی چاہیے

جس میں ہو پیرہن ثانی اثنین کا
دوستی وہ ابو بکر کی چاہیے

یا نبی مجھ گنہگار احسنؔ کو اب
حشر میں آپ کی پیروی چاہیے

درِ رسول پہ جاؤ کہ لطف آجائے
کبھی نہ لوٹ کے آؤ کہ لطف آجائے

چلو اے پروا ہواؤ کہ لطف آجائے
درودِ پاک سناؤ کہ لطف آجائے

تم اپنی شان بڑھاؤ کہ لطف آجائے
نبی کی نعت سناؤ کہ لطف آجائے

حضورِ پاک سے یہ حضرتِ عمر بولے
مجھے بھی کلمہ پڑھاؤ کہ لطف آجائے

اگر ملے تمھیں خاکِ درِ رسول احسنؔ
تم اس کو سرمہ بناؤ کہ لطف آجائے

نعتِ رسول عشق و محبت کی بات ہے
دیدارِ شہرِ طیبہ تو قسمت کی بات ہے

حمد و ثنائے خالقِ ہر دو سرا کے ساتھ
ذکرِ رسولِ پاک سعادت کی بات ہے

شامل ہے اس میں مرضئ خلاق دو جہاں
شادابئ چمن ,تری رحمت کی بات ہے

سب اپنی بات کرتے نظر آئے حشر میں
ان کی زبانِ پاک پہ امت کی بات ہے

اپنی طرف سے بات وہ کہتے نہیں کبھی
ان کی ہر ایک بات مشیت کی بات ہے

ہے فقر بے مثال مگر اس کے باوجود
ہر سو انھیں کی شانِ سخاوت کی بات ہے

سن کر نبی کا نام جو پڑھتا نہیں درود
احسنؔ یہ اس کے دل کی بخالت کی بات ہے

KISHT-E-IKHLAS

(Nātiya Deewān)

Ahsan Champarni

احسنؔ چمپارنی کی شاعری میں ایسے بے شمار الفاظ مل جاتے ہیں جو عام بول چال کی زبان میں استعمال ہوتے ہیں۔ احسنؔ اردو کے دشوار ترین الفاظ اور پیچیدہ تعبیرات سے شعری رعب دکھانے کی کوشش کبھی نہیں کرتے بلکہ فکری جامہ کے لیے الفاظ کو صرف ذریعۂ اظہار بناتے ہیں۔ انھی الفاظ سے آپ وہ بات نہیں کہہ سکتے ہیں جو احسنؔ احسن طریقے سے کہہ جاتے ہیں۔ آپ کے یہاں فکری گہرائی، بلند خیالی، ایجاز و اختصار جیسے اہم نکات بدرجہ اتم موجود ہیں۔ یقیناً ان جواہر کے حصول میں ایک زمانہ لگ جاتا ہے اسی لیے اکثر اساتذہ اور دانشوروں کی زبان سے یہ سننے کو ملتا آیا ہے کہ جب فن کار بوڑھا ہوتا ہے تب اس کا فن جوان ہوتا ہے۔ تین دہائی کی محنت شاقہ کے بعد فن کتنا پختہ ہو سکتا ہے آپ اس کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔

ڈاکٹر منصور فریدی

M. 8271378779

creativestar
PUBLICATIONS

New Delhi-25 Ph: 011-26980431
+91 8851148278 +91 9958380431
www.creativestarpublication.com

a Available on Amazon
E-book Available
Available on Flipkart

9 789390 860173

₹ 500.00

email: creativestar1122@gmail.com